بلڈ ہاؤنڈز
مظہر کلیم ایم اے

عمران سیریز ۱۴۶

# بلڈ ہاؤنڈز

مکمل ناول

مظہر کلیم ایم اے

# چند باتیں

محترم قارئین! اسلام مسنون! نیا ناول "بلڈ ہاؤنڈز" حاضر ہے۔ مجھے یقین ہے یہ ہر لحاظ سے آپ کے معیار پر پورا اترے گا۔ قارئین کا اصرار رہتا ہے کہ پیش لفظ میں ان کے خطوط کے جواب دیئے جائیں اس لئے ناول کے بارے میں کچھ لکھنے کی بجائے خطوط پیش کر رہا ہوں کیونکہ عمران تو اپنی مرضی کا مالک ہے البتہ میں قارئین کی مرضی کے تحت چلنا اپنے لئے فخر سمجھتا ہوں۔

محمد شاہد فاروق، اعظم چوک سرگودھا سے لکھتے ہیں "عمران کی یادداشت اب خراب ہوتی جا رہی ہے کیونکہ پہلے وہ چیونگم کھانے کا بہت شوقین تھا مگر اب اس کی عادت اس طرح ختم ہو گئی ہے جیسے جوانا کی شراب نوشی حیرت انگیز طور پر کم ہو کر رہ گئی ہے اسے یاد دلا دیں کہ اب بھی بازار میں بہترین چیونگم ملتی ہے"۔

محمد شاہد صاحب! جب سے سلیمان نے حریرے بنا بنا کر کھانا شروع کر دیئے ہیں عمران نے بازار جانا ہی چھوڑ دیا ہے اور آپ نے بھی بازار کی ہی شرط رکھ دی ہے۔ باورچی خانے کا خرچہ کم ہو گا تو عمران کو بھی بازار یاد آئے گا۔ اس لئے میرا خیال ہے کہ عمران کی بجائے آپ کو یہ مشورہ سلیمان کو دینا چاہئے تھا۔ کیا خیال ہے۔

طاہر محمود مشین محلہ نمبر ۳ جہلم سے لکھتے ہیں "عمران کے جتنے بھی ساتھی ہیں سب کے سب غیر شادی شدہ ہیں حتیٰ کہ ٹائیگر اور سلیمان بھی۔ ان میں سے کسی ایک کی شادی تو کرا دیں"۔

طاہر محمود صاحب! آپ واقعی بے حد ذہین ہیں اسی لئے آپ نے انتہائی ذہانت سے ایک کی شرط رکھی ہے۔ لیکن مسئلہ یہ ہے کہ ایک کی شادی ہو نہیں سکتی۔ شادی

کے لئے دو کی شرط ضروری ہوتی ہے اب جولیا بیچاری اکیلی تو شادی کرنے سے رہی۔

سعید الرحمٰن فرنٹیئر کالونی نرامنگھو پیر روڈ کراچی نمبر ۱۳ سے لکھتے ہیں "مجھے میک اپ کرنے والے سامان کی پرچی بھیج دیں جس میں تمام سامان کی لسٹ ہو اور یہ بھی لکھیں کہ یہ کس قسم کی دکان سے مل سکتا ہے"۔

سعید الرحمٰن صاحب! آپ نے یہ وضاحت تو کی ہی نہیں کہ آپ کو کس قسم کے میک اپ کا سامان چاہیئے زنانہ میک اپ یا مردانہ۔ ویسے مردانہ میک اپ کے لئے کسی دکان پر جانے کی ضرورت نہیں ہے آجکل ہر لڑکی اونچی ایڑی کا سینڈل پہنتی ہے اس لئے......

محمد شاکر قریشی ٹنڈو اللہ یار سندھ سے لکھتے ہیں "آپ کا قسط وار ناول پاور لینڈ کے آٹھوں حصے بیحد پسند آتے ہیں۔ اب آپ جلد از جلد کوئی اور قسط وار ناول لکھیں"۔

محمد شاکر قریشی صاحب! دراصل یہ قسطوں والا سلسلہ شروع میں تو بیحد آسان لگتا ہے لیکن جب قسطوں کی ادائیگی کرنی پڑتی ہے تب بڑی مشکل ہو جاتی ہے اس لئے عمران کوشش کر رہا ہے کہ قسطوں کے چکر میں نہ پڑے۔ بہرحال بندہ بشر ہے اگر کبھی قسطوں کے چکر میں آ گیا تو آپ کی فرمائش بھی پوری ہو ہی جائے گی۔

کیپٹن زیڈ لوہار باندہ مانسہرہ سے لکھتے ہیں "ہم جتنے خیر خواہ علی عمران کے ہیں اتنے ہی فریدی اور حمید کے بھی ہیں۔ اس لئے آپ کیپٹن حمید کی تذلیل نہ کیا کریں وہ جس کام میں استاد ہے اسے رہنے دیں"۔

کیپٹن زیڈ صاحب! کیپٹن حمید جس کام میں استاد ہے اس کام کو خود کرنل فریدی پسند نہیں کرتا۔ ورنہ میری کیا جرات کہ میں کرنل فریدی کے اسسٹنٹ کیپٹن حمید کی تذلیل کر سکوں۔ ان کا آپس کا معاملہ ہے۔

والسلام

مظہر کلیم ایم اے

عمران صوفے پر اکڑوں بیٹھا بڑے انہماک سے ایک خط پڑھنے میں مصروف تھا۔ خط ٹائپ شدہ تھا۔ اور اس کے لفافے پر لاکھ کی بے شمار مہریں لگی ہوئی صاف دکھائی دے رہی تھیں ـــــ عمران کے چہرے پر گہری سنجیدگی کے آثار نمایاں تھے۔ یہ خط سپیشل ڈاک کے ذریعے ابھی تھوڑی دیر پہلے براہ راست اس کے فلیٹ کے پتے پر آیا تھا۔ خط باچان سے لکھا گیا تھا۔ جیسے جیسے عمران خط پڑھتا جا رہا تھا اس کے چہرے پر سنجیدگی کے آثار بڑھتے جا رہے تھے ـــــ یہ خط باچان کی سیکرٹ سروس کے چیف شاؤ چنگ کی طرف سے ذاتی حیثیت سے لکھا گیا تھا۔ لیٹر پیڈ بھی چھپا ہوا نہ تھا۔ بلکہ عام سادہ سا کاغذ تھا۔ خط میں عمران کو مخاطب کر کے لکھا گیا تھا کہ باچان کی ایک خفیہ تنظیم بلڈ ھاونڈ کے متعلق اطلاع ملی ہے کہ وہ تنظیم عنقریب پاکیشیا میں ایک

تباہ کن مشن پر کام کرنے والی ہے۔ اس مشن کی تفصیلات کا تو علم نہیں ہوا لیکن اتنا پتہ چلا ہے کہ یہ مشن پورے پاکیشیا کے لئے انتہائی تباہ کن ثابت ہو سکتا ہے —— شاؤ چنگ نے لکھا تھا کہ وہ اس لئے عمران کو ذاتی حیثیت سے اطلاع دے رہا ہے۔ تاکہ عمران پاکیشیا سیکرٹ سروس کو یہ اطلاع پہنچا دے۔ کیونکہ باچان کی حکومت میں بھی بلڈ ھاؤنڈ تنظیم کے نمائندے موجود ہیں —— اس لئے سرکاری طور پر اطلاع دینے سے اس کی اپنی جان اور عہدہ خطرے میں پڑ سکتے ہیں۔ نیچے ایک ٹیلی فون نمبر بھی لکھا ہوا تھا۔

عمران نے دو تین بار غور سے خط پڑھا اور خاص طور پر شاؤ چنگ کے دستخطوں کو وہ غور سے دیکھتا رہا۔ شاؤ چنگ اس کا ذاتی دوست بھی تھا —— اور وہ علی عمران کے متعلق صرف اتنا جانتا تھا کہ وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرتا رہتا ہے۔

عمران نے خط تہہ کر کے اُسے واپس لفافے میں ڈال کر میز پر رکھا اور ٹیلی فون کو اپنی طرف کھسکا کر اس نے رسیور اٹھایا۔ اور باچان کے سٹار سیٹ کوڈ نمبر گھمانے کے بعد اس نے خط کے نیچے لکھا ہوا ٹیلی فون نمبر ڈائل کر دیا۔

"یس —— بلچان ہیکری" —— دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"شاؤ چنگ سے بات کرنی تھی۔ میں پاکیشیا سے بول رہا ہوں علی عمران" —— عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ہولڈ آن کریں" —— دوسری طرف سے کہا گیا۔ اور چند لمحوں

بعد ایک باریک سی آواز رسیور پر ابھری۔

"یس —— شاؤ چنگ سپیکنگ" —— اور عمران بولنے والا کا لہجہ پہچان گیا۔ وہ باچان سیکرٹ سروس کا چیف شاؤ چنگ ہی تھا۔

"عمران بول رہا ہوں پاکیشیا سے" —— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ عمران۔ تھینک یو فار کالنگ —— خط مل گیا ہے"

شاؤ چنگ نے بے تکلفانہ لہجے میں کہا۔

"ہاں مل تو گیا ہے۔ لیکن خوف سے میرا تو خون ہی خشک ہو گیا ہے۔ اب ان کو جن کا نام تم نے خط میں لکھا ہے۔ خون کیسے مہیا کیا جا سکتا ہے" —— عمران نے جان بوجھ کر تنظیم کا نام نہ لیتے ہوئے کہا۔

"وہ ہیں ہی ایسے۔ انہوں نے یہاں خوفناک اودھم مچا رکھا ہے۔ حد سے زیادہ سفاک۔ ظالم اور بے رحم ہیں۔ یہاں کا ہر شخص ان سے لرزہ براندام رہتا ہے —— بہرحال مجھے ایک اطلاع ملی تھی میں نے سوچا کہ تمہیں ذاتی حیثیت سے اطلاع دے دوں"

شاؤ چنگ نے جواب دیا۔

"یہ کوئی نئی پارٹی ہے۔ میں نے پہلے تو ان کا نام کبھی نہیں سنا" عمران نے سنجیدہ ہو کر پوچھا۔

"نئی تو نہیں۔ بہت پرانی ہے۔ لیکن پہلے ان کا تعلق صرف پیشہ ورانہ قتل سے تھا۔ لیکن جب سے اس کا ہیڈ راجی تسنگ بنا ہے۔ جسے عام طور پر بلیو ھاؤنڈ کہتے ہیں —— اس کی سرگرمیوں کا دائرہ بے حد وسیع ہو گیا ہے اور اب تو یہ بین الاقوامی سطح پر کام

کر رہی ہے۔ ایکریمیا۔ ساؤتھ ایکریمیا۔ ویسٹرن کارمن۔ ہر جگہ ان کا نام انتہائی خوف سے لیا جا رہا ہے۔ اور باچان میں تو یوں سمجھو کہ ان کی مکمل حکومت ہے"۔۔۔ شاؤ چنگ نے جواب دیا۔

"راجی شنگ۔ یہ وہی آدمی تو نہیں ہے جو کسی زمانے میں باچان کی سیکرٹ سروس کا چیف تھا"۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"بالکل وہی ہے۔ وہ اچانک سروس چھوڑ کر چلا گیا۔ اور بڑا عرصہ غائب رہا۔ اور پھر اچانک اس کا نام سنا جانے لگا"۔۔۔ شاؤ چنگ نے جواب دیا۔

"ان کا ہیڈ کوارٹر کہاں ہے"۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"یہ آج تک کسی کو معلوم نہیں ہو سکا۔ مجھے سرکاری طور پر یہ ہدایت ہے کہ میں بلڈ ھاؤنڈز کے معاملات میں بالکل کسی صورت میں ملوث نہ ہوں۔۔۔ البتہ ذاتی طور پر میں نے تحقیقات کی کوشش کی لیکن پتہ نہیں چل سکا۔ البتہ ان کا ایک مخصوص نشان ہے۔ خونخوار کتے کا چہرہ۔ جس کی آنکھوں سے شعلے نکل رہے ہیں اور سرخ زبان باہر کو نکلی ہوئی ہے"۔۔۔ شاؤ چنگ نے جواب دیا۔

"اوکے۔۔۔ تھینک یو شاؤ چنگ تم نے یہ اطلاع دے کر واقعی دوستی کا حق ادا کر دیا ہے۔ اب میں ان خونخوار کتوں کے لئے خون کا بندوبست آسانی سے کر لوں گا"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم براہِ راست اس چکر میں ملوث نہ ہونا۔ بس اپنی سیکرٹ سروس کو اطلاع دے دو۔ یہ انتہائی خطرناک گروپ ہے"۔

شاؤ چنگ نے ہمدردی کرتے ہوئے کہا۔

"ارے میرے جسم میں تو ان کا نام ہی سن کر خون باقی نہیں رہا۔ میں انہیں کیا دے سکتا ہوں۔ تم فکر نہ کرو۔ اور سنو۔ تم قطعی بے فکر رہو۔ تمہارا نام درمیان میں نہ آئے گا۔ گڈ بائی"۔۔۔ عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"بلڈ ھاؤنڈز خاصا ڈرا دینے والا نام ہے"۔۔۔ عمران نے رسیور رکھ کر بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اور دوسرے لمحے اس نے زور سے سلیمان کو آواز دی۔ اس کے لہجے میں چونکہ سنجیدگی تھی اس لئے دوسرے لمحے سلیمان دروازے پر نمودار ہو گیا۔ اس کے چہرے پر بھی سنجیدگی تھی۔

"تمہارے جسم میں کتنا خون ہے سلیمان"۔۔۔ عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"میرے جسم میں۔۔۔ کبھی تھا۔۔۔ اب تو گھونٹ پینے کے لئے بھی خون نہیں رہا"۔۔۔ سلیمان نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"چلو اچھا ہوا۔ تم بھی ان سے بچ گئے۔ ٹھیک ہے جاؤ"۔ عمران نے اس طرح سر ہلاتے ہوئے کہا جیسے اس کی تسلی ہو گئی ہو۔

"کن لوگوں کی بات کر رہے ہیں آپ"۔۔۔ سلیمان نے چونک کر پوچھا۔

"یہ خط دیکھ رہے ہو۔ اس میں لکھا ہوا ہے کہ ہمارے ملک پر

خونخوار کتے یعنی بلڈ ھاؤنڈز حملہ کرنے آرہے ہیں۔ میں نے سوچا
کہ سلیمان سے پوچھ لوں اگر خون ہے تو خود ہی کیوں نہ نکال کر
دروازے کے باہر رکھ دیا جائے"۔۔۔۔ عمران نے سنجیدہ لہجے
میں کہا۔

"سپرنٹنڈنٹ فیاض کا پتہ دے دیں انہیں۔ وہی اکیلا ہی ان
کے لئے کافی رہے گا۔ ساری عمر پیتے رہیں تب بھی ختم نہ ہوگا"۔
سلیمان نے بڑے نصیحت بھرے انداز میں کہا۔

"یعنی کہ اپنی سپلائی لائن خود اپنے ہاتھوں کٹوا دوں۔ تم بھی اچھا
مشورہ دے رہے ہو"۔۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔۔۔۔ یہ تو بات ہے۔ پھر آپ کو تو واقعی پینے کے لئے کچھ نہ
نہیں ملے گا۔ اچھا تو پھر جوزف اور جوانا کا پتہ دے دیں وہ خواہ مخواہ
آپ سے جونکوں کی طرح چمٹے ہوئے ہیں"۔۔۔۔ سلیمان نے
جواب دیا۔

"تو پھر میرا خون کون پیئے گا۔ اور تم جانتے ہو خون کی زیادتی بھی
صحت کے لئے مضر ہوتی ہے"۔۔۔۔ عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے
میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو پھر آپ کا کیا ارادہ ہے"۔۔۔۔ سلیمان نے جھنجلائے
ہوئے لہجے میں کہا۔

"فی الحال تو یہی ہو سکتا ہے کہ میں اور تم بوتلیں اٹھا کر شہر میں نکل
پڑیں اور لوگوں سے خون مانگ مانگ کر انہیں وہیں بھجوا دیں۔ تاکہ
وہ یہاں آنے کی تکلیف گوارا نہ کریں۔۔۔۔ لیکن صبح سے میری ٹانگ
میں درد ہو رہا ہے۔ اس لئے تمہیں اکیلے ہی یہ کام کرنا پڑے گا"
عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"آپ کی ٹانگ میں درد ہے تو میرے بازو میں۔ اس لئے اچھا
ہو سکتا ہے کہ آپ بوتلیں اٹھا کر یہیں بیٹھ جائیں۔ میں شہر میں گھومتا پھرتا
ہوں"۔۔۔۔ سلیمان نے بڑے فلسفیانہ لہجے میں جواب دیا۔

"ہاں یہ ٹھیک رہے گا۔ لیکن صبح سے چائے ہی نہیں پی۔ اس
لئے ہاتھوں میں بھی دم نہیں رہا"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے
کہا۔

"چار بار تو چائے پلوا چکا ہوں"۔۔۔۔ سلیمان نے غصیلے لہجے
میں کہا۔

"چار بار یار۔ یہ تمہاری گنتی کوئی نئی ایجاد ہوئی ہے کہ زیرو کو چار کہنے
لگے ہو۔ اچھا چلو پانچویں دفعہ بھی پلوا دو۔ تم بہت اچھے باورچی ہو"
عمران نے خوشامدانہ لہجے میں کہا۔

"سوری۔۔۔۔ پانچویں بار میں خود پیتا ہوں۔ آپ کی باری اب کل
آئے گی"۔۔۔۔ سلیمان نے بڑے روکھے سے لہجے میں کہا۔
اور مڑ کر واپس چلا گیا۔

عمران نے مسکراتے ہوئے ٹیلی فون کا رسیور اٹھایا اور بلیک
زیرو کے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔ اسے معلوم تھا کہ چائے
ابھی آ جائے گی۔

"ایکسٹو"۔۔۔۔ دوسری طرف سے بلیک زیرو نے مخصوص
لہجے میں کہا۔

"ٹو — یعنی تمہارا نمبر مجھ سے بعد آئے گا" — عمران نے کہا۔

"اوہ عمران صاحب — آپ کس نمبر کی بات کر رہے ہیں" بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے اپنی اصل آواز میں کہا۔

"سلیمان کی گنتی میں پانچواں پہلے کو کہتے ہیں۔ اس لئے "ٹو" چھٹا ہوا اور ابھی پانچویں نمبر کی چائے بھی نہیں آئی" — عمران نے جواب دیا اور بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

"میرے نمبر کی چائے بھی آپ ہی پی لیجئے گا۔ میری طرف سے اجازت ہے" — بلیک زیرو نے کہا۔

"معلوم ہے — وہ چائے کہتا ہے خون کو" — عمران نے کہا۔

"درست کہتا ہے۔ اس مہنگائی میں چائے بھی خون کی قیمت میں ہی پڑتی ہے" — بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے جواب دیا۔

"چلو پھر تو آسانی ہو گئی۔ میں خواہ مخواہ پریشان ہو رہا تھا۔ دس بارہ کیتلید چائے کی بنوا کر باچان بھجوا دیتا ہوں" — عمران نے اطمینان بھرے انداز میں کہا۔

"کیتلیاں — باچان — کیا مطلب — میں سمجھا نہیں" بلیک زیرو نے چونک کر پوچھا۔

"ابھی ایک خط آیا ہے۔ باچان سیکرٹ سروس کے چیف شاؤ چینگ کی طرف سے۔ اس نے لکھا ہے کہ باچان کی انتہائی خوفناک تنظیم بلڈ ھاؤنڈز ایشیا میں کوئی تباہ کن مشن مکمل کرنے آ رہی ہے۔ میں نے سوچا کہ انہیں خون کی ضرورت ہو گی۔ اس لئے کیوں نہ خون یہیں سے بھجوا دیا جائے۔ میرا خون تو خط پڑھتے ہی خشک ہو گیا تھا — اس لئے میں نے سلیمان سے پوچھا کہ اس کے پاس یقیناً اس کا وافر ذخیرہ ہو گا۔ لیکن اس نے بات فیاض پر ڈال دی۔ لیکن فیاض والا مسئلہ غلط ہو جاتا ہے۔ پھر میں کہاں جاؤں گا۔ اب تم نے ساری پریشانی حل کر دی — کہ چائے اور خون برابر ہو گیا ہے" عمران نے کہا۔

"اوہ — میں سمجھ گیا تو آپ کا مطلب ہے کہ اس سے پہلے کہ وہ یہاں آئیں۔ سیکرٹ سروس وہاں پہنچ جائے اور ان کا وہیں خاتمہ کر دے" — بلیک زیرو نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"سیکرٹ سروس — ارے واہ۔ تم نے تو اور بھی زیادہ آسانی کر دی۔ خواہ مخواہ سلیمان بے چارے کو ککوک کے بھاؤ چائے بنانا پڑتی۔ یہ سیکرٹ سروس کے پلے ہوئے مفت خورے کب کام آئیں گے — ویری گڈ۔ بس ٹھیک ہے۔ فوراً بھجوا دو انہیں" عمران نے کہا۔

"یعنی اس مشن پر آپ خود نہیں جانا چاہتے" — بلیک زیرو نے واقعی بے حد سنجیدہ تھا۔

"میں بھی جاؤں۔ مگر میرے جسم میں تو خون ہی نہیں ہے" عمران نے خوفزدہ سے لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے۔ آپ کی مرضی۔ میں خود چلا جاتا ہوں ٹیم لے کر" بلیک زیرو نے موقع غنیمت سمجھتے ہوئے کہا۔ اور عمران

بے اختیار ہنس پڑا۔

"لیکن جاؤ گے کہاں" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"باجان اور کہاں"۔ ـــــ بلیک زیرو نے جواب دیا۔

"وہاں جا کر کیا کرو گے۔ کیا گلیوں میں آوازیں لگاؤ گے کہ خون لے لو۔ خون لے لو" ـــــ عمران نے کہا۔

"اوہ واقعی۔ یہ سوچنے کی بات ہے۔ ایسا ہو سکتا ہے کہ شاؤ چنگ سے جا کر ان کا کوئی کلیو معلوم کیا جائے" ـــــ بلیک زیرو نے جواب دیا۔

"شاؤ چنگ کے پاس جو کچھ تھا اس نے خط میں لکھ دیا۔ وہ بیچارہ تو خود خون خشک کئے بیٹھا ہے" ـــــ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"تو پھر......" ـــــ بلیک زیرو نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ایسا کرو۔ جا کر اخبار میں اشتہار دے دینا۔ کہ ہم خون سمیت حاضر ہیں۔ ضرورتمند فوراً رابطہ کریں۔ میرے خیال میں تمہارا کام تمام ہو جائے گا" ـــــ عمران نے اسے مشورہ دیتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔ اطلاع تو بے حد اہم ہے۔ لیکن آپ اس بارے میں سنجیدہ نہیں لگ رہے" ـــــ بلیک زیرو نے کہا۔

"یار بتایا تو ہے۔ میرا خون تو خط پڑھ کر ہی خشک ہو گیا ہے۔ اب کیا کروں۔ خون ہو تو دوں" ـــــ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا

"یعنی آپ ان کی یہاں آمد کا انتظار کرنا چاہتے ہیں" ـــــ بلیک زیرو نے اس کی بات سے نیا مطلب نکالتے ہوئے کہا۔

"یہاں آکر سنبھلنے دو کس کس کو کاٹتے پھریں۔ کہاں کہاں منہ مارتے پھریں۔ اس لئے بہتر یہی ہے کہ انہیں وہیں خون سپلائی کر دیا جائے ـــــ تم ایسا کرو کہ لائبریری سے پاجان سیکرٹ سروس کے سابقہ چیف راچی شنگ کی فائل نکال کر رکھو۔ آج کل وہ ان کا چیف ہے۔ میں ذرا اس کے دانت گننا چاہتا ہوں۔ اور اس کے دانتوں کی تفصیل کا کرنل فریدی کو علم ہے" ـــــ عمران نے کہا۔

"اوہ ـــــ ٹھیک ہے۔ میں سمجھ گیا" ـــــ بلیک زیرو نے کہا۔ اور عمران نے ہاتھ بڑھا کر کریڈل دبایا اور پھر نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس ـــــ کیپٹن حمید سپیکنگ" ـــــ رابطہ قائم ہوتے ہی کیپٹن حمید کی آواز سنائی دی۔

"ہارو بول رہی ہوں کپتان جی۔ میں نے آپ کا کل شپلا ٹنگ میں بڑا انتظار کیا۔ آپ آئے ہی نہیں" ـــــ عمران نے نسوانی آواز میں کہا۔ لہجے میں بڑا ناز و انداز شامل تھا۔

"مس ہارو ـــــ اوہ۔ آپ کون صاحبہ ہیں۔ میں تو آپ کو جانتا نہیں" ـــــ کیپٹن حمید کی چونکی ہوئی آواز سنائی دی۔

"آپ نے یہ الفاظ کہہ کر میرا دل توڑ دیا ہے کپتان جی۔ میں تو سوتی بھی اس لئے ہوں کہ آپ کے خواب دیکھوں۔ لیکن خواب میں

وہ آپ کے کرنل فریدی آجاتے ہیں گرز اٹھائے ہوئے۔ جاگتی اس لئے ہوں کہ آپ کے خواب دیکھوں۔ لیکن آپ کی بجائے آپ کے دوست قاسم آجاتے ہیں نوٹوں کا بنڈل اٹھائے" ——— عمران نے جواب دیا۔

"اوہ ——— تم ہو کون۔ تم میرا مذاق اڑا رہی ہو" ——— کیپٹن حمید کی غصیلی آواز سنائی دی۔

"بتایا تو ہے کیپتان جی۔ میں ہارو ہوں۔ اور اب میں اپنی خوابگاہ سے آپ کو فون کر رہی ہوں۔ آپ پلیز کرنل فریدی کو روک دیجئے ورنہ وہ پھر گرز اٹھائے آجائیں گے" ——— عمران نے جواب دیا۔ اور دوسری طرف سے کھٹاک سے رسیور رکھنے کی آواز سنائی دی تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔ اس نے دوبارہ نمبر ڈائل کئے۔

"سنو ——— اب اگر تم نے مذاق کرنے کی کوشش کی تو میں تمہارا خون پی جاؤں گا" ——— دوسری طرف سے کیپٹن حمید کی غراتی ہوئی آواز سنائی دی۔

"ارے ارے۔ کیا ہوا کیپٹن حمید صاحب۔ آج کل خون پینے تک نوبت آگئی ہے" ——— عمران نے اصل آواز میں کہا۔

"اوہ تم ——— ہونہہ۔ اس کا مطلب ہے پہلے بھی تم نے ہارو بن کر فون کیا تھا" ——— کیپٹن حمید نے چونک کر غصیلے لہجے میں کہا۔

"لیکن بلی تو خون نہیں پیتی۔ اسے تو چھچھڑوں کے خواب آتے ہیں" ——— عمران نے بڑے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"میں نے تمہیں کئی بار وارننگ دی ہے کہ مجھ سے مذاق کرنے کی جرأت نہ کیا کرو۔ ورنہ کسی روز میں تمہارے جسم میں ایک چھٹانک سیسہ اتار دوں گا" ——— کیپٹن حمید نے کاٹ کھانے والے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کتنی بار دی ہے۔ دراصل میں ذرا حساب کتاب میں کمزور ہوں۔ اب بھی گنتی بھول گئی تھی۔ میں نے سوچا۔ چلو کرنل فریدی سے پوچھ لوں۔ لیکن اس کا خون شاید ختم ہو چکا ہے۔ اس لئے اس کی آواز ہی نہیں نکل رہی" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تو سیدھی طرح بکواس کیا کرو کہ کرنل فریدی سے بات کرنی ہے ہولڈ آن کرو" ——— کیپٹن حمید نے جھنجلاتے ہوئے لہجے میں کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی میز پر رسیور پٹخنے کی آواز سنائی دی۔ عمران مسکرا کر خاموش ہو گیا۔

"یس ——— کرنل فریدی سپیکنگ" ——— چند لمحوں بعد رسیور پر کرنل فریدی کی سنجیدہ آواز ابھری۔

"ارے ابھی آپ میں اتنا خون ہے کہ آپ کی آواز نکل رہی ہے۔ مبارک ہو۔ اس کا مطلب ہے کیپٹن حمید کے دانت جلدی کھٹے ہو گئے ہیں" ——— عمران نے کہا۔

"عمران میں ایک ضروری میٹنگ میں مصروف تھا۔ اس لئے سنجیدگی سے بات کرو۔ میرے پاس اس وقت مذاق کا وقت نہیں ہے" ——— کرنل فریدی نے خشک لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے۔ پہلے آپ ضروری میٹنگ بھگتا لیں۔ میرا کیا ہے میں پھر فون کر لوں گا" ——— عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ اور

اس کے لہجے پر دوسری طرف سے کرنل فریدی ہنس پڑا۔

"ارے تم تو ناراض ہو گئے۔ اچھا چلو۔ بتاؤ کیا بات ہے۔ تم سے زیادہ اہمیت میٹنگ تو نہیں رکھتی"۔۔۔۔ کرنل فریدی نے ہنستے ہوئے کہا۔

"گنتی آتی ہے آپ کو"۔۔۔۔ عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ایک تک آتی ہے۔ کہو تو سنا دوں"۔۔۔۔ کرنل فریدی نے ہنستے ہوئے کہا۔

"یہی ایک کو دو کرنے کا ہی تو سارا پرابلم ہے"۔۔۔۔ عمران نے فلسفیانہ لہجے میں کہا۔

"کیوں۔۔۔ کیا جولیا نہیں مان رہی"۔۔۔۔ کرنل فریدی نے ہنستے ہوئے پوچھا۔

"اسے بھی ایک تک گنتی آتی ہے۔ کہتی ہے کیا کروں۔ نسوانی مجبوریاں ہیں"۔۔۔۔ عمران نے طنزیہ لہجے میں کہا۔ اور دوسری طرف سے کرنل فریدی کا بلند قہقہہ سنائی دی۔

"تو تم نے واقعی گنتی سننے کے لئے فون کیا تھا۔ پھر قاسم کو فون کر لو۔ اسے تو ہزار تک گنتی فر فر یاد ہے"۔۔۔۔ کرنل فریدی نے کہا۔ اور اس بار عمران بھی ہنس پڑا۔

"قاسم بے چارے کو تو ہزار تک آتی ہو گی۔ راجی شنگ کو ہے کہ مجھے لاکھ تک آتی ہے۔ پھر اسے کیوں نہ تکلیف دوں" عمران نے اصل موضوع پر آتے ہوئے کہا۔

"راجی شنگ۔۔۔۔ تمہارا مطلب ہے وہ باچان سیکرٹ سروس کا سابقہ چیف"۔۔۔۔ کرنل فریدی نے یک لخت سنجیدہ ہو کر پوچھا۔

"ہاں۔ مجھے پتہ لگا تھا کہ اس نے آپ کو گنتی سکھانے کی کوشش کی تھی۔ میں نے سوچا باچان فون کرنے میں زیادہ پیسے لگتے ہیں کیوں نہ آپ سے ہی معلوم کر لوں۔ لیکن آپ تو ایک پر ہی کھڑے ہیں" عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہاں اس نے کوشش تو کی تھی۔ لیکن میں ہی کند ذہن نکلا۔ اس لئے وہ بے چارہ خود ہی خاموش ہو کر بیٹھ گیا۔ ویسے مجھے اطلاع ملی ہے کہ اس نے کوئی بین الاقوامی تنظیم بنا رکھی ہے بلڈ ہاؤنڈز۔ وہ آج کل اس کا چیف ہے"۔۔۔۔ کرنل فریدی نے جواب دیا۔

"خدا آپ کا بھلا کرے۔ میں بڑا پریشان تھا۔ کہ اسے خون کس پتے پر بھیجوں۔ آپ نے مشکل حل کر دی۔ بڑی مشکل سے چند بوتلوں کا انتظام کیا ہے"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"اوہ میں سمجھ گیا۔ لیکن اس بے وقوف کو تم پر ہاتھ ڈالنے کی کیا سوجھی"۔۔۔۔ کرنل فریدی نے کہا۔

"پتہ نہیں کس دشمن نے اسے اطلاع دے دی ہے کہ آج کل سلیمان مجھے شربت فولاد پلا رہا ہے۔ اس لئے میرے پاس خون وافر مقدار میں ہے۔۔۔۔ شاؤ چنگ نے مجھے خط کے ذریعے اطلاع دی ہے کہ وہ میرا خون پینے آ رہا ہے۔ میں تو سچی بات ہے۔ ڈر گیا۔ میں نے سوچا کہ نجانے وہ یہاں آ کر کتنا پی جائے کچھ باقی بھی چھوڑے نہ چھوڑے اس لئے خود ہی اسے خون

بھجوا دوں۔ لیکن اس کا پتہ مجھے معلوم نہیں تھا" ـــــ عمران نے کہا۔

" تو تم باچان اس کی سرکوبی کے لئے جانا چاہتے ہو۔ مجھے زیادہ معلومات تو نہیں ہیں۔ البتہ باچان کے دارالحکومت تاجیو میں ایک بار ہے۔ الفرڈ بار۔ بڑی مشہور سی جگہ ہے۔ سنا ہے کہ وہ اس کا خفیہ اڈہ ہے" ـــــ کرنل فریدی نے کہا۔

" الفرڈ بار ـــــ وہ جو شان چی روڈ پر ہے۔ تین منزلہ عمارت۔ ویسے کرنل صاحب بڑی خوب صورت عمارت ہے۔ میں نے تو سوچا تھا کہ ہنی مون منانے وہاں جاؤں گا۔ لیکن کوئی ہنی جانے پر تیار ہی نہ ہوئی ـــــ چنانچہ میں اکیلا ہی چلا گیا۔ پچھلے سال کی بات ہے۔ لیکن میری قسمت ہی خراب ہے۔ میرے پہنچنے سے پہلے ہی وہ عمارت بم سے اڑا دی گئی" ـــــ عمران نے کہا۔

" یعنی کیا مطلب ـــــ الفرڈ بار ختم ہو چکی ہے" ـــــ کرنل فریدی نے بری طرح چونکتے ہوئے کہا۔

" میں سخت شرمندہ ہوں۔ آپ کو خبر نہیں پہنچا سکا۔ معافی چاہتا ہوں" ـــــ عمران نے معذرت بھرے لہجے میں کہا۔

" اوہ عمران ـــــ ویری سوری۔ واقعی مجھے معلوم نہ تھا کہ ایسا ہوا ہے۔ میں تین چار سال سے باچان گیا ہی نہیں" ـــــ کرنل فریدی نے شرمندہ سے لہجے میں کہا۔

" اتنا شرمندہ ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ میں بھی پانچ چھ سال سے نہیں گیا" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" لیکن تم ابھی کہہ رہے تھے کہ تم پچھلے سال گئے ہو" کرنل فریدی نے چونک کر پوچھا۔



" ارے آپ تو جانتے ہیں غریب آدمی ہوں۔ اس لئے خواب میں ہی ساری دنیا کا چکر لگا لیتا ہوں" ـــــ عمران نے کہا اور کرنل فریدی بے اختیار ہنس پڑا۔

" تم واقعی شیطان ہو۔ مجھے خواہ مخواہ چکرا دیا تم نے" کرنل فریدی نے ہنستے ہوئے کہا۔

" آپ سے تو بہر حال چھوٹا ہوں۔ عمر میں ہی سہی۔ عقل میں نہ سہی۔ آپ کے پاس اس مقابلے کی فائل تو ہو گی۔ میرے پاس تو اس کے آثار قدیمہ والی فائل ہے۔ جب وہ باچانی سیکرٹ سروس کا چیف تھا" عمران نے کہا۔

" اوہ ٹھیک ہے۔ میں ابھی فائل لائبریری سے نکلوا کر بھجوا دیتا ہوں۔ لیکن ایک بات یاد رکھنا اگر کہیں بھی میری ضرورت پڑے تو مجھے فون کر دینا۔ میں نے بھی اس سے پرانا حساب چکانا ہے" کرنل فریدی نے کہا۔

" لیکن آپ تو ضروری میٹنگ میں مصروف رہتے ہیں" عمران نے کہا۔ اور کرنل فریدی قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔

" وہ تو میں نے تمہیں سنجیدہ کرنے کے لئے کہا تھا۔ اوکے۔ گڈ بائی۔ فائل آج ہی پہنچ جائے گی" ـــــ کرنل فریدی نے ہنستے ہوئے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی دوسری طرف سے رسیور رکھنے کی آواز سنائی دی۔

اور عمران نے بھی مسکراتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔ اور اٹھ

کر ڈریسنگ روم کی طرف بڑھ گیا۔ تاکہ دانش منزل جانے کے لئے لباس تبدیل کرے۔

انٹر کام کی گھنٹی بجتے ہی میز کے پیچھے بیٹھے ہوئے ادھیڑ عمر آدمی نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔ اس کا چہرہ اس کے جسم کی مناسبت سے کافی بڑا تھا اور چہرے پر سختی اور سفاکی کے آثار نمایاں تھے ۔۔۔ اس نے گہرے رنگوں کے شیشوں کی عینک پہن رکھی تھی۔

"یس ۔۔۔ بلیو ھاؤنڈ" ۔۔۔ ادھیڑ عمر نے رسیور اٹھاتے ہی کرخت آواز میں کہا۔

"نیچم بول رہا ہوں باس ۔۔۔ ابھی بلچان بیکری سے اطلاع ملی ہے کہ شاؤ چنگ نے پاکیشیا کے علی عمران سے بات کی ہے۔ اس کا ٹیپ میرے پاس پہنچ چکا ہے" ۔۔۔ نیچم نے مؤدبانہ



لہجے میں کہا۔

"شاؤ چنگ نے بات کی ہے ۔۔۔ اوہ کس نے اطلاع دی ہے" ادھیڑ عمر نے چونک کر پوچھا۔ اس کے لہجے میں درشتی کا عنصر ابھر آیا تھا۔

"باس ۔۔۔ مجھے خفیہ طور پر اطلاع ملی تھی کہ سیکرٹ سروس کا چیف شاؤ چنگ اس بیکری کا مالک ہے۔ اور اس نے یہاں خفیہ بات چیت کے لئے ایک خصوصی فون لگوایا ہوا ہے۔ چنانچہ میں نے اس کی ٹیلی فون آپریٹر کو ہٹوا کر وہاں اپنی عورت بھجوا دی ۔۔۔ ابھی اس نے اطلاع بھی دی ہے اور گفتگو کا ٹیپ بھی بھیجا ہے" نیچم نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے بھجوا دو۔ میں دیکھتا ہوں کیا بات ہے" بلیو ھاؤنڈ نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"علی عمران سے شاؤ چنگ نے کیا بات کی ہو گی" ادھیڑ عمر نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اس کی پیشانی پر خاصے بل آ گئے تھے۔ چند لمحوں بعد دروازے پر دستک ہوئی۔

"یس ۔۔۔ کم ان" ۔۔۔ ادھیڑ عمر آدمی نے سخت لہجے میں کہا۔ اور دروازہ کھلنے پر ایک نوجوان بڑے مؤدبانہ انداز میں اندر داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں ایک ٹیپ تھا جو اس نے بڑے مؤدبانہ انداز میں ادھیڑ عمر کے سامنے رکھ دیا۔

"ٹھیک ہے۔ جاؤ" ۔۔۔ ادھیڑ عمر نے کرخت لہجے میں کہا اور نوجوان سلام کر کے باہر چلا گیا۔ دروازہ بند ہوتے ہی ادھیڑ عمر

نے ٹیپ اٹھایا اور میز کی دراز کھول کر اس میں سے ایک چھوٹا مگر جدید قسم کا ٹیپ ریکارڈر نکالا اور ٹیپ اس میں فٹ کر کے اس نے اس کا بٹن آن کر دیا ۔۔۔ دوسرے لمحے ٹیپ ریکارڈ سے آوازیں ابھرنے لگیں ۔ ادھیڑ عمر خاموش بیٹھا سنتا رہا ۔ جب ٹیپ ختم ہو گیا تو اس نے ہاتھ بڑھا کر ٹیپ ریکارڈر بند کیا اور میز پر پڑے ہوئے انٹر کام کا رسیور اٹھایا اور ایک نمبر پریس کر دیا ۔

"یس باس" ۔۔۔ دوسری طرف سے بجیم کی آواز سنائی دی ۔

"سنو ۔۔۔ ہمارے خلاف کوئی لمبا کھیل کھیلا جا رہا ہے ۔ تم ایسا کرو شاد چنگ کو فوری اغوا کرا کر زیرو ہاؤس پہنچوا دو ۔ میں وہیں جا رہا ہوں ۔ مجھے اس سے خود بات کرنی پڑے گی" ۔۔۔ ادھیڑ عمر نے کہا ۔

"یس باس ۔۔۔ میں ابھی بندوبست کرتا ہوں" ۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور ادھیڑ عمر نے انٹر کام کا رسیور رکھ دیا ۔ اور اٹھ کر عقبی دروازے کی طرف بڑھ گیا ۔ وہاں سے سیڑھیاں اترتا ہوا وہ ایک سرنگ نما راہداری سے گزر کر ایک اور کمرے میں آیا ۔ یہاں سیڑھیاں اوپر کو جا رہی تھیں ۔۔۔ سیڑھیاں چڑھ کر جب وہ دوسری طرف پہنچا تو وہاں بھی ایک کمرہ تھا جسے دفتر کے سے انداز میں سجایا گیا تھا ۔ اس کا دوسرا دروازہ اندر سے بند تھا ۔ ادھیڑ عمر نے دروازہ کھولا اور دوسری طرف موجود ہال میں آ گیا جس میں کئی میزوں پر لوگ بیٹھے کام کر رہے تھے ۔۔۔ ادھیڑ عمر کو دیکھ کر وہ سب اور زیادہ تیزی سے کام میں مصروف ہو گئے ۔ البتہ کمرے کے باہر بنے ہوئے کاؤنٹر پر بیٹھی لڑکی چونک کر اٹھ کھڑی ہوئی ۔

"میں باہر جا رہا ہوں" ۔۔۔ ادھیڑ عمر نے سخت لہجے میں اس لڑکی سے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ہال کے بیرونی دروازے سے نکل کر پارکنگ کی طرف بڑھتا گیا ۔ اور چند لمحوں بعد اس کی ۔۔۔ سرخ رنگ کی سپورٹس کار تیزی سے سڑک پر دوڑتی ہوئی آگے بڑھتی جا رہی تھی ۔

تقریباً آدھے گھنٹے تک مختلف سڑکوں پر گھومنے کے بعد ادھیڑ عمر نے ایک رہائشی کوٹھی کے پھاٹک پر کار روک دی اور مخصوص انداز میں تین بار ہارن دیا ۔۔۔ پھاٹک کی چھوٹی کھڑکی کھلی اور ایک نوجوان نے باہر جھانکا اور پھر اس کا چہرہ تیزی سے غائب ہو گیا ۔ چند لمحوں بعد پھاٹک کھل گیا اور ادھیڑ عمر کار اندر پورچ میں لیتا گیا ۔ پورچ سے ملحقہ برآمدے میں چار مسلح نوجوان بڑے مؤدبانہ انداز میں کھڑے تھے ۔

"میرا ایک مہمان آنا تھا" ۔۔۔ ادھیڑ عمر نے کار سے نیچے اترتے ہوئے ان مسلح افراد سے پوچھا ۔

"نو باس ۔ ابھی تک کوئی نہیں آیا" ۔۔۔ ایک مسلح آدمی نے بڑے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا ۔

"او کے ۔۔۔ جیسے ہی وہ پہنچے مجھے اطلاع کر دینا" ۔

ادھیڑ عمر نے سر ہلاتے ہوئے کہا ۔ اور تیز تیز قدم اٹھاتا درمیانی راہداری سے گزرتا ہوا ایک کمرے میں آ گیا ۔ یہ کمرہ بھی دفتر کے سے انداز میں سجا ہوا تھا ۔۔۔ بڑی سی آفس ٹیبل کے پیچھے رکھی ہوئی اونچی نشست کی کرسی پر بیٹھ کر ادھیڑ عمر نے میز پر پڑا ٹیلی فون اپنی

طرف کھسکایا اور اس کا رسیور اٹھا کر تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس — چیکو سپیکنگ" — رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک باریک سی آواز سنائی دی۔

"بلیو ھاؤنڈ بول رہا ہوں" — ادھیڑ عمر نے کرخت لہجے میں کہا۔

"اوہ باس — یس باس، حکم سر" — چیکو نے بڑی طرح گڑبڑاتے ہوئے لہجے میں جواب دیا۔ اس کا لہجہ بتا رہا تھا کہ وہ ادھیڑ عمر کی آواز سنتے ہی بُری طرح خوفزدہ ہو گیا ہے۔

"چیکو — اعلیٰ حکام کی طرف سے بلڈھاؤنڈز سے متعلق کوئی ہدایت تو تمہارے دفتر میں نہیں آئی" — ادھیڑ عمر نے کرخت لہجے میں کہا۔

"اوہ نو سر — بالکل نہیں" — چیکو نے فوراً جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اچھا سنو — شاؤ چنگ نے بلڈھاؤنڈز کے خلاف پاکیشیا کے علی عمران کو کوئی خط لکھا ہے۔ میں نے شاؤ چنگ کو پوچھ گچھ کے لئے بلوایا ہے۔ کیا تم بتا سکتے ہو کہ اس نے ایسا کیوں کیا ہے" — ادھیڑ عمر نے پوچھا۔

"اوہ باس — مجھے تفصیلات کا تو علم نہیں ہے۔ البتہ دو تین روز پہلے شاؤ چنگ کو میں نے یہ کہتے سنا تھا کہ علی عمران ہی انتقام لے سکتا ہے۔ میں نے ان سے پوچھا بھی تھا کہ وہ کس انتقام کی بات کر رہے ہیں تو وہ بات ٹال گیا تھا" — چیکو نے جواب دیا۔

"ہونہہ — اب میں سمجھ گیا۔ اس نے بلڈھاؤنڈز سے انتقام لینے کے لئے علی عمران کو ہم سے لڑانے کی کوشش کی ہے۔ اس کا مطلب ہے۔ اُسے اپنی بیٹی کی موت بھولی نہیں ہے۔ ٹھیک ہے۔ میں اس سے سمجھ لوں گا — سنو۔ تم اب شاؤ چنگ کی جگہ سیکرٹ سروس کا چارج سنبھالو گے۔ سمجھے۔ میں ابھی پرائم منسٹر سے بات کرتا ہوں۔ میں شاؤ چنگ سے بات کرنے کے بعد تمہیں ہدایات دوں گا اور تم نے ان پہ عمل کرنا ہے" — ادھیڑ عمر نے انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔

"میں تو آپ کا خادم ہوں سر۔ آپ کے احکامات کی تعمیل تو میرا فرض ہے جناب" — چیکو نے مسرت بھرے لہجے میں کہا اور ادھیڑ عمر نے رسیور رکھ دیا۔

اُسی لمحے کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک مسلح نوجوان اندر داخل ہوا۔ یہ انہی میں سے ایک تھا جو باہر برآمدے میں موجود تھے۔

"مہمان پہنچ گیا ہے سر۔ وہ بے ہوش ہے" — نوجوان نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"اُسے ڈارک روم میں پہنچاؤ۔ میں ایک فون کر کے آ رہا ہوں" ادھیڑ عمر نے کرخت لہجے میں جواب دیا اور نوجوان سلام کر کے واپس مڑ گیا۔

ادھیڑ عمر نے دروازہ بند ہوتے ہی ایک بار پھر رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس — پرائم منسٹر آفس" — چند لمحوں بعد دوسری طرف

سے ایک آواز سنائی دی ۔

" میں لارڈ فلنک بول رہا ہوں ۔ پرائم منسٹر سے بات کراؤ "
ادھیڑ عمر نے لہجہ بدلتے ہوئے تحکمانہ انداز میں کہا ۔

" اوہ یس سر ــــــ ہولڈ آن فار دن منٹ سر "ـــــ دوسری طرف سے بوکھلائی ہوئی آواز سنائی دی ۔

" یس لارڈ ــــ میں بول رہا ہوں "ــــ چند لمحوں بعد وزیراعظم کی آواز سنائی دی ۔ اس کے لہجے سے ہلکے سے خوف کی لرزش نمایاں تھی ۔

" میں نے شاؤ چنگ کو ایک ضروری کام پہ لگا دیا ہے ۔ وہ اب مزید سیکرٹ سروس کی سربراہی نہ کر سکے گا ۔ آپ اس کے اسسٹنٹ چیکو کی بطور چیف آف سیکرٹ سروس تعیناتی کے آرڈر ز کر دیں "
ادھیڑ عمر نے سخت لہجے میں کہا ۔

" ٹھیک ہے ــــ میں ابھی آرڈرز کر دیتا ہوں ۔ اور کچھ "
پرائم منسٹر کے لہجے میں خوف کا عنصر اور زیادہ نمایاں ہو گیا تھا ۔

" تھینک یو "ــــــ ادھیڑ عمر نے جواب دیا اور رسیور رکھ کر وہ اٹھ کھڑا ہوا ۔

کمرے سے باہر نکل کر وہ راہداری میں آیا اور اس کے اختتام پر موجود سیڑھیاں اترتا ہوا وہ ایک بڑے ہال نما کمرے میں پہنچ گیا ۔ اس کمرے کے درمیان لوہے کی کرسی پر ایک ادھیڑ عمر آدمی بیٹھا ہوا تھا ــــ کمرے کی دیواروں کے ساتھ قدیم زمانے کے ایسے ہتھیار وافر تعداد میں لٹکے ہوئے تھے جو قیدیوں پر غیر انسانی تشدد کے لئے استعمال کئے جاتے تھے ۔

کرسی پر بیٹھے ہوئے ادھیڑ عمر آدمی کی گردن ڈھلکی ہوئی تھی ۔ وہ بے ہوش تھا ۔ کمرے میں دو مسلح افراد بڑے مؤدبانہ انداز میں کھڑے تھے ۔

" اسے کلپ کر کے ہوش میں لے آؤ "ــــ ادھیڑ عمر نے ایک طرف رکھی ہوئی کرسی کھسکا کر اسے بے ہوش آدمی کی کرسی کے سامنے رکھتے ہوئے تحکمانہ انداز میں کہا ۔ اور ایک مسلح نوجوان تیزی سے بے ہوش آدمی کی کرسی کے عقب میں آیا ــــ اور اس نے کرسی کے عقبی پائے میں ٹھوکر ماری تو لوہے کی کرسی کے ایک بازو سے دبے کے راڈز نکل کر دوسرے بازو میں غائب ہو گئے ۔ اس طرح اس کے سامنے والے ایک پائے سے راڈ نکل کر دوسرے پائے میں فٹ ہو گئے ــــ اب وہ ادھیڑ عمر ان لوہے کے راڈز کی وجہ سے حرکت بھی نہ کر سکتا تھا ۔ نوجوان وہاں سے ہٹا اور تیزی سے ایک دیوار کے ساتھ موجود الماری کی طرف بڑھ گیا ۔ اس نے الماری کھول کر اس کے ایک خانے میں موجود ایک لمبی سی بوتل اٹھائی ــــ اور اس بے ہوش ادھیڑ عمر کے قریب پہنچ کر اس نے اس کا ڈھکن کھولا اور بوتل کا منہ اس کی ناک سے لگا دیا ۔ چند لمحوں بعد اس نے اسے ہٹایا ڈھکن دوبارہ لگایا اور بوتل واپس الماری میں رکھ کر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا اپنی جگہ پہ جا کر کھڑا ہو گیا ۔

بے ہوش آدمی کے جسم میں چند لمحوں بعد آہستہ آہستہ حرکت پیدا ہونے لگی ۔ اور پھر ایک جھٹکے سے اس نے آنکھیں کھول دیں ۔

" تمہیں ہوش آگیا شاؤ چنگ " ـــــ سامنے کرسی پر بیٹھے ہوئے ادھیڑ عمر نے بھیڑیئے کے سے انداز میں دانت نکوستے ہوئے کہا۔

" اوہ تم راجی ـــــ یہ میں کہاں ہوں " ـــــ بے ہوش ادھیڑ عمر نے حیرت بھرے انداز میں ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

" میرے ایک اڈے میں ہو۔ میں نے تمہیں وارننگ نہیں دی تھی کہ میں پیشہ ورانہ ساتھی ہونے کی وجہ سے تمہارا لحاظ کرتا ہوں۔ اس لئے تم کبھی میرے خلاف کوئی اقدام کرنے کا سوچنا بھی نہیں"۔ ادھیڑ عمر نے کرخت لہجے میں کہا۔

" تو میں نے کیا کیا ہے۔ میں نے تو کبھی تمہارے معاملات میں مداخلت نہیں کی " ـــــ شاؤ چنگ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" تم نے بلڈ ھاؤنڈز کے متعلق غلط اندازہ لگایا تھا شاؤ چنگ۔ تمہارا خیال تھا کہ ہمیں یہ معلوم نہیں ہو سکے گا کہ تم نے پاکیشیا کے علی عمران کو بلڈ ھاؤنڈز کے خلاف کام کرنے پر اکسانے کے لئے ذاتی خط لکھا ہے ـــــ اور پھر اس سے بلچن بیکری کے خفیہ فون کے ذریعے بات چیت کی ہے " ـــــ ادھیڑ عمر نے کرخت اور طنزیہ لہجے میں کہا۔

" اوہ ـــــ تو تمہارا شیطانی جال بلچان بیکری تک بھی پھیلا ہوا ہے" شاؤ چنگ نے مایوس سے لہجے میں کہا۔

" اب تم بتاؤ ـــــ تم نے ایسا کیوں کیا " ـــــ ادھیڑ عمر نے تیز لہجے میں کہا۔

" اس لئے کہ میں نے فیصلہ کر لیا تھا کہ تم سے اپنی بیٹی کی موت کا انتقام ضرور لوں گا۔ اور سوچ سوچ کر میرے ذہن میں یہی آیا کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس ہی ایسا ادارہ ہے جو چاہے تو تمہارا عبرت ناک حشر کر سکتا ہے۔ لیکن پاکیشیا سیکرٹ سروس کو ظاہر ہے میں سرکاری طور پر کوئی بات نہ کہہ سکتا تھا ورنہ تمہیں اس کی لازماً اطلاع مل جاتی ـــــ پاکیشیا کا علی عمران میرا ذاتی دوست ہے اور مجھے معلوم ہے کہ وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرتا ہے۔ چنانچہ میں نے اسے ایک ذاتی خط لکھا۔ جس میں اسے میں نے بتایا کہ بلڈ ھاؤنڈز ایک تباہ کن مشن پر پاکیشیا آ رہے ہیں اور وہ اس کی اطلاع پاکیشیا سیکرٹ سروس کو دے دے۔ ساتھ ہی میں نے خط کے نیچے بلچان بیکری کا خفیہ نمبر بھی لکھ دیا تا کہ اگر علی عمران اس خط کی تصدیق کرنا چاہے تو میں اسے تفصیل بھی بتا دوں ـــــ اور ساتھ ہی تمہارا نام بھی اس کے کانوں میں ڈال دوں۔ مجھے یقین تھا کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس لازماً حرکت میں آ جائے گی اور فطری طور پر وہ یہ سوچیں گے کہ تمہارے پاکیشیا آنے سے پہلے ہی تمہارا خاتمہ یہیں باچان میں ہی کر دیا جائے ـــــ اس طرح تمہارا خاتمہ یقینی ہو جائے گا اور میرا انتقام پورا ہو جائے گا۔ لیکن مجھے معلوم نہ تھا کہ تمہارے ہاتھ میری ملکیتی بیکری کے خفیہ فون تک پھیلے ہوئے ہیں " ـــــ شاؤ چنگ نے بڑے مطمئن لہجے میں کہا۔

" تو تمہارا خیال ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس اور علی عمران بلڈ ھاؤنڈز کا مقابلہ کر سکتا ہے۔ اول تو تمہارا یہ خیال ہی غلط ہے۔ بلڈ ھاؤنڈز میں اتنی طاقت ہے کہ وہ ان کو کچل کر رکھ دے ـــــ لیکن میں مفت کی الجھنوں میں پھنسنا نہیں چاہتا۔ اس لئے میں نے تمہاری

جگہ چیکو کو سیکرٹ سروس کا چیف بنا دیا ہے۔ اور اب چیکو بحیثیت چیف آف سیکرٹ سروس علی عمران سے رابطہ قائم کرے گا اور اُسے بتلائے گا کہ تم نے خودکشی کر لی ہے ۔۔۔ اور تم نے خودکشی کرنے سے پہلے جو خط لکھا ہے اس میں اس بات کا حوالہ دیا ہے کہ تم نے انتقامی جذبے کے طور پر پاکیشیا سیکرٹ سروس کو بلڈھاونڈز کے خلاف اکسانے کی کوشش کی ہے ۔۔۔ اس طرح پاکیشیا سیکرٹ سروس خاموش ہو جائے گی" ۔۔۔ ادھیڑ عمر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"تم علی عمران کو نہیں جانتے۔ وہ اب خاموش نہیں ہو گا اور میری موت کی اطلاع ملتے ہی سمجھ جائے گا کہ یہ سب کچھ بلڈھاونڈز نے کیا ہے ۔۔۔ اور اس کے بعد وہ میرا انتقام لینے کے لئے تم پر ٹوٹ پڑے گا" ۔۔۔ شاؤ چینگ نے کہا۔

"تم مجھے خواہ مخواہ اس احمق سے ڈرانے کی کوششوں میں مصروف ہو شاؤ چینگ۔ مجھے معلوم ہے اس نے چند تنظیموں کے خلاف کامیابی حاصل کی ہے لیکن بلڈھاونڈز ایسی تنظیم نہیں ہے جس کا مقابلہ عمران کر سکے ۔۔۔ میں چاہوں تو چند گھنٹوں میں اس کا سر تمہارے قدموں میں لا کر ڈال سکتا ہوں" ۔۔۔ ادھیڑ عمر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"کوشش کر دیکھو۔ تمہیں خود ہی معلوم ہو جائے گا کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کی کیا حیثیت ہے" ۔۔۔ شاؤ چینگ نے بڑے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"تم نے مجھے چیلنج کیا ہے۔ ٹھیک ہے۔ اب تم اس وقت تک زندہ رہو گے جب تک عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کا حشر اپنی آنکھوں سے نہ دیکھ لو۔ لیکن تم نے بلڈھاونڈز کے خلاف سازش کی ہے۔ اس لئے تمہیں اس کی سزا ضرور ملے گی" ۔۔۔ ادھیڑ عمر نے غراتے ہوئے کہا۔ اور پھر ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"یوشش" ۔۔۔ ادھیڑ عمر نے دیوار کے ساتھ کھڑے ہوئے اس نوجوان سے مخاطب ہو کر کہا۔ جس نے شاؤ چینگ کو کرسی سے کلپ کیا تھا۔

"یس باس" ۔۔۔ نوجوان نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"اس کے دونوں بازوؤں اور دونوں ٹانگوں کی ہڈیاں توڑ دو۔ ایک آنکھ بھی نکال دو۔ زبان کاٹ دو۔ چہرہ مسخ کر دو۔ اور پھر اسے اس حالت میں کسی چوک پر پھینکوا دو۔ تاکہ یہ ہسپتال میں پڑا رہ سکتا ہے۔ اس وقت تک جب تک کہ علی عمران کا سر اس کی اکلوتی آنکھ کے سامنے نہ لے آؤں ۔۔۔ اس کے بعد اسے گولی مار دینا چلو شروع ہو جاؤ" ۔۔۔ ادھیڑ عمر نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔ اور مڑ کر تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اور ابھی وہ سیڑھیاں چڑھ ہی رہا تھا۔ کہ اس نے عقب میں شاؤ چینگ کے حلق سے نکلنے والی بھیانک چیخیں سنیں ۔۔۔ اور اس نے اس طرح سر ہلا دیا جیسے اُسے اپنے حکم کی فوری تعمیل ہونے پر خوشی ہو رہی ہو۔

"ہونہہ ۔۔۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس بلڈھاونڈز کا مقابلہ کرے گی" ۔۔۔ ادھیڑ عمر نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اور پھر راہداری سے گزر کر وہ دوبارہ پہلے والے کمرے میں آیا۔ جہاں سے اس نے

وزیراعظم کو فون کیا تھا۔ اس نے ٹیلی فون کا رسیور اٹھایا۔ اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"جیکو سپیکنگ" ——— چند لمحوں بعد جیکو کی آواز سنائی دی۔

"بلیو ھاؤنڈ سپیکنگ ——— تمہارے پاس آرڈر پہنچ گئے ہیں" ادھیڑ عمر نے کرخت لہجے میں کہا۔

"یس باس ——— میں اب سیکرٹ سروس کا فل چیف ہوں۔ تھینک یو سر۔ حکم سر" ——— جیکو نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"سنو ——— میں نے شاؤچنگ کو عبرت ناک سزا دے دی ہے۔ اب میری بات غور سے سنو۔ تم نے پاکیشیا میں علی عمران سے رابطہ کرنا ہے" ——— ادھیڑ عمر نے کہا۔ اور پھر اُسے وہی تفصیلات بتانے لگا جو اس نے شاؤچنگ کو بتائی تھیں۔

"یس سر ——— میں ابھی کاغذات سے اس کا فون نمبر دیکھ کر اس سے بات کرتا ہوں" ——— جیکو نے جواب دیا۔ اور ادھیڑ عمر نے کریڈل دبا کر دوبارہ نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"بیچم سپیکنگ" ——— رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔

"بلیو ہاؤنڈ" ——— ادھیڑ عمر نے کرخت لہجے میں کہا۔

"یس باس" ——— بیچم کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"سنو ——— اوکاسا کو میرے پاس زیرو ہاؤس بھجوا دو۔ میں اسے ایک خصوصی مشن پر پاکیشیا بھجوانا چاہتا ہوں" ——— ادھیڑ عمر نے اُسی طرح سخت لہجے میں کہا۔

"یس سر ——— میں اُسے ابھی بھجواتا ہوں" ——— بیچم نے کہا۔ اور ادھیڑ عمر نے رسیور رکھ دیا۔ اور میز کے کنارے پر لگا ہوا ایک بٹن دبا دیا۔ دوسرے لمحے دروازہ کھلا اور ایک نوجوان اندر داخل ہو کر رکوع کے بل جھک گیا۔

"میں نے اوکاسا کو بلایا ہے۔ جیسے ہی وہ پہنچے اُسے میرے پاس لے آؤ" ——— ادھیڑ عمر نے کہا۔

"یس سر" ——— نوجوان نے ایک بار پھر سر جھکاتے ہوئے کہا اور مڑ کر دروازے سے باہر نکل گیا۔

"ہونہہ ——— بلڈ ہاؤنڈز کا مقابلہ یہ احمق کریں گے" ——— ادھیڑ عمر نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر اٹھ کر اس نے عقبی الماری سے شراب کی ایک بڑی بوتل نکالی اور اس کا ڈھکن ہٹا کر اُسے منہ سے لگا لیا۔

عمران فائل کے مطالعے میں مصروف تھا۔ کہ بلیک زیرو اس کے لئے چائے بنا کر لے آیا۔ فائل ابھی تھوڑی دیر پہلے کرنل فریدی کی طرف سے پہنچی تھی ——— عمران نے فائل پڑھتے ہوئے چائے کی فرمائش کی تھی۔ اس لئے بلیک زیرو اس کے لئے چائے بنا لایا تھا۔

"ارے۔ یہ کہاں کی پتی ہے۔ یوں لگ رہا ہے جیسے نیم کی پتیاں گھول دی ہوں چائے میں" ——— عمران نے چائے کی پہلی چسکی لیتے ہی منہ بناتے ہوئے کہا۔ جیسے چائے کا گھونٹ لینے کی بجائے اس نے کونین کی گولیاں چبا لی ہوں۔

"یہ خاص دارجلنگ کی چائے ہے" ——— بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"تو اسے ٹھگ ہی پیتے ہوں گے مجھ سے تو نہیں پی جاتی۔ یار تمہیں آج تک چائے بنانا ہی نہیں آیا۔ کیا کہیں گے لوگ کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف ایکسٹو کو چائے بنانا ہی نہیں آتی" ——— عمران نے اس طرح کہا جیسے سیکرٹ سروس کے چیف کی پوسٹ کے لئے اچھی چائے بنانا بنیادی شرط کی حیثیت رکھتی ہو۔

"دودھ ڈال دوں اور۔ میں نے تو اسے ہائی سپیڈ بنایا ہے" بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے کہا۔

"واہ۔ کیا مہذب نام ہے ہائی سپیڈ۔ ہمارے ہاں تو اسے گولی مار چائے کہتے ہیں۔ ویسے یار اس لحاظ سے تو چائے اچھی ہے ——— ایک گھونٹ پیتے ہی دماغ الیف سکسٹین بن جاتا ہے" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو ہنستا ہوا دودھ لینے کے لئے چلا گیا۔ جب کہ عمران بڑے مزے سے چائے کی چسکیاں لینے میں مصروف رہا ——— اب اس کے چہرے پر ایسے تاثرات تھے جیسے چائے اسے بے حد لطف دے رہی ہو۔

"ارے ——— آپ نے تو پیالی ہی ختم کر دی" ——— بلیک زیرو نے واپس آکر خالی پیالی دیکھتے ہوئے چونک کر کہا۔

"تو اور کیا کرتا۔ اتنی مزیدار چائے کوئی بدذوق ہی پیالی میں چھوڑ سکتا ہے" ——— عمران نے کہا اور بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

اور پھر اس سے پہلے کہ وہ کوئی جواب دیتا میز پر پڑے ہوئے ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"ایکسٹو" ——— عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"عمران صاحب سے بات کرائیں۔ ان کا باچان سے فون آیا ہے۔"
دوسری طرف سے سلیمان کی آواز سنائی دی۔

"باچان سے ـــــ یار یہ باچان والوں کو آج کل پاکیشیا کچھ ضرورت سے زیادہ یاد آنے لگ گیا ہے۔ خدا ہی خیر کرے۔ ملاؤ کال"
عمران نے اصل آواز میں کہا۔

اور چند لمحوں بعد رسیور پر ایک اجنبی سی آواز سنائی دی۔

"ہیلو ـــــ چیف آف سیکرٹ سروس باچان چیکو سنگ سپیکنگ"۔
بولنے والے کا لہجہ خاصا تحکمانہ تھا۔

"ارے یہ باچان کی سیکرٹ سروس ہے یا فیشن کی دکان۔ کہ ہر پانچ منٹ بعد فیشن بدل جاتا ہے۔ میں علی عمران بول رہا ہوں۔ جناب جلدی سے فرمائیے۔ کہیں آپ کے بولتے بولتے کوئی اور چیف نہ آجائے"ـــــ عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"سابقہ چیف شاؤ چنگ نے خودکشی کر لی ہے۔ اور انہوں نے خودکشی سے پہلے جو خط لکھا ہے۔ اس میں انہوں نے اشارہ کیا تھا۔ کہ انہوں نے پاکیشیا سیکرٹ سروس سے متعلق علی عمران کو ذاتی طور پر ایک خط لکھا ہے کہ باچان کی خفیہ تنظیم بلڈ ہاؤنڈز پاکیشیا میں ایک تباہ کن مشن کا منصوبہ مکمل کرنے آ رہی ہے ـــــ انہوں نے لکھا ہے کہ ایسا انہوں نے اپنی بیٹی کے قتل کا انتقام لینے کے لئے کیا ہے۔ حالانکہ ایسی کوئی اطلاع ان کے پاس نہ تھی۔ اس خط کے ملنے کے بعد سرکاری طور پر یہ فیصلہ کیا گیا کہ آپ کو فون کر کے اصل صورت حال بتا دی جائے ـــــ چنانچہ سابق چیف کی ذاتی ڈائری سے ملنے والے آپ کے فون نمبر پر میں آپ کو اطلاع دے رہا ہوں"ـــــ چیکو سنگ نے سپاٹ لہجے میں کہا۔ اور عمران کی دونوں بھنویں پھیل کر ایک دوسرے سے جڑ گئیں۔

"لیکن یہ اطلاع مجھے دینے کی بجائے براہِ راست سرکاری طور پر بھی تو دی جا سکتی تھی"ـــــ عمران نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"سرکاری طور پر بھی لیٹر حکومت پاکیشیا کو بھجوایا جا رہا ہے۔ لیکن اعلیٰ حکام نے یہ فیصلہ بھی کیا کہ آپ کو بھی اطلاع دے دی جائے۔ گڈ بائی"ـــــ دوسری طرف سے اسی طرح سپاٹ لہجے میں کہا گیا۔ اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

اور عمران نے اس طرح رسیور کریڈل پر رکھا جیسے اُسے اس فون کال پر حیرت کے شدید جھٹکے لگ رہے ہوں۔

"یہ تو معاملہ ہی ختم ہو گیا"ـــــ بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میرے خیال میں معاملہ اب شروع ہوا ہے۔ اول تو شاؤ چنگ کی خودکشی کی کوئی وجہ نہیں بتائی گئی کہ اچانک اس نے ایسا کیوں کیا۔ دوسرا کوئی بھی خودکشی کرنے والا اس قسم کے خط نہیں لکھا کرتا۔ تیسری بات یہ کہ اگر واقعی اس نے ذاتی انتقام کے لئے ہمیں استعمال کرنا چاہا تھا تو پھر مطلوبہ نتائج تک اس کی خودکشی کرنے کی کوئی تُک نہیں بنتی"ـــــ عمران نے تجزیہ کرتے ہوئے کہا۔

"تو پھر اس کال سے کیا مطلب لیا جائے"ـــــ بلیک زیرو

نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اگر یہ کال درست ہے تو یہی مطلب لیا جا سکتا ہے کہ بلڈ ہاؤنڈز کو شاڈ چینگ کی ہمیں دی جانے والی اطلاع کا علم ہو گیا اور انہوں نے فوری طور پر شاڈ چینگ کو ہٹوا کر اپنا آدمی تعینات کر دیا ـــ اور ہمیں روکنے کے لئے یہ ڈرامہ سٹیج کیا گیا ہے" ـــ عمران نے کہا۔

"لیکن یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ شاڈ چینگ نے کسی ذاتی انتقام کے لئے ایسا کیا ہو" ـــ بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں ـــ ہو سکتا ہے۔ لیکن یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ بلڈ ھاؤنڈز یہ نہ چاہتے ہوں کہ ہم اس مشن سے ہوشیار رہیں۔ اور وہ بے خبری میں ہمیں آ لیں" ـــ عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو نے بھی اثبات میں سر ہلا دیا۔

"تو پھر اب کیا کرنا چاہیئے" ـــ بلیک زیرو نے کہا۔

"ایک راستہ ہے اس الجھن کو حل کرنے کا" ـــ عمران نے کہا۔ اور پھر ٹیلی فون کا رسیور اٹھا کر اس نے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس ـــ باجان ریکٹ کمپنی" ـــ چند لمحوں بعد دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔

"ٹاکو سے بات کراؤ۔ میں پاکیشیا سے پرنس آف ڈھمپ بول رہا ہوں" ـــ عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

"ہولڈ آن کریں" ـــ دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران خاموش ہو گیا۔

"یہ ٹاکو کون ہے" ـــ بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"تمباکو کا چھوٹا بھائی ہے" ـــ عمران نے سرد لہجے میں جواب دیا۔ تو بلیک زیرو ہونٹ بھینچ کر خاموش ہو گیا۔

"ہیلو ـــ ٹاکو سپیکنگ" ـــ چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"یار یہ بھی کوئی نام ہے۔ نشہ آور۔ کئی بار کہا ہے نام ہی رکھنا ہے تو ٹماٹر رکھ لو۔ شاید نام کی وجہ سے تمہارا رنگ بھی سرخ ہو جائے۔ ابھی تو تمباکو کی طرح کالا پیلا سا ہے" ـــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ پرنس آپ۔ خیریت۔ آج میرا نام آپ کو کیسے یاد آ گیا" دوسری طرف سے بولنے والے نے بُری طرح ہنستے ہوئے کہا۔

"ہمارے ہاں ٹماٹر بڑے مہنگے ہو گئے ہیں۔ اس لئے میں نے سوچا کہ چلو باجان سے منگوا لیتے ہیں لیکن تم نے تو ابھی تک وہی ڈھکنو جیسا نام رکھا ہوا ہے" ـــ عمران نے کہا۔

"چلیئے۔ میں آپ کی بات مان لیتا ہوں۔ اپنا نام بدل لیتا ہوں لیکن پھر آپ کو بھی اپنا نام بدلنا پڑے گا۔ ڈھمپ کی بجائے ٹمپ۔ کیسا رہے گا" ـــ ٹاکو نے بُری طرح ہنستے ہوئے کہا۔

"وہ تو میرے ہونے والے چھوٹے بھائی کا نام ہے۔ تم اچھے دوست ہو۔ مجھے ہی چھوٹا بنانے پر تُل گئے ہو۔ اچھا۔ سنا ہے تمہارے ہاں آج کل خون پینے والے کتے کچھ زیادہ ہی ہو گئے ہیں" ـــ عمران نے اصل بات پہ آتے ہوئے کہا۔

"خون پینے والے کتے ـــــ کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں۔ ـــــ ٹماٹو نے حیران ہو کر کہا۔

"یار۔ مجھے آفر آئی ہے۔ کسی بلڈ ہاؤنڈز تنظیم کے چیف راچی سنگ کی طرف سے کہ میں پاکیشیا میں اس کی نمائندگی کروں۔ میں نے سوچا کہ یار ٹماٹو سے پوچھ لوں کیسی تنظیم ہے ـــــ کچھ رقم بھی دیتی ہے یا خالی اعزازی نمائندگی پر ہی معاملہ ختم ہو جائے گا" ـــــ عمران نے کہا۔

"اوہ ـــــ بلڈ ھاؤنڈز کی طرف سے آفر آئی ہے آپ کو۔ یہ کیسے ممکن ہے" ـــــ ٹماٹو نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کیوں ممکن نہیں ہے۔ آخر راچی سنگ کسی زمانے میں باچان سیکرٹ سروس کا چیف رہا ہے۔ میری اس سے پرانی شناسائی ہے" عمران نے کہا۔

"ہو گی۔ میں مانتا ہوں۔ لیکن وہ آپ کو بھی اچھی طرح جانتا ہو گا ویسے بھی وہ پورا شیطان ہے۔ اس نے پورے باچان کا ناک میں دم کر رکھا ہے" ـــــ ٹماٹو نے جواب دیا۔

"چلو دم ناک میں ہی ہے۔ پھر خیر ہے۔ مسئلہ تو جب پیدا ہوتا ہے۔ جب دم ناک سے نکل جاتا ہے" ـــــ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"اوہ پرنس ـــــ یہ تنظیم انتہائی ظالم اور سفاک تنظیم ہے۔ آپ پلیز اس میں شامل نہ ہوں۔ ورنہ اسے مزید تقویت مل جائے گی۔ میں آپ کی صلاحیتوں کو اچھی طرح جانتا ہوں۔ آپ تو ہمیشہ ایسی تنظیموں کے خلاف رہے ہیں" ـــــ ٹماٹو نے منت بھرے لہجے میں کہا اور عمران کے لبوں پر مسکراہٹ ابھر آئی۔

"میں نے تو سوچا تھا کہ اپنے یار کو فون کر کے پوچھوں گا اگر میرا یار اس میں شامل ہے تو میں بھی ہو جاؤں گا۔ آخر دوستوں کو تو نہیں چھوڑا جا سکتا" ـــــ عمران نے کہا۔

"اوہ ـــــ میں لعنت بھیجتا ہوں اس راچی سنگ پر۔ میں مجرم ضرور ہوں۔ لیکن وہ جس طرح بے گناہ شہریوں پر ظلم کرتے ہیں میں اسے کمینگی سمجھتا ہوں" ـــــ ٹماٹو نے پُرجوش لہجے میں کہا۔ اور اس کے لہجے سے ہی عمران کو یقین ہو گیا کہ ٹماٹو بلڈ ھاؤنڈز تنظیم میں شامل نہیں ہے۔ ورنہ اب تک وہ یہ ساری باتیں اس لئے کر رہا تھا کہ کہیں ٹماٹو بھی بلڈ ھاؤنڈز میں شامل نہ ہو۔

"چلو ٹھیک ہے۔ تم لعنت بھیجتے ہو تو میری طرف سے ہزار بلکہ کروڑ لعنت۔ اچھا یہ بتاؤ شاؤچنگ کو تو تم جانتے ہو۔ وہ جو کسی زمانے میں تمہارا کلاس فیلو رہا تھا اور آج کل سیکرٹ سروس کا چیف ہے۔ کیسے جا رہے ہیں۔ اس سے تعلقات۔ کوئی لحاظ بھی کرتا ہے یا نہیں" عمران نے کہا۔

"پرنس۔ میں محسوس کر رہا ہوں کہ آپ کوئی خاص بات پوچھنا چاہتے ہیں لیکن آپ بات گھما پھرا کر کر رہے ہیں۔ سیدھی سیدھی بات کریں آپ کو تو معلوم ہی ہے کہ میں موٹے دماغ کا آدمی ہوں" ـــــ ٹماٹو نے لفظوں کو چباتے ہوئے کہا اور عمران ہنس پڑا۔

"یار اتنے غصے میں آنے کی کیا بات ہے۔ اگر وہ بے شرم

تمہارا لحاظ نہیں کرتا تو میں اسے فون کر دیتا ہوں اس نے میری رقم ادھار دینی ہے۔ کیسے میری بات ٹال سکتا ہے" ـــــ عمران نے کہا۔

"اوہ یہ بات نہیں۔ ویسے بھی اب شاؤچینگ کی وہ پہلے والی بات نہیں رہی۔ جب سے اس کی اکلوتی بیٹی کو بلڈھاؤنڈز نے اغوا کیا ہے اور پھر اس کی بے پناہ درندگی کا شکار لاش ملی ہے شاؤچینگ تو جیسے مر ہی گیا ہے ـــــ لیکن وہ بے چارہ مجبور ہے۔ بلڈ ہاؤنڈز کے ہاتھ بہت لمبے ہیں" ـــــ ٹماکو نے جواب دیا۔

"اوہ اس بات کا تو مجھے علم نہ تھا۔ کب کی بات ہے"

عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"دو تین ہفتے ہوئے ہیں۔ اور اُسے معلوم ہوا ہے کہ اس کی بیٹی کی موت کا ذمہ دار راچی سنگ ہی ہے۔ ایک پارٹی میں اُس نے اُسے دن دہاڑے اغوا کرا لیا ـــــ اور جب شاؤچینگ نے غصے میں آکر اس کے خلاف کارروائی کرنی چاہی تو اُس نے اُسے دھمکی بھی دی اور ساتھ ہی اس کی بیٹی کی لاش بھی اُسے تحفے میں بھجوا دی"

ٹماکو نے جواب دیا۔

"ہوں ـــــ لیکن وہ ایسا آدمی تو نہیں تھا کہ اس طرح بے غیرت بن کر خاموش بیٹھا رہے" ـــــ عمران نے کہا۔

"وہ شاید کسی موقع کی انتظار میں ہے" ـــــ ٹماکو نے جواب دیا۔

"وہ انتظار تو ختم ہو گیا۔ اس نے سنا ہے کہ اس نے خودکشی کر لی ہے

اور اب اس کی جگہ کوئی چیکو سنگ سیکرٹ سروس کا سربراہ بن گیا ہے" ـــــ عمران نے کہا۔

"کیا ـــــ کیا کہہ رہے ہیں آپ۔ ہم نے تو ابھی تک ایسی کوئی بات نہیں سنی۔ حالانکہ میرے بھی آدمی بلڈ ہاؤنڈز میں موجود ہیں۔ اور خاصی اہم جگہوں پر ہیں۔ انہی کی وجہ سے تو میں ابھی تک زندہ ہوں۔ ورنہ راچی سنگ نے تو یہاں ہر بڑے مجرم کا خاتمہ کر دیا ہے"

ٹماکو نے حیرت بھرے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میں درست کہہ رہا ہوں۔ اچھا تم پوچھ رہے تھے کہ اصل بات کیا ہے تو پھر اب اصل بات سن لو۔ شاؤچینگ نے میرے ساتھ ذاتی حیثیت سے بات کی تھی ـــــ اس نے کہا تھا کہ وہ بلڈھاؤنڈز سے انتقام لینا چاہتا ہے۔ اس لئے میں اس کی مدد کروں۔ مجھے یہ معلوم نہ تھا کہ وہ ایسا کیوں کرنا چاہتا ہے۔ میں نے اس سے وعدہ کر لیا تھا کہ جیسے ہی مجھے فرصت ملی میں اس کی مدد کے لئے پاچیان آؤں گا ـــــ لیکن ابھی مجھے اطلاع ملی ہے کہ اس نے خودکشی کر لی ہے۔ مجھے اس پر یقین نہ آیا۔ چنانچہ میں اب اصل صورت حال جاننا چاہتا ہوں۔ کیا تم اصل صورت حال کا پتہ چلا سکتے ہو" ـــــ عمران نے کہا۔

"بالکل کر سکتا ہوں۔ ابھی تھوڑی دیر میں ہی مجھے بس ایک فون کرنا پڑے گا" ـــــ ٹماکو نے با اعتماد لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"او۔ کے ـــــ تم پتہ کرو۔ میں آدھے گھنٹے بعد تمہیں پھر فون کروں گا۔ گڈ بائی" ـــــ عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"ہاں تو تم کیا پوچھ رہے تھے کہ یہ ٹھماکو کون ہے۔ یہ باچان کا بڑا نامور مجرم ہے۔ لیکن جسے عرف عام میں شریف مجرم کہا جاتا ہے یہ اس سٹائل کا مجرم ہے ـــــ مجرم ہونے کے ساتھ ساتھ انتہائی محب الوطن بھی ہے۔ اس لئے منشیات کا دھندہ نہیں کرتا۔ صرف اسلحے کی سمگلنگ کرتا ہے۔ خاصا بڑا گروپ ہے اس کے پاس" عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو نے سر ہلا دیا۔

"ٹھماکو کے مطابق یہ بات تو اب طے ہو گئی ہے کہ شاؤ چنگ کے ذہن میں واقعی انتقام کا جذبہ موجود تھا۔ لیکن فوری طور پر تبدیلی کے متعلق اب پتہ چلے گا کہ وہ کیوں ہوئی ـــــ کیا اس میں بلڈ ہاؤنڈز کا ہاتھ ہے یا واقعی کسی وجہ سے شاؤ چنگ نے خودکشی کر لی ہے" عمران نے کہا۔

"بہرحال جس طرح بھی ہوا کم از کم یہ تو طے ہو گیا کہ شاؤ چنگ کی اطلاع غلط ہے۔ بلڈ ھاؤنڈز کوئی مشن لے کر پاکیشیا میں نہیں آ رہی" ـــــ بلیک زیرو نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔ اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اس نے دوبارہ کرنل فریدی کی بھیجی ہوئی فائل اٹھا کر اسے پڑھنا شروع کر دیا تھا۔

اور پھر آدھے گھنٹے سے کچھ زیادہ ہی وقت اُسے فائل ختم کرنے میں لگ گیا۔ اس نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے فائل رکھ دی اور ٹیلی فون کا رسیور اٹھا کر دوبارہ نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس ـــــ باچان ریکٹ کمپنی" ـــــ دوسری طرف سے وہی پہلے والی نسوانی آواز سنائی دی۔

"ٹھاکو سے بات کراؤ۔ میں پرنس آف ڈھمپ بول رہا ہوں پاکیشیا سے" ـــــ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ہولڈ آن کریں" ـــــ دوسری طرف سے کہا گیا۔ اور عمران نے ہونٹ بھینچ لئے۔ اس کے چہرے پر موجود تاثرات بتا رہے تھے کہ وہ کسی گہری سوچ میں ڈوبا ہوا ہے۔

"یس ـــــ ٹھماکو بول رہا ہوں پرنس" ـــــ چند لمحوں بعد ٹھاکو کی آواز لائن پر سنائی دی۔

"ہاں تو کیا رپورٹ ملی ہے" ـــــ عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"میں نے معلوم کر لیا ہے۔ بے چارے شاؤ چنگ کے ساتھ بے حد ظلم ہوا ہے۔ آپ نے شاید اس کی ملکیتی بیکری بلچان بیکری کے فون پر اس سے بات کی تھی ـــــ اس کی اطلاع راجی سنگ کو ہو گئی۔ اس نے شاؤ چنگ کو اغوا کرا لیا۔ اور اب شاؤ چنگ ہسپتال میں موجود ہے۔ اس کے جسم کی ہڈیاں توڑ دی گئی ہیں۔ ایک آنکھ نکال دی گئی ہے۔ زبان کٹ چکی ہے۔ چہرہ مسخ کر دیا گیا ہے ـــــ اور آپ کی یہ اطلاع بھی درست ہے کہ اس کی جگہ چیکو سنگ کو سیکرٹ سروس کا چیف بنا دیا گیا ہے۔ سرکاری طور پر یہی خبر دی گئی ہے کہ شاؤ چنگ نے اچانک خودکشی کر لی ہے ـــــ لیکن مجھے یہ ساری باتیں خفیہ ذرائع سے معلوم ہوئی ہیں۔ اور ایک اور اہم بات کا بھی

پتہ چلا ہے کہ راچی سنگ نے شاؤ چنگ کو زندہ اس لئے رکھا ہوا ہے کہ اس نے عہد کیا ہے کہ وہ پاکیشیا میں آپ کا خاتمہ کر کے آپ کا سر اس کے سامنے لے آئے گا ــــــ اور اس کے بعد شاؤ چنگ کو گولی مار دی جائے گی۔ بلڈ ھاؤنڈز کا خوفناک آدمی اوکاسا آپ کے خاتمے کے لئے بھیجا جا رہا ہے"
ٹماکو نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اوکاسا ــــ یہ کون ہے" ــــــ عمران نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"یہ قریبی جزیرے کیوشو کا مشہور مجرم ہے۔ اور آج کل بلڈ ھاؤ تنظیم کا اہم آدمی بنا ہوا ہے۔ انتہائی خطرناک آدمی سمجھا جاتا ہے"
ٹماکو نے جواب دیا۔

"تو تمہارا مطلب ہے کہ شاؤ چنگ کی یہ حالت اس لئے ہوئی ہے کہ اس نے بلڈ ہاؤنڈز کے خلاف مجھ سے مدد مانگی تھی"
عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"بالکل۔ یہ اطلاع قطعاً مصدقہ ہے" ــــ ٹماکو نے جواب دیا

"اوکے ــــ تھینک یو" ــــ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

"تو یہ تھی اصل بات" ــــ عمران نے رسیور رکھتے ہوئے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"شاؤ چنگ کے ساتھ واقعی بُرا ہوا ہے۔ اس کا مطلب تو یہی ہے کہ باچان میں بلڈ ھاؤنڈز واقعی بے حد چھائے ہوئے ہیں"
بلیک زیرو نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"ظاہر ہے جب وہ سیکرٹ سروس کے چیف کو اپنی مرضی سے تبدیل کرا لیتے ہیں تو باقی کوئی بات رہ ہی نہیں جاتی۔ اس کا تو مطلب ہے کہ باچان پر اصل حکومت بلڈ ھاؤنڈز کی ہوئی۔ اور یہ جیکو سنگ بھی یقیناً بلڈ ھاؤنڈز کا ہی آدمی ہو گا" ــــ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو پھر اب آپ نے کیا پروگرام بنایا ہے" ــــ بلیک زیرو نے کہا۔

"ظاہر ہے اب اس مشن کی سرکاری حیثیت تو ختم ہو گئی۔ زیادہ سے زیادہ یہی ہو سکتا ہے کہ میں پرائیویٹ طور پر شاؤ چنگ کا انتقام لینے کے لئے باچان چلا جاؤں۔ اس سے زیادہ اور کیا ہو سکتا ہے"
عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"مشن کا انتظام پرائیویٹ طور پر بھی تو ہو سکتا ہے"
بلیک زیرو نے کہا۔

"نہیں ایسا نہیں ہو سکتا ــــــ سیکرٹ سروس قومی ادارہ ہے اور اسے پرائیویٹ کاموں میں استعمال کرنا اصولوں کے خلاف ہے" ــــــ عمران نے سخت لہجے میں کہا۔ اور بلیک زیرو خاموش ہو گیا۔ کیونکہ وہ عمران کی طبیعت سے اچھی طرح واقف تھا کہ وہ اصولوں کی پابندی کے معاملے میں کس قدر سخت واقع ہوا ہے۔

"اوکے ــــ میں اب فلیٹ پر جا رہا ہوں۔ تم کرنل فریدی کی اس فائل کی کاپیاں بنوا کر لائبریری میں رکھو اور پھر کبھی کام آ جائے گی۔

اور فائل واپس بھجوا دینا" ——— عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔ اور پھر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

" میں حاضر ہو سکتا ہوں باس " ——— دروازہ کھلتے ہی ایک آواز سنائی دی۔ اور میز کے پیچھے کرسی پر بیٹھا ہوا راچی سنگ چونک کر سیدھا ہو گیا۔ دروازے پر ایک درمیانے قد لیکن بھرے ہوئے جسم کا نوجوان بہترین تراش خراش کا سوٹ پہنے کھڑا تھا۔

" اوہ اوکاسا ——— تم آ گئے۔ آؤ بیٹھو" ——— راچی سنگ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" تھینک یو باس " ——— اوکاسا نے مسکراتے ہوئے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔ اور آگے بڑھ کر وہ میز کی دوسری طرف رکھی ہوئی کرسی پر بیٹھ گیا۔

" میں نے تمہارے لئے ایک مشن منتخب کیا ہے پاکیشیا میں" ——— راچی سنگ نے کہا۔

" ٹھیک ہے باس ——— جو حکم" ——— اوکاسا نے سر ہلاتے ہوئے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

" پاکیشیا میں ایک احمق سا نوجوان ہے۔ علی عمران۔ وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرتا ہے۔ خاصا چالاک۔ ہوشیار اور خطرناک آدمی سمجھا جاتا ہے۔ مجھے اس کا سر چاہیئے" ——— راچی سنگ نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

" مل جائے گا باس ——— اوکاسا ایسے ہی شکار کھیلنے میں لطف لیتا ہے باس ——— اوکاسا نے اسی طرح اطمینان بھرے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے اور آنکھوں سے بلا کی خود اعتمادی ٹپک رہی تھی جیسے وہ اپنے مقابلے میں کسی کی کوئی حیثیت ہی نہ سمجھتا ہو۔

" تم پہلے کبھی پاکیشیا گئے ہو" ——— راچی سنگ نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد پوچھا۔

" نو باس ——— مجھے ان پس ماندہ ملکوں میں جانے کا قطعی شوق نہیں ہے" ——— اوکاسا نے جواب دیا۔

" ہونہہ ——— یہی وجہ ہے کہ تم علی عمران کو نہیں جانتے۔ ورنہ شاید اس قدر اطمینان سے جواب نہ دیتے" ——— راچی سنگ نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

" اوہ ——— کیا مطلب باس۔ آپ جانتے ہیں کہ اوکاسا کے لئے کوئی مشن مشکل نہیں ہوتا۔ یہ تو صرف ایک آدمی کا قتل ہے اور بس"

اوکاسا نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"نیدرلینڈ کے کرنل فریدی کو جانتے ہو" ——— راچی سنگ نے کہا۔

"نیدرلینڈ کے کرنل فریدی ——— نہیں باس۔ میں نے یہ نام پہلے نہیں سنا" ——— اوکاسا نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

"ہونہہ ——— اچھا سنو۔ تمہیں تو معلوم ہے کہ میں کسی زمانے میں باچان کی سیکرٹ سروس کا چیف تھا۔ اس لئے مجھے معلوم ہے کہ نیدرلینڈ کے کرنل فریدی اور پاکیشیا کے علی عمران دونوں ہی ایشیا کے انتہائی خطرناک ترین سیکرٹ ایجنٹ سمجھے جاتے ہیں۔ ایک بار میرا ذاتی طور پر کرنل فریدی سے ٹکراؤ ہو گیا تھا ——— اور مجھے اعتراف ہے کہ مجھے اس کے مقابلے میں عبرتناک شکست کا سامنا کرنا پڑا تھا اور میں بڑی مشکل سے جان بچا کر نکل بھاگنے پر مجبور ہو گیا تھا۔ اور اس علی عمران کی تعریف کرنل فریدی جیسا آدمی بھی کرتا رہتا ہے۔ اس لئے تم خود سمجھ سکتے ہو کہ یہ علی عمران کس ٹائپ کا آدمی ہو سکتا ہے" ——— راچی سنگ نے کہا۔

"آپ نے اچھا کیا کہ مجھے بتا دیا۔ اب میں زیادہ محتاط رہوں گا لیکن باس ان پس ماندہ ملکوں والے کام کم کرتے ہیں اور پروپیگنڈہ زیادہ کرتے ہیں ——— اور پھر آپ اس وقت سرکاری آدمی تھے آپ کو لازماً مجبوریوں کا سامنا ہو گا۔ لیکن مجھے ایسی کسی مجبوری کا سامنا نہیں ہے۔ پھر وہاں مجھے کوئی نہیں جانتا ہو گا۔ میرا گروپ میرے ساتھ



ہو گا۔ ایسی صورت میں میرے لئے کوئی مشکل نہیں ہے کہ میں ایک آدمی کو جہاں چاہے گولی سے اڑا دوں" ——— اوکاسا نے اسی طرح اعتماد بھرے لہجے میں کہا۔

"گڈ ——— مجھے تمہارا یہی اعتماد بے حد پسند ہے۔ ٹھیک ہے۔ اب تم ہی اس مشن پر اکیلے جاؤ گے۔ ورنہ پہلے میرا خیال تھا کہ مجھے بھی تمہاری مدد کے لئے ساتھ جانا پڑے گا" راچی سنگ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اس کی ضرورت نہیں ہے باس۔ آپ اس علی عمران کے متعلق مجھے کوائف دے دیں۔ پھر دیکھیں اوکاسا کس طرح کام کرتا ہے ——— مجھے یقین ہے کہ میں یہ مشن آپ کی توقع سے بھی پہلے مکمل کر لوں گا" ——— اوکاسا نے جواب دیا۔

اور پھر اس سے پہلے کہ راچی سنگ کوئی جواب دیتا۔ اچانک میز پر پڑے ہوئے ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ اور راچی سنگ نے چونک کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس ——— بلیو ھاؤنڈ" ——— راچی سنگ نے سخت لہجے میں کہا۔

"ہیچم بول رہا ہوں باس ——— آپ سے فوری طور پر سیکرٹ سروس کے چیف جیکو سنگ بات کرنا چاہتے ہیں۔ کوئی ایمرجنسی مسئلہ ہے" ——— دوسری طرف سے مؤدبانہ آواز میں کہا گیا۔

"جیکو ——— اوہ۔ ملاؤ" ——— راچی سنگ نے چونکتے ہوئے کہا۔

"ہیلو باس ۔۔۔ میں چیکو بول رہا ہوں جناب" ۔۔۔ چند لمحوں بعد چیکو کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"یس ۔۔۔ کیا بات ہے" ۔۔۔ راچی سنگ نے انتہائی کرخت اور تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"باس ایک اہم اطلاع ہے۔ شاؤ چنگ نے کسی طرح اپنی حالت کی اطلاع شہنشاہ تک پہنچا دی ہے۔ اور شہنشاہ نے اپنے خاص دستے کے ذریعے شاؤ چنگ کو ہسپتال سے اپنے محل میں بلا لیا ہے ۔۔۔ اور شہنشاہ اس سے خصوصی ملاقات کرنے والے ہیں" ۔۔۔ چیکو نے کہا۔

"اوہ۔ ویری بیڈ ۔۔۔ اوہ مجھے اس کا خیال ہی نہیں رہا کہ زبان کٹ جانے کے باوجود شاؤ چنگ اشارے سے بھی کوئی پیغام دے سکتا ہے۔ بہرحال وہ سیکرٹ سروس کا چیف تھا۔ اوہ مجھے اُسے گولی مار دینی چاہیئے تھی" ۔۔۔ راچی سنگ نے دانت پیستے ہوئے کہا۔

"باس۔ ہو سکتا ہے۔ اس ملاقات کے بعد شہنشاہ کوئی خاص اقدام کریں۔ میرا مطلب ہے ہمارے خلاف" ۔۔۔ چیکو نے قدرے خوفزدہ لہجے میں کہا۔

"تم گھبراؤ نہیں۔ شہنشاہ سرکاری کاموں میں مداخلت نہیں کیا کرتے زیادہ سے زیادہ وہ وزیر اعظم کو احکامات دیں گے کہ وہ بلڈ ھاؤنڈز کے خلاف کام کریں ۔۔۔ لیکن تم جانتے ہو کہ وزیر اعظم کی کئی کمزوریاں ہمارے پاس ہیں۔ اس لئے وہ ہمارے خلاف کوئی اقدام نہیں کر سکتے" ۔۔۔ راچی سنگ نے اُسے تسلی دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے باس۔ میں نے تو آپ کو اطلاع دینی تھی" چیکو نے جواب دیا۔

"اچھا کیا۔ اب میں سنبھال لوں گا" ۔۔۔ راچی سنگ نے کہا۔ اور ہاتھ بڑھا کر اس نے کریڈل دبا دیا۔ اور پھر تیزی سے نمبر گھمانے شروع کر دیئے۔ اوکا سا خاموش بیٹھا ہوا تھا۔

"بیچم سپیکنگ" ۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے بیچم کی آواز سنائی دی۔

"بیچم۔ تم نے شاؤ چنگ کی نگرانی کے لئے آدمی تعینات کئے تھے" ۔۔۔ راچی سنگ نے تیز لہجے میں کہا۔

"شاؤ چنگ ۔۔۔ لیکن باس اس کی نگرانی کی کیا ضرورت تھی۔ اس کی تو حالت ہی خراب ہے۔ وہ مسلسل بے ہوش ہے۔ اور شاید اُسے ہوش ہی نہ آ سکے" ۔۔۔ بیچم نے جواب دیا۔

"اُسے نہ صرف ہوش آ گیا ہے بلکہ وہ شہنشاہ باچان تک بھی پیغام پہنچانے میں کامیاب ہو گیا ہے اور شہنشاہ نے اپنے خاص دستے کے ذریعے اُسے ہسپتال سے اپنے محل میں طلب کر لیا ہے۔ اور اب وہ وہاں ہے ۔۔۔ تم ایسا کرو کہ پرائم منسٹر صاحب کے متعلق معلوم کرو کہ کیا انہیں شہنشاہ نے اس سلسلے میں ہدایات دی ہیں یا نہیں۔ میں براہِ راست اس معاملے میں ان سے بات چیت اس وقت کروں گا۔ اگر شہنشاہ نے انہیں کوئی ہدایات دیں تو" راچی سنگ نے تیز لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے سر ۔۔۔ میں ابھی معلوم کر کے آپ کو اطلاع دیتا ہوں" ۔۔۔ نیجیم نے کہا۔

اور راجی سنگ نے او۔کے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

"یہ شاؤ چنگ کا کیا چکر ہے باس" ۔۔۔ اوکاسا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

اور راجی سنگ نے اُسے مختصر لفظوں میں ساری بات بتا دی۔

"اوہ۔ تو اس لئے آپ مجھے مشن پہ بھیج رہے تھے۔ لیکن شاید اب تو شاید صورت حال بدل گئی ہے" ۔۔۔ اوکاسا نے کہا۔

"ہاں ۔۔۔ فی الحال تو ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ شہنشاہ کیا ردعمل دکھاتے ہیں۔ ٹھیک ہے۔ تم جاؤ۔ میں پھر تم سے رابطہ قائم کروں گا" راجی سنگ نے کہا۔

"جی بہتر" ۔۔۔ اوکاسا نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔ اور پھر سلام کر کے تیزی سے واپسی کے لئے مڑ گیا۔

راجی سنگ خاموش بیٹھا مسلسل ہونٹ کاٹ رہا تھا۔ اُسے معلوم تھا کہ اگر شہنشاہ نے بلڈھاؤنڈز کے خلاف سخت اقدامات کرنے کے آرڈرز دے دیئے تو وزیراعظم کارروائی پہ مجبور ہو جائیں گے ۔۔۔ اور اب وہ یہی سوچ رہا تھا کہ ایسی صورت حال میں اُسے کیا کرنا چاہیئے۔

تقریباً آدھے گھنٹے بعد ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی تو راجی سنگ نے جھپٹ کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس ۔۔۔ بلیو ہاؤنڈ" ۔۔۔ راجی سنگ نے تیز لہجے میں کہا۔

"نیجیم بول رہا ہوں جناب ۔۔۔ شہنشاہ نے وزیراعظم کو فوری طور پہ اپنے محل میں طلب کیا تھا جناب۔ اور پھر وزیراعظم شہنشاہ سے ملاقات کرنے کے بعد واپس اپنے دفتر آ گئے ہیں۔ ان کی ملاقات انتہائی خفیہ ہوئی ہے ۔۔۔ اس لئے تفصیلات کا علم نہیں ہو سکا۔ شاؤ چنگ کو علاج کے لئے شہنشاہ نے اپنے محل میں موجود اپنے خصوصی ہسپتال میں بھجوا دیا ہے" ۔۔۔ نیجیم نے کہا۔

"اوہ ۔۔۔ اس کا مطلب ہے کہ شہنشاہ نے ہمارے بارے میں کوئی اقدام کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ ورنہ وہ شاؤ چنگ کو اس قدر اہمیت نہ دیتے۔ ٹھیک ہے۔ میں وزیراعظم سے بات کرتا ہوں" راجی سنگ نے کہا اور کریڈل دبا کر اس نے نمبر ملانے شروع کر دیئے۔

"یس ۔۔۔ پرائم منسٹر آفس" ۔۔۔ چند لمحوں بعد ہی ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"پرائم منسٹر سے بات کرائیں ۔۔۔ میں لارڈ فلنک بول رہا ہوں" راجی سنگ نے لہجہ بدلتے ہوئے کہا۔

"یس سر ۔۔۔ ہولڈ آن کریں" ۔۔۔ دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔ اور چند لمحوں بعد ہی پرائم منسٹر کی آواز سنائی دی۔

"یس" ۔۔۔ پرائم منسٹر کا لہجہ سپاٹ تھا۔

"میں لارڈ فلنک بول رہا ہوں۔ مجھے اطلاع ملی ہے کہ شاؤ چنگ کو شہنشاہ معظم کے محل میں طلب کیا گیا ہے۔ اور شہنشاہ معظم

نے آپ کو طلب کیا تھا۔ یہ میٹنگ یقیناً میرے خلاف ہوگی۔ میں اس کی تفصیلات جاننا چاہتا ہوں" ۔۔۔۔۔ راچی سنگ نے سرد لہجے میں کہا۔

"آپ کی اطلاعات درست ہیں لارڈ فلنک۔ شاہ چنگ نے شہنشاہ معظم کو بتایا ہے کہ کس طرح اس کی بیٹی کو بلڈ ہاؤنڈز نے اغوا کیا۔ اور پھر اس سے انتہائی درندگی کا سلوک کر کے اُسے مار ڈالا ۔۔۔۔۔ اور اس نے یہ بھی بتایا ہے کہ اس نے بلڈ ہاؤنڈز سے انتقام لینے کے لئے پاکیشیا سیکرٹ سروس کو بلڈ ہاؤنڈز سے ٹکرانے کے لئے خط لکھا ۔۔۔۔۔ لیکن بلڈ ہاؤنڈز کے سربراہ کو اس کا علم ہو گیا اور اس نے اُسے اس حالت میں پہنچا دیا۔ اور اس کے ساتھ ساتھ شاہ چنگ نے بلڈ ہاؤنڈز کے متعلق تمام تفصیلات بھی شہنشاہ معظم تک پہنچا دی ہیں ۔۔۔۔۔ اس پر شہنشاہ معظم نے مجھے فوری طور پر طلب کیا اور حکم دیا کہ میں بلڈ ہاؤنڈز کے خلاف سخت اقدامات کروں۔ میں نے انہیں بتایا ہے کہ بلڈ ہاؤنڈز خفیہ مجرم تنظیم ہے جس کا حکومت کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ۔۔۔۔۔ اور میں نے وعدہ کیا ہے کہ میں بلڈ ہاؤنڈز کے متعلق سخت اقدامات کے لئے سیکرٹ سروس کو احکامات دوں گا۔ اور اس سلسلے میں آپ سے میں بات کرنے کا سوچ ہی رہا تھا کہ آپ کا فون آ گیا" ۔۔۔۔۔ وزیر اعظم نے نرم لہجے میں کہا۔

"لیکن آپ جانتے ہیں کہ بلڈ ہاؤنڈز کے خلاف آپ کے اقدامات کا نتیجہ کیا نکلے گا۔ میں چاہوں تو ایک لمحے میں آپ پوری دنیا میں رسوا



ہو سکتے ہیں۔ اور پھر آپ کے پاس خودکشی کے سوا اور کوئی چارہ نہ رہے گا۔ اور دوسری بات یہ کہ حکومت میں آپ کے علاوہ بھی میرے آدمی موجود ہیں" ۔۔۔۔۔ راچی سنگ نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

"میں جانتا ہوں لارڈ فلنک۔ لیکن شہنشاہ معظم کو تو میں یہ جواب نہیں دے سکتا تھا کہ میں ایک مجرم تنظیم کے خلاف اقدامات کرنے سے مجبور ہوں ۔۔۔۔۔ اس لئے میں نے سوچا ہے کہ چند روز بعد سیکرٹ سروس کی طرف سے ایک رپورٹ تیار کرا کر شہنشاہ معظم کی خدمت میں پیش کر دی جائے گی کہ بلڈ ہاؤنڈز کو کرش کر دیا گیا ہے۔ اور اس کے اہم عہدے دار مارے گئے ہیں ۔۔۔۔۔ اس طرح شہنشاہ معظم مطمئن ہو جائیں گے۔ البتہ آپ کو کم از کم ایک ماہ کے لئے اپنی سرگرمیاں بند کرنی ہوں گی۔ کیونکہ آپ نہیں جانتے کہ شہنشاہ معظم کے پاس حکومت کے علاوہ بھی حالات سے باخبر رہنے کے خفیہ ذرائع موجود ہیں" ۔۔۔۔۔ وزیر اعظم نے جواب دیا۔

"اوہ ٹھیک ہے ۔۔۔۔۔ یہ پلان ٹھیک رہے گا۔ اس میں مزید رنگ آمیزی کرنے کے لئے میں کوئی پرانا سا کھنڈر تباہ کرا دوں گا۔ اور اپنے چند دشمنوں کو بھی وہاں لے جا کر قتل کرا دوں گا۔ اس طرح یہ ظاہر ہو جائے گا کہ بلڈ ہاؤنڈز کو کرش کر دیا گیا ہے۔ اور میں ایک ماہ تک انڈر گراؤنڈ رہوں گا" ۔۔۔۔۔ راچی سنگ نے پرجوش لہجے میں کہا۔

"ٹھینک یو لارڈ فلنک۔ اس طرح میری پوزیشن بھی صاف رہے گی اور آپ کو بھی کوئی پرابلم نہ ہوگا۔ میں رسمی طور پر سیکرٹ سروس

کو آج ہی اس بارے میں سرکاری لیٹر بھجوا دیتا ہوں آپ اس کے چیف سے مل کر رپورٹ کی تیاری کا سارا پلان طے کر لیں" ـــــ وزیر اعظم نے بھی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

" وہ میں کر لوں گا۔ آپ بے فکر رہیں۔ اوکے۔ گڈ بائی"

راچی سنگھ نے کہا۔ اور رسیور رکھ کر اس نے اطمینان کی ایک طویل سانس لی۔ اب اس کے چہرے پر بھی گہرے اطمینان کے آثار نمایاں ہو گئے تھے۔

" ہوں۔ شاؤ چینگ تم کب تک میرے ہاتھوں سے بچے رہو گے اب میں تمہارا حشر ایسا کروں گا کہ تمہاری روح بھی صدیوں تک قبر میں بلبلاتی رہے گی" ـــــ راچی سنگھ نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر رسیور اٹھا کر سیکرٹ سروس کے چیف چیکو کے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے تاکہ اُسے رپورٹ کی تیاری کے لئے ہدایات دے سکے۔

عمران نے کار پارکنگ میں روکی اور پھر اتر کر وہ لفٹ کے ذریعے چوتھی منزل پر واقع سر سلطان کے دفتر کی طرف بڑھنے لگا۔ سر سلطان نے اُسے فون کر کے فوری طور پر اپنے دفتر بلایا تھا۔ دفتر کے باہر بیٹھے ہوئے باوردی بوڑھے چپڑاسی نے عمران کو دیکھتے ہی بڑے مؤدبانہ انداز میں سلام کیا اور پھر آگے بڑھ کر دروازہ کھولنے کے لئے بڑھا۔

" وہ لڑکی چلی گئی" ـــــ عمران نے سرگوشیانہ انداز میں اس سے مخاطب ہو کر پوچھا اور دروازے کی طرف بڑھتا ہوا بوڑھا چپڑاسی ٹھٹھک کر رک گیا اس کے چہرے پر حیرت کے آثار ابھر آئے۔

" لڑکی ـــــ کون سی لڑکی جناب" ـــــ بوڑھے چپڑاسی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" ارے تمہاری نظر اب اتنی کمزور ہو گئی ہے کہ نوجوان لڑکی بھی

اب تمہیں نظر نہیں آتی۔ وہ لمبے قد کی خوب صورت سی"۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"جناب میں تو صبح سے یہاں بیٹھا ہوں۔ میرے سامنے تو کوئی لڑکی نہیں آئی۔ اور پھر صاحب تو لڑکیوں سے ملتے ہی نہیں۔ البتہ ایک بوڑھی عورت ضرور آئی تھی۔ غیر ملکی تھی ——— شاید کسی ملک کے سفارت خانے سے آئی تھی"——— چپڑاسی نے جواب دیا۔

"اوہ تو پھر اس نے یقیناً بوڑھے ہونے کا میک اپ کر رکھا ہو گا"——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور تیزی سے خود ہی دروازہ کھول کر اندر داخل ہو گیا۔

"مبارک ہو جناب ——— لیکن میرے حصے کے چھوہارے کہاں ہیں"——— عمران نے دفتر میں داخل ہوتے ہی بڑے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کیا مطلب ——— یہ کیا آتے ہی بکواس شروع کر دی"۔ سر سلطان نے بُرا سا منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"اچھا جی ——— خود تو خفیہ طور پر سارا کام مکمل کر لیا۔ اور ہمارے لئے یہ کام بکواس ہو گیا۔ کیا زمانہ آ گیا ہے کہ بزرگ اب بچوں کی بجائے خود مبارکیں وصول کرنے کے دھندے میں لگ گئے ہیں ——— نکالئے چھوہارے"——— عمران نے میز کے سامنے رکھی ہوئی کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"آخر تم کہہ کیا رہے ہو۔ کچھ مجھے بھی تو پتہ چلے خواہ مخواہ بکواس کئے جا رہے ہو"——— سر سلطان نے جھنجلاتے ہوئے کہا۔

"جناب مجھے پتہ لگ گیا ہے۔ کون سے سفارت خانے سے آئی تھی"——— عمران نے شرارت بھرے لہجے میں کہا۔

"اوہ ——— تو تم لیڈی عائشہ کے بارے میں کہہ رہے ہو۔ وامق کی سفیر"——— سر سلطان نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"ہاتھ تو اونچا مارا ہے جناب۔ اس کی کوئی بھانجی بھتیجی ہو تو کچھ ہمارا بھی خیال کر لیں۔ اب تو رشتہ قائم ہو ہی گیا ہے"——— عمران نے کہا اور سر سلطان قہقہہ مار کر ہنس پڑے۔

"اب تم ایسے اوچھے مذاق پر اتر آئے ہو۔ ویری سوری عمران" سر سلطان نے سنجیدہ ہونے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔

"یعنی آپ واقعی چھوہارے نہیں کھلانا چاہتے"——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تو تمہارا کیا خیال ہے۔ اب قبر میں پاؤں لٹکائے بیٹھا ہوں۔ اس عمر میں یہ کام کروں گا"——— سر سلطان نے خشمگیں لہجے میں کہا۔

"پاؤں ہی تو لٹکائے ہیں تو کیا ہوا۔ پاؤں کھینچ لیجئے۔ قبر کون سی دلدل ہوتی ہے کہ آپ پاؤں بھی نہ کھینچ سکیں گے۔ اور اگر اجازت ہو تو میں آپ کی مدد کروں ——— آخر آپ کا مجھ پر تو کوئی حق ہے۔ مگر شرط وہی ہو گی۔ بھانجی بھتیجی والی"——— عمران نے شرارت بھرے لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں بات کرتا ہوں سر رحمان سے۔ اب واقعی تمہارا بندوبست کرنا پڑے گا۔ وہ پچھلے دنوں مجھے کہہ بھی رہے تھے

کہ تمہاری والدہ کو ایک رشتہ پسند آگیا ہے۔ بس ذرا ایک آنکھ سے کانی ہے۔ اور ذرا موٹی بھی ہے" ـــــ سر سلطان بھی شاید اب پوری طرح مذاق کے موڈ میں آ گئے تھے۔

" ارے ارے پلیز۔ کیوں میری جان عذاب میں ڈالنا چاہتے ہیں۔ چلئے میں بازار سے چھوہارے خرید کر کھا لوں گا۔ آپ تکلیف نہ کریں" ـــــ عمران نے فوراً ہی ہتھیار ڈالتے ہوئے کہا۔ اور سر سلطان قہقہہ مار کر ہنس پڑے۔

" بس اتنی جلدی بھاگ گئے۔ ابھی تو میں نے اس کی مزید خصوصیات نہیں بتائیں" ـــــ سر سلطان نے ہنستے ہوئے کہا۔

" مجھے اب اماں بی کی عینک ٹسٹ کرانی پڑے گی۔ میرے خیال میں کچھ ضرورت سے زیادہ ہی آؤٹ ہو گئی ہے نظر" ـــــ عمران نے بُرا سا منہ بناتے ہوئے کہا اور سر سلطان ایک بار پھر ہنس پڑے۔

" اچھا اب مذاق ختم ـــــ میں نے تمہیں ایک انتہائی اہم مسئلے پر بات چیت کرنے کے لئے بلوایا ہے" ـــــ سر سلطان نے سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

" اچھا کوئی آپ نے بھی ڈھونڈ رکھی ہے۔ آپ کی نظریں تو ٹھیک ہے ناں۔ یا انہیں بھی ٹسٹ کروانا پڑے گا" ـــــ عمران نے چونک کر کہا اور سر سلطان مسکرا دیئے۔

" وہ مسئلہ نہیں۔ باجان کا مسئلہ ہے" ـــــ سر سلطان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" باجان ـــــ کیا ہوا ہے۔ کیا اب وہ باباجان کی بجائے چچا جان کہنے پر تیار ہو گیا ہے" ـــــ عمران نے کہا۔

" سنجیدگی سے سنو۔ باجان کے ساتھ ہمارے تعلقات بے حد اچھے ہیں۔ بلکہ یوں سمجھو کہ باجان کی مدد سے ہمارا ملک انتہائی تیزی سے ترقی کر رہا ہے ـــــ باجان ہمیں جدید ترین ٹیکنالوجی مہیا کرنے کے ساتھ ساتھ انتہائی اہم صنعتی شعبوں میں امداد بھی مہیا کر رہا ہے" ـــــ سر سلطان نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" اچھا ـــــ میرے لئے یہ نئی خبر ہے" ـــــ عمران نے طنزیہ لہجے میں کہا تو سر سلطان چونک پڑے۔

" سوری ـــــ دراصل اس پوسٹ پر رہتے ہوئے ایسی باتیں خود بخود منہ سے نکل جاتی ہیں۔ حالانکہ مجھے سمجھنا چاہیئے تھا کہ تم مجھ سے بھی زیادہ باخبر رہتے ہو" ـــــ سر سلطان نے شرمندہ سے لہجے میں کہا۔

" میری بے خبری کا تو یہ عالم ہے کہ چھوہارے تقسیم ہو گئے اور مجھے پتہ بھی نہ چلا" ـــــ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور سر سلطان ایک بار پھر ہنس پڑے۔

پھر اس سے پہلے کہ کوئی اور بات ہوتی ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ اور سر سلطان نے چونک کر رسیور اٹھا لیا۔

" یس" ـــــ سر سلطان نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

" صدر مملکت بات کرنا چاہتے ہیں" ـــــ دوسری طرف سے پی۔ اے کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

" ملاؤ" ـــــ سر سلطان نے کہا۔

"ہیلو۔ سر سلطان ـــــ ایکسٹو صاحب سے بات ہوئی"

چند لمحوں بعد رسیور پر صدر مملکت کی باوقار آواز سنائی دی۔

"ابھی تفصیلی بات تو نہیں ہوئی سر۔ میں نے ان کے خصوصی نمائندے سے سرسری طور پر بات کی ہے" ـــــ سر سلطان نے سامنے بیٹھے عمران کی طرف دیکھتے ہوئے جواب دیا۔

"شہنشاہ باچان کی ابھی پھر کال آئی ہے۔ وہ اس معاملے میں بے حد پریشان ہیں" ـــــ صدر مملکت نے کہا۔

"سر۔ میں ابھی بات کر کے آپ کو مطلع کرتا ہوں سر۔ ویسے مجھے یقین ہے سر کہ جناب ایکسٹو باچان اور پاکیشیا کے درمیان اچھے تعلقات کی بنا پر ضرور اس مشن کی حامی بھر لیں گے" ـــــ سر سلطان نے کہا۔

"اوہ۔ جناب ایکسٹو کی خدمت میں میری ذاتی درخواست بھی پہنچا دیں۔ باچان ہمارا بے حد دوست ملک ہے اور دوستوں کی پریشانی کو دور کرنا ہمارا اخلاقی فریضہ بھی ہے" ـــــ صدر مملکت نے کہا اور ان کی بات سن کر عمران مسکرا دیا۔

"ٹھیک ہے جناب۔ میں ابھی تھوڑی دیر میں آپ کو کال کرتا ہوں جناب" ـــــ سر سلطان نے کہا۔ اور دوسری طرف سے صدر مملکت نے او۔ کے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

"تم نے سن ہی لیا ہو گا" ـــــ سر سلطان نے رسیور رکھتے ہوئے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"اچھی طرح سن لیا ہے۔ اب صدر مملکت بھی خاصے ہوشیار ہوتے جا رہے ہیں۔ ورنہ میرا خیال تھا وہ یہی کہیں گے کہ ہمیں باچان سے بہت سی امداد مل سکتی ہے۔ اس لئے ہمیں ان کی مدد کرنی چاہئے" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور سر سلطان بے اختیار ہنس پڑے۔

"ہاں۔ واقعی اب وہ ایکسٹو کے مزاج کو اچھی طرح سمجھ گئے ہیں۔ انہیں معلوم ہے کہ ایسے فقرے کے بعد ایکسٹو کی طرف سے صاف انکار ہو جاتا ہے" ـــــ سر سلطان نے ہنستے ہوئے کہا۔

"لیکن یہ بلڈ ھاؤنڈز اب اتنی بڑی تنظیم تو نہیں ہے کہ شہنشاہ باچان کو اس قدر فکر ہو گئی ہے" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

اور اس کا فقرہ سن کر سر سلطان اس بُری طرح اچھلے کہ کرسی سے گرتے گرتے بچے۔

"تت ـــ تت ـــ تمہیں کیسے معلوم ہوا۔ یہ تو انتہائی ٹاپ سیکرٹ ہے۔ شہنشاہ باچان نے خاص طور پر اس کے سیکرٹ رکھنے کی تاکید کی تھی" ـــــ حیرت کی شدت سے سر سلطان کی آواز لڑکھڑا گئی تھی۔

"بس چھوڑو یاروں کے بارے میں مجھے پتہ نہیں چلتا باقی ٹاپ سیکرٹ باتیں تو خود بخود چل کر میرے فلیٹ میں پہنچ جاتی ہیں" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ مجھے بتاؤ تمہیں کیسے معلوم ہوا۔ مجھے سخت تشویش ہے"

سر سلطان نے اُسی طرح پریشان لہجے میں کہا۔

"بتایا تو ہے۔ کہ خود بخود چل کر پہنچ جاتی ہیں" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"اوہ پلیز عمران ——— دیکھو میرا بلڈ پریشر اس تشویش کی وجہ سے ہائی ہوتا جا رہا ہے" ——— سر سلطان نے کہا۔

"کوئی بات نہیں۔ ہائی اسکول کے بعد کالج اور کالج کے بعد یونیورسٹی۔ ترقی اسی کا نام ہے" ——— عمران انہیں پوری طرح زچ کرنے پر تُلا ہوا تھا۔

"اوہ۔ تم نہیں بتاؤ گے۔ مجھے معلوم ہے۔ تم ضدی ہو۔ تمہیں کسی کے جذبات سے کوئی تعلق نہیں۔ کوئی مرے یا جئے" سر سلطان نے بے اختیار ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔ ان کا چہرہ واقعی ٹماٹر کی طرح سرخ پڑ گیا تھا۔

"ارے ارے اب اتنا بھی ہائی نہ کیجیے کہ کالج یونیورسٹی ہی پھلانگ جائے۔ ویسے ایک بالٹی منگوا کر سامنے رکھ لیجیے ورنہ چہرے سے ٹپکنے والا خون میز خراب کر دے گا" ——— عمران نے کہا۔ اور پھر اس نے مختصر طور پر شاؤ چینگ کے خط سے لے کر سیکرٹ سروس کے نئے چیف چیکو کی کال تک کی ساری بات سنا دی اور سر سلطان کا چہرہ تیزی سے معمول پر آتا گیا۔

"ہوں تو شاؤ چینگ تمہارا دوست تھا۔ لیکن تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ شاؤ چینگ نے باچان کے شہنشاہ سے رابطہ قائم کیا۔ اور انہیں سارے حالات بتائے" ——— سر سلطان نے کہا۔

"میں نے کب کہا ہے کہ مجھے یہ معلوم ہے میں ابھی پرائمری میں پڑھتا ہوں۔ آپ کی طرح ہائی اسکول تک تو کیا مڈل تک بھی نہیں پہنچا" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لیکن پھر تمہیں کیسے معلوم ہو گیا کہ شہنشاہ باچان نے بلڈھاؤنڈز کے متعلق ہی ہم سے مدد طلب کی ہو گی" ——— سر سلطان نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

"پرائمری میں جمع تفریق کے سوال بھی کرائے جاتے ہیں۔ اور دو جمع دو چار ہونا بھی سکھایا جاتا ہے۔ بس اتنا ہی کافی ہے یا اور بھی وضاحت کروں ——— کیونکہ اب مجھے آپ کے ہائی درجے سے خوف آنے لگا ہے" ——— عمران نے کہا۔ اور سر سلطان ایک طویل سانس لے کر ہنس پڑے۔

"ٹھیک ہے۔ مجھے پہلے ہی سمجھ جانا چاہیے کہ تم بے حد ذہین ہو" ——— سر سلطان نے ہنستے ہوئے کہا۔

"آپ اب بھی سمجھ گئے ہوں تو پلیز ہی جولیا کو بھی سمجھا دیں وہ تو مجھے احمق ثابت کرنے پر تلی رہتی ہے" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"وہ خود احمق ہے" ——— سر سلطان نے بے اختیار کہا۔

"احمق نہ ہوتی تو اب تک کسی بوتل بھائی ڈبہ بھائی جیسے لمبی توند والے سے شادی نہ کر چکی ہوتی" ——— عمران نے کہا۔ اور سر سلطان ایک بار پھر قہقہہ مار کر ہنس پڑے۔

"اچھا اب میں صدر مملکت کو کہہ دوں کہ تم بلڈھاؤنڈز کے

خلاف کام کرنے کے لئے تیار رہو" ــــــ سر سلطان نے کہا۔
"ارے۔ ایسے ہی تیار رہوں۔ کچھ اتہ پتہ تو چلے۔ کہیں کوئی کانی۔ لولی۔ لنگڑی ٹکر گئی تو ساری عمر قسمت کو روتے گزر جائے گی" ــــــ عمران نے کہا اور سر سلطان ایک بار پھر مسکرا دیئے۔
"اچھا سنو ــــــ شہنشاہ باچان سرکاری معاملات میں مداخلت نہیں کرتے۔ باچان کا وزیر اعظم ہی ہر لحاظ سے با اختیار ہوتا ہے لیکن جہاں ملکی سلامتی کا مسئلہ درپیش ہو وہاں شہنشاہ کو قانونی طور پر مداخلت کرنے کا حق حاصل ہے ــــــ سیکرٹ سروس کے چیف شاؤچنگ نے ہسپتال میں اپنے ٹوٹے ہوئے بازو کے باوجود بڑی مشکل سے چند الفاظ لکھ کر ایک قاصد کے ذریعے شہنشاہ تک پیغام پہنچایا۔ اس قاصد نے جب شاؤچنگ کی حالت بتائی تو شہنشاہ کو بڑی تشویش ہوئی ــــــ انہوں نے اپنے خاص محافظ دستے کے ذریعے اسے اپنے محل میں بلوایا اور پھر وہاں خصوصی اشاروں کے ذریعے شاؤچنگ نے شہنشاہ کو پوری تفصیل بتا دی کہ کس طرح یہ خوفناک مجرم تنظیم باچان کی سیاہ و سفید کی مالک بن چکی ہے ــــــ اور باچان کا کوئی شریف شہری بھی اس کے شر سے محفوظ نہیں ہے۔ وہ جس وقت چاہتی ہے جہاں چاہتی ہے خون کی ہولی کھیلتی ہے۔ اور حکومت کے کارندے خاموش تماشائی بنے رہ جاتے ہیں۔ شاؤچنگ نے اپنی بیٹی کے متعلق بھی تفصیل بتائی ــــــ اور پھر اس نے یہ بھی بتا دیا کہ کس طرح اس نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کو اس تنظیم سے ٹکرانے کا منصوبہ بنایا لیکن بلڈ ھاؤنڈز کو معلوم ہو گیا۔ اور اس نے اس کی یہ حالت کر دی۔ اور وزیر اعظم بھی ان کے زیر اثر ہیں اس لئے انہوں نے ان کے کہنے پر انہیں عہدے سے بھی محروم کر کے اس کی جگہ بلڈ ھاؤنڈز کا آدمی سیکرٹ سروس کا چیف بنا دیا ہے تو شہنشاہ کو واقعی بے حد تشویش ہوئی ــــــ انہوں نے فیصلہ کر لیا ہے کہ وہ اس تنظیم کے شر سے باچان کو ضرور بچائیں گے۔ چنانچہ انہوں نے اس سلسلے میں وزیر اعظم کو خصوصی طور پر اپنے محل میں بلوایا وزیر اعظم نے صاف طور پر انہیں بتا دیا کہ وہ خود اس تنظیم کے ہاتھوں بے حد تنگ ہیں ــــــ لیکن ان کی کچھ کمزوریاں چونکہ اس تنظیم کے ہاتھوں میں ہیں اس لئے وہ کھل کر اس کی مخالفت مول نہیں لے سکتے۔ البتہ وزیر اعظم نے بھی شاؤچنگ کے مشورے کی تائید کی کہ اگر پاکیشیا سیکرٹ سروس چاہے تو وہ اس تنظیم کا خاتمہ کر سکتی ہے ــــــ لیکن اسے سرکاری طور پر نہ بلایا جائے بلکہ وہ پرائیویٹ طور پر کام کرے۔ جب کہ وہ بلڈ ھاؤنڈز تنظیم کے پر اسرار چیف لارڈ فلنک کو یہی تاثر دے گا کہ اس نے شہنشاہ معظم سے وعدہ کر لیا ہے کہ وہ سخت اقدام کرے گا ــــــ لیکن عملی طور پر کچھ نہ ہو گا تاکہ بلڈ ھاؤنڈز تنظیم مطمئن رہے۔ اس کے بعد شہنشاہِ معظم نے پاکیشیا کے صدر سے ذاتی طور پر درخواست کی کہ باچان کو اس خوفناک تنظیم سے نجات دلائی جائے" سر سلطان نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا
"کیا نام بتایا تھا انہوں نے لارڈ فلنک" ــــــ عمران نے چونکتے ہوئے پوچھا۔
"ہاں یہی نام بتایا تھا انہوں نے۔ کیوں" ــــــ سر سلطان

نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

" ہوں ۔۔۔ تو اس کا مطلب ہے کہ راچی سنگ نے وہاں کئی روپ دھار رکھے ہیں۔ ٹھیک ہے۔ ویسے بھی شاؤ چینگ مجھ سے مدد مانگنے کے چکر میں خراب ہوا ہے۔ اس لئے میرا فرض بنتا ہے کہ میں اس کا انتقام لوں ۔۔۔ لیکن چونکہ میں ایک سرکاری عہدیدار بھی ہوں۔ اس لئے میں نے یہی فیصلہ کیا تھا کہ کوئی فارغ وقت دیکھ کر میں ذاتی طور پر جا کر اس بلڈ ھاؤنڈز کی زبانیں کاٹوں گا۔ لیکن اب تو سرکاری مسئلہ پیدا ہو گیا ہے تو اب میں پوری ٹیم لے کر جاؤں گا"

عمران نے کہا۔

" اوہ تھینک یو عمران ۔۔۔ واقعی ہمیں اپنے دوستوں کی مدد کرنی چاہیئے۔ میں ابھی صدر مملکت کو خوشخبری سنا دیتا ہوں۔ لیکن بس یہ خیال رکھنا کہ تمہاری وہاں کارروائی کا تعلق سرکاری طور پر ظاہر نہ ہو۔ ورنہ وزیر اعظم باچان خواہ مخواہ زیر عتاب آ جائیں گے"

سر سلطان نے اس بڑی طرح خوش ہوتے ہوئے کہا۔ کہ عمران دل ہی دل میں مسکرا دیا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ شہنشاہ باچان نے صدر مملکت سے اس مشن کے بدلے میں لمبی امداد کا وعدہ کیا ہو گا۔ اس لئے سر سلطان خوش ہو رہے ہیں ۔۔۔ لیکن ظاہر ہے عمران کی طبیعت کو وہ اچھی طرح سمجھ گئے تھے۔ اس لئے یہ بات نہ ہی سر سلطان منہ پہ لے آتے اور نہ صدر مملکت نے اس کا کوئی اشارہ کیا۔

" میں سمجھتا ہوں۔ آپ بے فکر رہیں۔ اگر دو مجرم تنظیمیں آپس میں ٹکرا جائیں تو اس سے حکومت کا کیا تعلق" ۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" دو مجرم تنظیمیں ۔۔۔ کیا مطلب" ۔۔۔ سر سلطان نے چونکتے ہوئے کہا۔

" ہر مجرم تنظیم کو ضابطہ جرائم کے تحت اس بات کا حق ہے کہ وہ دوسرے کو ہٹا کر اس کی جگہ لے لے۔ بشرطیکہ اس میں اتنی قوت ہو۔ چنانچہ اگر پرنس آف ڈھمپ نامی تنظیم بلڈ ھاؤنڈز سے ٹکراتی ہے تو ٹکراتی رہے ۔۔۔ وزیر اعظم باچان کا اس سے کیا تعلق"

عمران نے مسکرا کر وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

اور سر سلطان نے اس طرح سر ہلا دیا جیسے اب وہ ساری بات سمجھ گئے ہو۔

" اوہ ویری گڈ ۔۔۔ ویری گڈ۔ آئیڈیا بالکل ٹھیک ہے"

سر سلطان نے بچوں جیسے انداز میں خوش ہوتے ہوئے کہا۔

" او۔ کے ۔۔۔ پھر مجھے اجازت دیں تاکہ میں کچھ خود بھی کھا پی لوں۔ اور اپنے ساتھیوں کو بھی کھلا پلا لوں۔ آخر بلڈ ھاؤنڈز کچھ نہ کچھ خون تو چوسیں گے ہی" ۔۔۔ عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

" اوہ ۔۔۔ تو تمہارا مطلب ہے کہ وہ لوگ خطرناک ہیں"

سر سلطان نے تشویش بھرے انداز میں چونکتے ہوئے کہا۔

" نہیں۔ وہ تو ایئر پورٹ پر ہمارے استقبال کے لئے کھڑے ہوں گے ان کے ہاتھوں میں ریوالور ہوں گے اور جیسے وہ ہمیں دیکھیں گے فوراً اپنی کنپٹیوں پہ نالیں رکھ کر گولیاں چلا دیں گے" ۔۔۔ عمران نے طنزیہ لہجے میں کہا

"اوہ اوہ ــــ اس بات کا تو مجھے خیال ہی نہ آیا تھا کہ جو تنظیم باجان جیسے ملک پر اس قدر چھائی ہوئی ہے وہ واقعی انتہائی باوسائل اور خطرناک ہو گی۔ ٹھیک ہے میٹنگ میں صدر مملکت کو کہہ دیتا ہوں کہ ایکسٹو نے انکار کر دیا ہے وہ شہنشاہ سے معذرت کر لیں گے" ــــ ہز سلطان نے انتہائی بے چین لہجے میں کہا اور عمران ان کے خلوص پر بے اختیار مسکرا دیا۔

"اور معذرت کرنے کے بعد ہمیں ایک لولی پوپ لے دیں تاکہ ہم اطمینان سے بیٹھے اسے چوستے رہیں" ــــ عمران نے کہا اور ہز سلطان کی حالت ایسی ہو گئی کہ وہ نہ ہنس سکتے تھے اور نہ سنجیدہ رہ سکتے تھے۔

"بے فکر رہیں پرنس آف ڈھمپ۔ ابھی بات اسکول تک نہیں پہنچا۔ اس لئے اُسے فی الحال کوئی خطرہ نہیں" ــــ عمران نے کہا اور مڑ کر تیز تیز قدم اٹھاتا دروازے سے باہر نکل گیا۔



دس ہیوی لوڈ ٹرکوں کا قافلہ خاصی تیز رفتاری سے ایک بے آبادسی سڑک پر دوڑ رہا تھا۔ اس سڑک پر ٹریفک تقریباً نہ ہونے کے برابر تھی ــــ ٹرکوں کی ونڈ سکرین پر دائیں طرف چھوٹے چھوٹے سٹکرز لگے ہوئے تھے۔ ان سٹکرز پر ایک خونخوار کتے کا چہرہ بنا ہوا تھا۔ جس کی آنکھوں سے شعلے نکل رہے تھے اور سرخ زبان باہر کو نکلی ہوئی تھی ــــ قافلے کے آگے اور پیچھے دو سرخ رنگ کی کاریں دوڑ رہی تھیں ان کاروں پر بھی ایسے ہی سٹکرز موجود تھے۔

آگے چلنے والی کار کی فرنٹ سیٹ پر ڈرائیور کے ساتھ ایک لمبا تڑنگا نوجوان بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے چہرے پر سختی اور سفاکی کے آثار نمایاں تھے ــــ یہ اس قافلے کا سربراہ تن چین تھا۔ انتہائی سخت مزاج اور سفاک قسم کا آدمی تھا۔ اس کا تعلق بلڈ ھاؤنڈز کے اس گروپ سے تھا جو منشیات کی سمگلنگ کرتا تھا۔ اس شعبے کو بلڈ ھاؤنڈز تنظیم

میں بلیک ھاونڈز کہا جاتا تھا ۔ اور تن چن بلیک ہاونڈ نمبر ون تھا ۔
یہ قافلہ اس وقت ہانا کوٹی کے پہاڑی علاقے سے گزر رہا تھا ۔ اور اسے کوریا سے اتسونومیا اور پھر وہاں سے جاپان کے دارالحکومت ٹاکیو کے نواحی علاقے کوفو پہنچنا تھا ۔۔۔ جہاں بلڈ ہاونڈز تنظیم نے منشیات کے ذخیرہ کرنے کے لئے بڑے بڑے خفیہ سٹور بنا رکھے تھے ۔ اور وہیں سے پورے ملک میں منشیات سپلائی کی جاتی تھیں ۔ بلیک ہاونڈز کا ہیڈ کوارٹر بھی کوفو میں تھا ۔

" باس ۔ سنا ہے کماشیشی سے ایک نیا انسپکٹر نارکوٹک سیل میں تعینات ہوا ہے ۔ اس کا نام یونگ ہے ۔ اور وہ آج کل سرحدی چوکیوں پر بڑی سخت چیکنگ کر رہا ہے "۔۔۔ ڈرائیور نے مودبانہ لہجے میں تن چن سے مخاطب ہو کر کہا ۔

" یونگ ۔۔۔ اوہ ہاں ۔ مجھے بھی اطلاع ملی تھی ۔ لیکن یونگ بلڈ ہاونڈز پہ ہاتھ ڈالنے کی حماقت کبھی نہ کرے گا "۔۔۔ تن چن نے بڑے سفاک لہجے میں جواب دیا ۔

اور ڈرائیور نے اس طرح سر ہلا دیا جیسے اسے تن چن کی بات سے سو فیصد اتفاق ہو ۔ حالانکہ اس کے چہرے پر موجود تاثرات بتا رہے تھے کہ اس کے ذہن میں خطرے کا الارم بدستور بج رہا ہے ۔ لیکن چونکہ وہ تن چن کی عادت جانتا تھا کہ وہ معمولی سا اختلاف بھی برداشت نہیں کر سکتا اس لئے اس نے اثبات میں سر ہلانے پر ہی اکتفا کیا ۔

قافلہ خاصی تیز رفتاری سے چلتا ہوا آگے بڑھتا رہا اور پھر ایک موڑ کاٹتے ہی دور سرحدی چوکی کے آثار نظر آنے لگے ۔

" اوہ ۔۔۔ یہاں تو خاصا رش نظر آ رہا ہے "۔۔۔ تن چن نے چوکی پر موجود دس بارہ سرکاری گاڑیوں کو دیکھتے ہوئے چونک کر کہا ۔ اس کی تیز نظریں انہی سرکاری جیپوں پر جمی ہوئی تھیں ۔

" کہیں ۔ یونگ یہاں موجود نہ ہو ۔ وہ تو مکمل تلاشی لئے بغیر آگے نہ جانے دے گا "۔۔۔ ڈرائیور نے کہا ۔

" تم اطمینان سے آگے بڑھو ۔ بلڈ ہاونڈز کی طرف ٹیڑھی آنکھ سے دیکھنے والا آنکھ سے ہی محروم ہو جاتا ہے "۔۔۔ تن چن نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے گھٹنوں پر رکھا ہوا ٹرانسمیٹر اٹھایا ۔ اور اس کا بٹن دبا دیا ۔

" یس ۔۔۔ بلیک ھاونڈ تھرٹی اٹنڈنگ اوور "۔۔۔ بٹن دبتے ہی ایک آواز سنائی دی ۔

" تن چن سپیکنگ بلیک ھاونڈ نمبر ون ۔ سنو ۔ سرحدی چوکی پر حالات خلاف معمول سے نظر آ رہے ہیں ۔ اس لئے سب لوگ چوکنا رہیں ۔۔۔ اور اگر میں اشارہ کروں تو سب نے ایکشن میں آ جانا ہے ۔ کسی قسم کی رعایت کے متعلق نہ سوچیں اوور "۔۔۔ تن چن نے کرخت لہجے میں کہا ۔

" یس باس اوور "۔۔۔ دوسری طرف سے مودبانہ لہجے میں کہا گیا ۔ اور تن چن نے ٹرانسمیٹر آف کر کے اسے کار کے ڈیش بورڈ کے نیچے بنے ہوئے ایک خانے میں ڈال دیا ۔

کار تیزی سے چلتی ہوئی جیسے ہی سرحدی چوکی کے قریب پہنچی ۔

مشین گنوں سے مسلح دس سپاہیوں نے سڑک پر آ کر انہیں رکنے کا
اشارہ کیا اور تن چن کے اشارے پر ڈرائیور نے کار چوکی کے بیریر
کے قریب کار روک دی۔ اس کے پیچھے آنے والے ٹرک بھی
رکتے گئے۔

تن چن کار رکتے ہی تیزی سے دروازہ کھول کر نیچے اترا۔
"کیوں روکا گیا ہے ہمیں" ـــــ تن چن نے انتہائی کرخت لہجے
میں سپاہیوں سے مخاطب ہو کر کہا۔
"انسپکٹر یونگ کا حکم ہے" ـــــ ایک سپاہی نے خوف زدہ
سے لہجے میں کہا۔ کیونکہ وہ کار اور ٹرکوں پر لگے ہوئے بلڈھاونڈز
تنظیم کے مخصوص سٹکر دیکھ چکے تھے۔
"کہاں ہے وہ انسپکٹر جس نے ہمیں روکنے کی جرأت کی ہے"
تن چن نے انتہائی غضب ناک لہجے میں کہا۔
"میرا نام یونگ ہے اور میں نارکوٹک سیل کا انچارج ہوں۔ قانون
کے مطابق ہمیں یہاں سے گزرنے والی ہر گاڑی کی تلاشی لینے کا
پورا قانونی حق موجود ہے ـــــ اس لئے آپ کو تلاشی دینے کے
لئے روکا گیا ہے" ـــــ اسی لمحے ایک قدرے بھاری جسم کے
نوجوان نے جس نے باقاعدہ پولیس کی یونیفارم پہن رکھی تھی بیریر کی سائیڈ
میں بنے ہوئے کمرے سے نکلتے ہوئے مسکرا کر کہا اور اس کے ساتھ
ہی اس نے اپنے آدمیوں کی طرف مڑ کر کہا۔
"کاروں اور ٹرکوں کی مکمل اور بھرپور تلاشی لی جائے۔ اور یہ بھی سن لو
کہ میں خود بھی انہیں چیک کروں گا۔ اس لئے اگر کسی نے کوئی رعایت
روا رکھی تو اسے سزا بھی دی جا سکتی ہے" ـــــ انسپکٹر یونگ کے
لہجے میں بے پناہ خود اعتمادی تھی۔
انسپکٹر یونگ کے یہ احکامات سن کر تن چن کے جسم میں جیسے
آگ سی بھڑک اٹھی۔
"اوہ مسٹر یونگ۔ تم شاید یہاں نئے تعینات ہوئے ہو اس لئے
میرے خیال میں تم اس زبان نکالے ہوئے کتے سے واقف نہیں ہو
جو تم جیسوں کا خون چوسنے کے لئے ہر وقت پیاسا رہتا ہے"۔
تن چن نے تیز اور کرخت لہجے میں کہا اور ساتھ ہی اس نے کار کی ونڈ سکرین
پر لگے ہوئے سٹکر کی طرف اشارہ کر دیا۔
"ایسے کتوں کی سزا گولی ہوتی ہے مسٹر۔ اور میرے پاس گولیوں کا
وافر ذخیرہ موجود ہے" ـــــ انسپکٹر یونگ نے ہونٹ چباتے
ہوئے کہا۔ اور ساتھ ہی اس نے انتہائی پھرتی سے سائیڈ ہولسٹر سے
اپنا بھاری ریوالور نکال لیا۔ وہ بے حد چوکنا اور مستعد نظر آ رہا تھا۔
"تمہاری یہ جرأت دو ٹکے کے انسپکٹر" ـــــ تن چن نے
غراتے ہوئے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی وہ بجلی کی سی تیزی سے اچھلا۔
اور دوسرے لمحے اس کی لات پوری قوت سے انسپکٹر یونگ کے
اس ہاتھ پر پڑی جس میں اس نے ریوالور سنبھال رکھا تھا ـــــ اور پھر
جیسے ہی اس کے قدم زمین سے لگے تن چن کے ہاتھ میں ریوالور نظر
آیا اور ساتھ ہی ایک زوردار دھماکہ ہوا اور یونگ کے حلق سے چیخ
نکلی اور وہ زمین پر گر کر تڑپنے لگا۔
دوسرے لمحے فضا خوفناک دھماکوں اور انسانی چیخوں سے گونج اٹھی۔

ٹرکوں اور کاروں میں سے مشین گنوں کی تڑتڑاہٹ آمیز دھماکوں نے وہاں موجود تمام سپاہیوں کو چشم زدن میں فرش پر گرا دیا تھا۔

"دیکھا بلڈھاونڈز کی کارکردگی" ——— تن چن نے آگے بڑھ کر بڑے حقارت آمیز انداز میں تڑپتے ہوئے انسپکڑ یونگ کے جسم کو ٹھوکر مارتے ہوئے کہا۔

"ساری جیپیں اڑا دو" ——— اس نے مڑ کر چیختے ہوئے کہا۔

اور دوسرے لمحے ٹرکوں میں سے نیلے رنگ کے شعلے سے نکل کر ان جیپوں پر پڑے۔ اور دوادیاں خوف ناک دھماکوں سے گونج اٹھیں۔ جیپوں کا ملبہ فضا میں ہی بکھر گیا تھا۔

"ہوں ——— بلڈھاونڈز کو روک رہا تھا احمق" ——— تن چن نے کہا اور بھاگ کر تیزی سے اس نے ٹکڑی کا بیڑا اٹھایا اور پھر اپنی کار میں سوار ہو گیا۔

دوسرے لمحے کار اور ٹرک تیزی سے چوکی کراس کر کے آگے بڑھتے چلے گئے۔ اور وہاں چوکی پر لاشوں اور جیپوں کا ملبہ ہی باقی رہ گیا۔

"باس۔ وہ انسپکڑ یونگ ابھی مرا نہیں ہے وہ تڑپ رہا تھا" ڈرائیور نے تن چن سے مخاطب ہو کر کہا۔

"مر جائے گا حقیر کتا ——— میں نے جان بوجھ کر اس کے دل میں گولی نہیں ماری۔ میں چاہتا ہوں وہ تڑپ تڑپ کر جان دے" تن چن نے بڑے سفاک لہجے میں جواب دیا۔ اور ڈرائیور نے سہم کر

سر جھکا لیا۔

قافلہ اسی طرح اطمینان سے آگے بڑھا چلا جا رہا تھا۔ اور تن چن کے چہرے پر اب فتحمندانہ آثار نمایاں ہو گئے تھے۔

"کیا واقعی بلڈھاونڈز اس طرح دھڑلے سے منشیات لے کر گزر گئے" ——— صفدر نے حیران ہو کر پاس کھڑے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہاں ——— وہ ایسے ہی کام کرنے کے عادی ہیں" ——— عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ انہیں با چان آئے ہوئے دو روز گزر گئے تھے۔ اور ان دو دنوں میں عمران رہائش گاہ سے اکثر غائب رہا تھا ——— آج صبح ہی اس نے سب کو تیار ہونے کے لئے کہا۔ اور وہ دو کاروں میں سوار ہو کر وہ مختلف سڑکوں سے گزرتے ہوئے اس پہاڑی موڑ کے پاس آ کر رک گئے تھے ——— عمران کے

کہنے پر انہوں نے کاریں ایک پہاڑی چٹان کی اوٹ میں کھڑی کی تھیں۔ اور پھر وہ عمران کی ہدایات کے مطابق دونوں اطراف میں پہاڑی چٹانوں پر چڑھ کر چھپ گئے تھے ——— صرف عمران اور صفدر ہی سڑک کے کنارے کھڑے تھے۔ ان دونوں نے مقامی میک اپ کر رکھا تھا اور ان کے جسموں پر بہترین تراش کے سوٹ موجود تھے۔

عمران نے انہیں روانگی کے وقت صرف اتنا بتایا تھا کہ بلڈھاونڈز کا منشیات سمگلنگ کرنے والا ایک قافلہ پہاڑی سڑک سے گزرنا ہے اور انہوں نے اُسے تباہ کرنا ہے۔

"آپ کو کیسے علم ہوا" ——— صفدر نے بے چین سے لہجے میں کہا۔

"بات یہ ہے کہ بلڈھاونڈز کا مین بزنس منشیات ہی ہے۔ اس لئے جب تک اس کے مین بزنس پر ضرب نہ لگائی جائے بلڈھاونڈز کو کاری ضرب نہیں لگائی جا سکتی ——— اور پھر بلڈھاونڈز کے اعلیٰ احکام تک پرنس آف ڈھمپ کی موجودگی اور اہمیت کو پہنچانے کے لئے یہ ضروری ہے کہ ان کے کسی قافلے پر حملہ کیا جائے۔ میں نے دو روز تک زیر زمین دنیا میں گھوم کر بڑی مشکل سے اس قافلے کے متعلق معلوم کیا ہے ——— اور اس سلسلے میں یہاں نارکوٹکس سیل کے نئے انسپکٹر یونگ نے میری خاص مدد کی ہے۔ انسپکٹر یونگ انتہائی محب الوطن آدمی ہے۔ اور وہ چونکہ نیا نیا اس سیل میں آیا ہے۔ اس لئے مجھے معلوم تھا کہ وہ لازماً بلڈھاونڈز پر کوئی نہ کوئی ضرب لگائے گا ——— چنانچہ میں بین الاقوامی نارکوٹکس ایجنسی کے سیکرٹ ایجنٹ کی حیثیت میں یونگ سے ملا اور پھر یونگ سے مجھے پتہ چلا کہ اس نے اس قافلے کا ٹپ حاصل کیا ہے۔ لیکن یہ بھی بات ہے کہ یہاں چھوٹی موٹی تنظیمیں بھی اکثر بلڈھاونڈز کے سمگلرز لگا کر وارداتیں کرتی رہتی ہیں ——— اس لئے میں نے یونگ سے کہا ہے کہ وہ ان کی مکمل چیکنگ کرے۔ چنانچہ یہاں سے اوپر دس میل دور یونگ اپنے ساتھیوں سمیت موجود ہے۔ وہ اس قافلے کو چیک کرے گا۔ اگر وہ واقعی بلڈھاونڈز کا قافلہ ہے تو ظاہر ہے وہ اُسے روکنے میں کامیاب نہیں ہو سکتا ——— اس کے سپاہی اس کا ساتھ نہ دیں گے۔ ایسی صورت میں یونگ مجھے ٹرانسمیٹر پر اطلاع دے گا تاکہ میں بین الاقوامی نارکوٹکس ایجنسی کے گروپ کے ساتھ اسے روک سکوں۔ اُسے میں نے یہی تاثر دیا ہے کہ میں بین الاقوامی نارکوٹکس ایجنسی کا پورا گروپ لے کر یہاں اس کی امداد کے لئے آیا ہوں" ——— عمران نے صفدر کو تفصیل بتلاتے ہوئے کہا۔ اور صفدر نے اطمینان بھرے انداز میں سر ہلا دیا۔

"لیکن اس طرح وہ یونگ خود خطرے میں ہو گا۔ بلڈھاونڈز نے یقیناً اس کے روکنے پر اُسے موت کے گھاٹ اتار دینا ہے"

صفدر نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

"نہیں ——— اب تک یہی رپورٹ ہے کہ بلڈھاونڈز سرکاری آدمیوں پر ہاتھ نہیں اٹھاتے۔ وہ صرف انہیں وارننگ دینے تک ہی محدود رہتے ہیں۔ اب یہ دوسری بات ہے کہ بلڈھاونڈز کا سٹکر دیکھنے کے بعد سرکاری آدمی ویسے ہی آنکھیں بند کر لیتے ہیں ——— البتہ یونگ آج چیکنگ کرے گا" ——— عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

اور پھر اس سے پہلے کہ صفدر کوئی جواب دیتا اچانک عمران کے ہاتھ میں پکڑے ہوئے شارٹ رینج ٹرانسمیٹر سے ٹوں ٹوں کی آوازیں ابھرنے لگیں۔ عمران نے چونک کر ٹرانسمیٹر کا بٹن دبا دیا۔

"یو ــ یو ــ یونگ بول رہا ہوں۔ وہ سب کچھ تباہ کر گئے۔ اوہ۔ میں مر رہا ہوں۔ پپ ــ پپ ــ پلیز ان کا کچھ کریں اوور"۔ یونگ کی ڈوبتی اور کراہتی ہوئی آواز ٹرانسمیٹر سے ابھری۔

"اوہ مسٹر یونگ ــ میں میکلم بول رہا ہوں۔ کیا ہوا آپ کو اوور" عمران نے لہجہ بدل کر کہا۔

"بب ــ بب ــ بلڈھا ونڈز نے سب کو گولی مار دی۔ جیپیں تباہ کر دیں۔ مم ــ مم ــ میں مر رہا ہوں۔ وہ دس ٹرک اور دو کاروں میں ہیں۔ سس ــ سس ــ سرخ رنگ کی کاریں۔ وہ مم ــ مم ــ مسلح۔ اوہ۔ مم ــ مم ......."

اور اس کے بعد یونگ کی آواز ڈوب گئی اور ٹرانسمیٹر میں سے سائیں سائیں کی آوازیں سنائی دینے لگیں۔ اور عمران نے ہونٹ دانتوں سے چباتے ہوئے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ اس کے چہرے پر یک لخت چٹانوں جیسی سختی ابھر آئی تھی۔

"ہوں ــ اس کا مطلب ہے کہ انہوں نے توقع کے برخلاف یونگ اور اس کے ساتھیوں کو گولی مار دی ہے۔ اوہ یونگ۔ اگر مجھے ذرا بھی شبہ ہوتا کہ یہ لوگ اس طرح کریں گے تو میں اس کے قریب رہتا" ــ عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"اس کا یہی مطلب ہو سکتا ہے عمران صاحب کہ یا تو اس قافلے میں بلڈھا ونڈز کی کوئی اہم شخصیت شامل ہے یا پھر وہ انتہائی قیمتی منشیات لے کر جا رہے ہیں ورنہ شاید وہ اس طرح کے انتہائی اقدام پر نہ اتر آتے" ــ صفدر نے کہا۔ اور عمران نے سر ہلاتے ہوئے جلدی سے ٹرانسمیٹر کی فریکونسی تبدیل کی اور پھر اس کا بٹن دبا دیا۔

"ہیلو ہیلو ــ پرنس آف ڈھمپ کالنگ اوور" ــ عمران نے سخت لہجے میں کہا

"یس ــ تنویر اٹنڈنگ اوور" ــ دوسری طرف سے تنویر کی بھاری آواز سنائی دی۔

"تنویر سب ساتھیوں کو الرٹ کر دو کہ جیسے ہی قافلہ یہاں پہنچے اس کے ٹائر برسٹ کر دیئے جائیں۔ اور سوائے آگے آنے والی کار کے۔ باقی جو آدمی نظر آتے اُسے اڑا دیا جائے ــ صرف آگے آنے والی کار کو ہم خود کور کریں گے اوور" ــ عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے ــ ایسا ہی ہو گا اوور" ــ دوسری طرف سے تنویر نے کہا۔

اور عمران نے ٹرانسمیٹر آف کر کے جیب میں ڈالا اور صفدر سے مخاطب ہو گیا۔

"صفدر۔ تم نے سب سے آگے آنے والی کار پر گولیاں اس طرح برسانی ہیں کہ اس کا ٹائر بھی برسٹ نہ ہو اور وہ فرار بھی نہ ہو سکے۔ اور اس کے بعد اس میں موجود افراد کو ہم نے زندہ پکڑنا ہے" عمران نے تیز لہجے میں صفدر سے کہا اور خود وہ دوڑتا ہوا آگے جا کر ایک اور چٹان کے عقب میں چھپ گیا۔

صفدر اُسی چٹان کی اوٹ میں مشین گن سنبھالے کھڑا رہا۔ اس جگہ سے اُسے اوپر سے آتی ہوئی سڑک خاصی دور تک دکھائی دے رہی تھی۔

اور پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد دور ایک قافلہ سا آتا دکھائی دیا۔ یہ قافلہ دس ہیوی لوڈڈ ٹرکوں پر مشتمل تھا۔ جن کے آگے پیچھے دو سرخ رنگ کی کاریں دوڑ رہی تھیں۔ قافلہ ادھر ہی آرہا تھا ــــــ صفدر نے قافلے کو دیکھتے ہی پوزیشن لے لی۔ اور پھر جیسے ہی قافلہ اس کی اور اس کے ساتھیوں کی رینج میں پہنچا اچانک پہاڑی کے دونوں اطراف سے قافلہ پر جیسے قیامت سی ٹوٹ پڑی۔

صفدر نے بھی سب سے آگے آنے والی کار پر فائر کھول دیا اور کار بے تحاشا فائرنگ کے زور پر تیزی سے گھوم کر پہاڑی چٹان سے ایک زوردار دھماکے سے ٹکرائی اور اس کے ساتھ ہی وہ ایک باہر کو نکلی ہوئی چٹان سے اٹک کر رک گئی ــــــ اُسی لمحے کار میں سے ایک لمبا تڑنگا نوجوان بجلی کی سی تیزی سے نکلا اور اچھل کر ایک چٹان کی اوٹ میں ہو گیا۔

فائرنگ اور چیخوں کی آوازیں مسلسل جاری تھیں۔ ٹرک رک گئے تھے۔ ان کے ٹائر برسٹ ہو چکے تھے۔ جب کہ پچھلی کار قلابازی کھاتی ہوئی ایک سائیڈ پر الٹ گئی تھی۔

ٹرکوں میں سے بھی فائرنگ کے ساتھ ساتھ چھوٹے چھوٹے میزائل پہاڑی کے دونوں اطراف میں فائر ہونے لگے۔ لیکن عمران کے ساتھی پہلے سے ہی محفوظ جگہوں پر پوزیشنیں لئے ہوئے تھے۔

اس لئے ٹرکوں سے ہونے والی فائرنگ ان کا کچھ نہ بگاڑ سکی۔ البتہ اب فائرنگ کا ٹارگٹ بدل گیا تھا۔ اور پھر اس کے ساتھ ہی پہاڑوں پر سے تنویر کے چیخنے کی آواز سنائی دی ــــــ اور دوسرے لمحے خوفناک دھماکوں کے ساتھ ٹرکوں سے بلو میزائل ٹکرائے اور ٹرکوں کا ملبہ سڑک پر بری طرح بکھرتا چلا گیا۔ ٹرکوں میں سے کودنے والے افراد فائرنگ کی زد میں آگئے ــــــ اور چند لمحوں بعد سڑک پر ٹرکوں کے ملبے کے ساتھ انسانی لاشیں پھڑکتی نظر آرہی تھیں۔

صفدر نے اب اس چٹان کے دائیں بائیں مسلسل فائرنگ شروع کر دی تھی جس کے پیچھے کار میں سے نکلنے والا نوجوان چھپا ہوا تھا۔

اُسی لمحے فضا ایک تیز سیٹی کی آواز سے گونج اٹھی اور اس کے ساتھ ہی پہاڑیوں سے ہونے والی فائرنگ رک گئی۔

"نوجوان۔ تم جو کوئی بھی ہو اسلحہ پھینک کر ہاتھ اٹھاتے ہوئے باہر آجاؤ۔ ورنہ اس چٹان کو بم سے اڑا دیا جائے گا۔ جس کے پیچھے تم چھپے ہوئے ہو" ــــــ عمران کی گونجدار آواز سنائی دی۔

اور دوسرے لمحے ایک مشین گن چٹان کے پیچھے سے باہر سڑک پر آگری۔ پھر وہی نوجوان دونوں ہاتھ اٹھائے چٹان کے پیچھے سے باہر آگیا ــــــ اس نے ہونٹ بھینچے ہوئے تھے۔ اور اس کے چہرے پر بے پناہ سختی کے آثار نمایاں تھے۔

"گڈ ــــــ آگے بڑھ کر اس سپاٹ چٹان کے ساتھ چہرہ لگا کر کھڑے ہو جاؤ" ــــــ عمران نے ایک بار پھر چیخ کر کہا۔

اور وہ نوجوان تیزی سے آگے بڑھا اور سپاٹ چٹان کے

کے ساتھ جیسے چمٹ کر کھڑا ہو گیا۔

اُسی لمحے سائیڈ کی چٹان سے عمران نکلا اور اس نے انتہائی پھرتی سے اس کے دونوں ہاتھ پکڑ کر نہ صرف انہیں نیچے کیا بلکہ اس کی کلائیوں میں کلپ ہتھکڑی ڈال دی —— اس کے ساتھ ہی دونوں پہاڑیوں سے عمران کے ساتھی دوڑتے ہوئے نیچے سڑک پر آ گئے۔

عمران اس نوجوان کو بازو سے پکڑ کر تقریباً دوڑتا ہوا اپنی کار کی طرف آیا اور اس نے کار کا دروازہ کھول کر اُسے پچھلی سیٹ پر دھکیل دیا۔ دوسرے لمحے صفدر اور تنویر اس کے دونوں اطراف میں بیٹھ گئے۔ جب کہ کیپٹن شکیل اگلی سیٹ پر بیٹھ گیا اور عمران نے ڈرائیونگ سیٹ سنبھال لی —— دوسری کار میں چوہان۔ نعمانی۔ خاور اور صدیقی سوار ہوئے اور اس کے ساتھ ہی دونوں کاریں انتہائی تیز رفتاری سے چلتی ہوئی چٹانوں کی اوٹ سے نکل کر سڑک پر آئیں اور پھر آگے بڑھنے لگیں —— عمران کی کار کچھ آگے جا کر ایک سائیڈ پر جانے والی سڑک پر مڑ گئی۔ دوسری کار جس کی ڈرائیونگ سیٹ پر نعمانی بیٹھا تھا اس کے پیچھے مڑی۔ اور پھر دونوں کاریں آگے پیچھے دوڑتی ہوئیں اس سائیڈ سڑک پر چلتی ہوئیں ایک وادی میں آ کر رک گئیں —— اس وادی کے تینوں اطراف میں اونچی پہاڑیاں تھیں۔

”میں اس سے گفتگو کرنے کا شرف حاصل کرنا چاہتا ہوں تم لوگ ادھر ادھر بکھر کر نگرانی کرو“ —— عمران نے کار سے اترتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھی کاروں سے نکل کر پہاڑیوں پر دوڑتے ہوئے چڑھنے لگے۔

”ہاں تو مسٹر۔ اب تم اپنا تعارف کرا دو“ —— عمران نے اُسے بازو سے پکڑ کر کار سے باہر کھینچتے ہوئے تلخ لہجے میں کہا۔

”پہلے تم بتاؤ کہ تم کون ہو اور تم نے بلڈھاونڈز کے قافلے پر حملہ کرنے کی جرأت کیسے کی“ —— نوجوان نے ہونٹ چباتے ہوئے سخت لہجے میں کہا۔

”گڈ —— خاصے باحوصلہ آدمی لگتے ہو۔ چلو ٹھیک ہے۔ پہلے ہمارا تعارف سن لو۔ ہمارا نام پرنس آف ڈھمپ ہے۔ اچھی طرح یاد کر لو اس نام کو۔ کیونکہ اب یہ نام بلڈھاونڈز کے ذہنوں پر اس وقت تک سوار رہے گا جب تک کہ بلڈھاونڈز کے سارے ذہن موت کی تاریکیوں میں دھکیل نہیں دیئے جاتے —— کیونکہ بلڈھاونڈز کے دن گنے جا چکے ہیں۔ اب پرنس آف ڈھمپ کا دور ہے۔ اب باجان پر پرنس آف ڈھمپ کی حکومت ہوگی“ عمران نے بڑے تلخ لہجے میں کہا۔

”یہ نام پہلے تو میں نے کبھی نہیں سنا“ —— نوجوان نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا

”اب تو سن لیا ہے۔ اور اب تم اسے اس طرح مسلسل سنو گے کہ تمہارے کان بجنے لگیں گے۔ میں نے تمہیں اس لئے زندہ رکھا ہے کہ تمہارے ذریعے تمہارے باس بلیو ہاونڈ تک یہ پیغام پہنچا دوں کہ وہ پرنس آف ڈھمپ کی برتری کو تسلیم کرے اور اپنے ساتھیوں سمیت پرنس آف ڈھمپ میں شامل ہونے کا اعلان کر دے —— لیکن یہ صرف اس صورت میں ہو سکتا ہے کہ اگر تمہاری

بلڈھاونڈ میں کوئی حیثیت ہو۔ اور اگر تم اس کے عام سے کارندے ہو تو پھر تم ہمارے لئے فضول ہو۔ پھر تمہارے سینے میں صرف ایک چھٹانک سیسہ اتارا جائے گا ——— اور تمہاری یہاں پڑی ہوئی لاش کو گدھ نوچ نوچ کر کھاتے رہیں گے"——— عمران کا لہجہ بے حد تلخ اور سخت تھا۔

"میرا نام تن چن ہے۔ اور یقیناً تم نے یہ نام سن رکھا ہو گا۔ اور یہ بھی بتا دوں کہ میں بلیک ہاونڈ نمبر دن ہوں۔ تم لوگوں نے بے خبری میں ہم پر حملہ کیا ہے ——— اور میں بھی صرف اس لئے باہر آ گیا تھا کہ میں یہ دیکھنا چاہتا تھا کہ آخر کس کو موت نے آواز دی ہے کہ اس نے اس طرح بلڈھاونڈز کے قلعے پر حملہ کیا ہے"——— نوجوان نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ اور عمران کی آنکھوں میں چمک سی لہرا گئی۔

" اچھا تو تم ہو تن چن ——— ویری گڈ ——— میرا اندازہ درست تھا۔ تمہیں میں فی الحال اسی لئے زندہ چھوڑ دیتا ہوں تاکہ تم بلیو ہاونڈ تک یہ خبر پہنچا دو کہ پرنس آف ڈھمپ میدان میں آ گیا ہے۔ اور اب جب تک ہم نہ چاہیں گے تمہارا کوئی کاردبار آگے نہیں بڑھ سکتا۔ باقی رہے تم۔ اور تمہاری حیثیت بلڈھاونڈز میں شاید کچھ ہو ——— لیکن پرنس آف ڈھمپ کی نظروں میں تم خارش زدہ کتے سے بھی زیادہ حقیر ہو۔ ہم جہاں چاہیں جس وقت چاہیں تمہیں گولی مار سکتے ہیں اور ایسا ہی ہو گا اس بات کو یاد رکھنا"——— عمران نے غراتے ہوئے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس کا ہاتھ فضا میں لہرایا۔ اور دوسرے لمحے ریوالور

کا دستہ پوری قوت سے تن چن کی کنپٹی پر پڑا۔ اور تن چن چیختا ہوا نیچے گر رہا تھا کہ عمران نے اچھل کر پوری قوت سے اس کی کنپٹی پر بوٹ کی ٹو ماری اور تن چن کا پھڑکتا ہوا جسم یک لخت ساکت ہو گیا۔

عمران نے اُسے اٹھا کر اس کے ہاتھوں سے کلپ ہتھکڑی نکالی اور پھر اپنی جیب سے ایک چھوٹی سی ڈبیا نکالی اور اُسے کھول کر اس میں موجود ایک چھوٹا سا بٹن نکال کر اس نے تن چن کا منہ ایک ہاتھ سے پکڑ کر اس کے جبڑے دبائے تو تن چن کا منہ ایک جھٹکے سے کھل گیا۔ عمران نے وہ چھوٹا سا بٹن اس کے حلق میں ڈال کر اس کے جبڑے چھوڑے اور پھر اس کے منہ اور ناک کو دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا ——— دوسرے لمحے تن چن نے ایک لمبا گھونٹ بھرا۔ اور عمران نے ہاتھ ہٹا دیئے۔ بٹن تن چن کے معدے میں اتر چکا تھا۔

عمران نے سیدھا ہو کر دونوں ہاتھ فضا میں لہرائے اور اس کے ہاتھ لہراتے ہی اس کے ساتھی پہاڑیوں سے نیچے اترنے لگے۔

" اسے اٹھا کر کار میں ڈالو نعمانی۔ اور پھر کسی چوک پر اسے پھینک کر واپس کوٹھی آ جاؤ۔ ہم سیدھے کوٹھی جا رہے ہیں"

عمران نے نعمانی سے کہا۔

اور نعمانی نے سر ہلاتے ہوئے تن چن کے بے ہوش جسم کو اٹھایا اور اپنی کار کی عقبی سمت کے نیچے والے حصے میں ڈال دیا ——— اس کے ساتھ ہی وہ سب دوبارہ کاروں میں سوار

ہو گئے۔ کافی آگے جا کر وہ مین روڈ کے ایک چوراہے پر پہنچے تو عمران نے دائیں طرف جانے والی سڑک پر کار موڑ دی۔ جب کہ لحاقی کار سیدھی لیتا گیا۔

راجی سنگ خوب صورت انداز میں سجے ہوئے کمرے کے ایک کونے میں رکھی ہوئی کرسی پر بیٹھا شراب پینے میں مصروف تھا ـــــ اس کے سامنے سرخ رنگ کا شوخ اور تقریباً نیم عریاں لباس پہنے ایک خوب صورت جاپانی لڑکی بیٹھی ہوئی تھی۔ وہ بڑی دلچسپ نظروں سے راجی سنگ کو شراب پیتے ہوئے دیکھ رہی تھی۔

"کیا معاہدے پر دستخط ہونے تک تم ہوش میں رہو گے راجی سنگ" ـــــ لڑکی نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"مس کوفی ـــــ میں بلڈھاونڈز کا خاص نمائندہ ہوں۔ اور بلڈھاونڈز تو خون پینے کے عادی ہیں یہ شراب اس کے مقابل کیا حیثیت رکھتی ہے" ـــــ راجی سنگ نے شراب کا بڑا سا گھونٹ لیتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"مجھے تو یقین نہیں آرہا۔ تم اب تک دو بوتلیں خالی کر چکے ہو اور یہ تیسری بوتل بھی آدھی سے زیادہ خالی ہو چکی ہے" ـــــ مس کوفی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں بیک وقت دس بوتلیں پی جاؤں تب بھی مجھے یوں لگتا ہے جیسے میں نے شراب کی بجائے پانی پیا ہو" ـــــ راجی سنگ نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"گڈ ـــــ واقعی تم جوان مرد ہو۔ میں نے بڑے بڑے بلانوش دیکھے ہیں لیکن جس طرح تم خالص شراب مسلسل پیتے جا رہے ہو۔ ایسا میں نے پہلے کبھی نہیں دیکھا۔ ویسے بلڈھاونڈز میں تمہاری کیا حیثیت ہے" لڑکی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم میری حیثیت نہیں جان سکتی تھی۔ بس اتنا سمجھ لو کہ میں بلڈھاونڈز کا نمائندہ ہوں" ـــــ راجی سنگ نے جواب دیا۔

اور پھر اس سے پہلے کہ لڑکی کوئی جواب دیتی۔ کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک نوجوان اندر داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں ایک فائل تھی۔ اس نے راجی سنگ کو مؤدبانہ انداز میں سلام کیا اور پھر فائل اس کے سامنے رکھ دی۔

"کتنا مارجن مانگ رہے ہیں یہ لوگ" ـــــ راجی سنگ نے فائل کو دیکھے بغیر نوجوان سے مخاطب ہو کر کہا۔

"پچیس فیصد جناب" ـــــ نوجوان نے جواب دیا۔

"لیکن یہ دیکھ لو راجی سنگ کہ میں مانگ رہی ہوں یہ مارجن" لڑکی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اس لئے تو پانچ فیصد دے رہا ہوں تمہارے حسن کے نام ۔ ورنہ ........" ـــــ راجی سنگ نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

"تو پھر تم نے میری تو کوئی قدر نہ کی" ـــــ لڑکی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تمہاری قدر ـــــ اوہ ـــــ جو تمہاری قدر نہ کرے وہ تو انتہائی بدذوق ہے ۔ اور میں کم از کم بدذوق کہلانا نہیں چاہتا ۔ چلو اس لئے دس فیصد تک مارجن دے دیتا ہوں ۔ جاؤ دس فیصد پر معاہدہ ٹائپ کرا لاؤ" راجی سنگ نے نوجوان سے مخاطب ہو کر کہا۔

"دیکھو راجی سنگ ـــــ جب میں آئی ہوں تو میں پچیس فیصد لے کر جاؤں گی ۔ یہ میرا حق ہے ۔ اور اگر تم میری قدر کرو تو پچیس فیصد سے زیادہ کر دو" ـــــ مس کوفی نے اٹھ کر راجی سنگ کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیتے ہوئے بڑے لاڈ بھرے لہجے میں کہا۔

"اوہ ـــــ تم بڑی ضدی لڑکی ہو ۔ ہر بار ایسا ہی کرتی ہو ۔ اچھا چلو ۔ جاؤ بھئی پچیس فیصد پر معاہدہ کرا لاؤ" ـــــ راجی سنگ نے فوراً ہی نرم ہوتے ہوئے کہا۔

"تھینک یو راجی سنگ ـــــ تم واقعی جوانمرد ہو" ـــــ لڑکی نے خوشی سے بھرپور لہجے میں کہا ۔ اور نوجوان فائل اٹھائے سر ہلاتا باہر چلا گیا ۔ اور راجی سنگ دوبارہ شراب پینے میں مصروف ہو گیا۔

"اب تو خوش ہو ۔ پتہ ہے یہ مارجن کروڑوں میں بنتا ہے جو صرف تمہارے حسن کی خاطر میں نے چھوڑ دیا ہے ۔ دس ٹرک ہیں دس ٹرک" راجی سنگ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مجھے معلوم ہے ۔ یہ تو تمہاری جوانمردی ہے" ـــــ مس کوفی نے مسکراتے ہوئے کہا

"ویسے مس کوفی ـــــ تم ان تھرڈ کلاس لوگوں میں کیوں پڑی ہو ۔ یہاں بلڈھاونڈز میں آ جاؤ ۔ میں بلیو ہاونڈ کو تمہاری سفارش کروں گا وہ تمہیں یہاں کوئی اونچا عہدہ دے دے گا" ـــــ راجی سنگ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں سوچوں گی ۔ یہ سودا مکمل ہو جائے" ـــــ مس کوفی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

اُسی لمحے ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی ۔ اور راجی سنگ چونک پڑا ۔ اس نے ہاتھ میں پکڑا ہوا جام واپس میز پر رکھا ۔ اور ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس" ـــــ اس کا لہجہ ناخوشگوار سا تھا ۔ جیسے اس وقت فون کی گھنٹی اُسے ناگوار گزر رہی ہو۔

"بیچم بول رہا ہوں ۔ ایک انتہائی اہم اطلاع ہے ۔ آپ خاص کمرے میں آ جائیں" ـــــ دوسری طرف سے بیچم کی انتہائی پریشان آواز سنائی دی۔

"کیا اطلاع ہے ۔ یہیں دے دو" ـــــ راجی سنگ نے چونک کر پوچھا۔

"وہ مس کوفی آپ کے پاس ہوگی اس کی موجودگی میں اطلاع دینے والی نہیں ہے" ــــــ ہیچم نے اصرار کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ اچھا۔ ٹھیک ہے" ــــــ راجی سنگ نے پریشان سے لہجے میں کہا اور رسیور رکھ کر اٹھ کھڑا ہوا۔

"کیا ہوا ــــ تم پریشان کیوں ہوگئے ہو" ــــــ مس کوفی نے چونک کر پوچھا۔

"تم یہیں بیٹھو۔ میں ابھی آرہا ہوں" ــــــ راجی سنگ نے کرخت لہجے میں کہا اور تیزی سے دروازے کی طرف مڑ گیا۔ اس کمرے سے باہر آکر وہ راہداری میں سے گزرتا ہوا ایک اور چھوٹے سے کمرے میں داخل ہوا جو دفتر کے انداز میں سجا ہوا تھا۔ اس نے کمرے کا دروازہ اندر سے بند کیا ــــــ اور پھر جلدی سے میز کے پیچھے رکھی ہوئی اونچی نشست کی کرسی پر بیٹھ کر سامنے رکھے ہوئے ٹیلی فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے اس کے نمبر ڈائل کرنے لگا۔

"ہیلو ــــ بلیو ہاؤنڈ سپیکنگ" ــــــ راجی سنگ نے دوسری طرف سے رسیور اٹھانے کی آواز سنتے ہی تقریباً چیخ کر کہا۔

"باس، بلیک ہاؤنڈ کے قافلے کو تباہ کر دیا گیا ہے۔ ہانا کوفی سے کونو کے درمیان دس کے دس ٹرکوں پر بم مارے گئے ہیں۔ قافلے میں موجود ہر شخص کو گولیوں سے چھلنی کر دیا گیا ہے ــــ صرف بلیک ہاؤنڈ نمبر ون تن چن کی لاش موجود نہیں ہے۔ پولیس نے اس تباہ شدہ ٹرکوں کے مال پر قبضہ کر لیا ہے۔ اس سے پہلے سرحدی چوکی پر نارکونگ کے نئے انسپکٹر لونگ کو گولی مار کر ہلاک کیا گیا ہے۔



تمام جیپیں بلو میزائل سے اڑائی گئی ہیں اور بیس کے قریب سپاہی ہلاک ہوئے ہیں" ــــــ ہیچم نے انتہائی تیز تیز لہجے میں کہا۔

"کک ــــ کک ــــ کیا کہہ رہے ہو۔ کیا تم ہوش میں نہیں ہو" راجی سنگ نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"میں درست کہہ رہا ہوں باس ــــ اوہ باس۔ ایک منٹ باس۔ تن چن بلیک ہیڈ کوارٹر پہنچ گیا ہے۔ ایک منٹ۔ میں اس سے آپ کی بات کراتا ہوں" ــــــ دوسری طرف سے ہیچم نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رسیور پر خاموشی چھا گئی۔

راجی سنگ کا چہرہ شدید غصے کے عالم میں تقریباً مسخ ہو چکا تھا۔ اس کے ذہن میں زلزلہ سا آ گیا تھا۔ اسے سمجھ نہ آ رہی تھی کہ آخر یہ سب کچھ کیسے ہوا۔

"ہیلو باس ــــــ میں تن چن بول رہا ہوں" ــــــ چند لمحوں بعد تن چن کی آواز سنائی دی۔

"تن چن ــــ یہ ہیچم کیا بکواس کر رہا ہے" ــــــ راجی سنگ نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"رپورٹ درست ہے باس۔ ہمارا قافلہ جب سرحدی چوکی پر پہنچا تو انسپکٹر لونگ نے مکمل تلاشی کا حکم دے دیا۔ حالانکہ ٹرکوں اور کاروں پر ہمارے سٹکرز لگے ہوئے تھے ــــــ اس پر مجھے لونگ اور اس کے سپاہیوں کو گولی سے اڑانا پڑا" ــــــ تن چن نے کہا۔

"وہ تو تم نے اچھا کیا۔ لیکن ہیچم تو تمہارے قافلے کے متعلق کہہ رہا تھا" ــــــ راجی سنگ نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

"یس باس ——— اس یونگ پارٹی کا خاتمہ کرنے کے بعد جب ہم آگے بڑھے تو ٹیکم موڑ کے پاس اچانک پہاڑی کی دونوں سائیڈوں سے قافلے پر مشین گنوں سے فائرنگ شروع ہو گئی۔ ہم نے جوابی کارروائی کرنے کی کوشش کی ——— لیکن پھر خوفناک میزائل مار کر سارے قافلے کو تباہ کر دیا گیا۔ سارے ساتھی ہلاک ہو گئے۔ میں ایک چٹان کے پیچھے چھپ گیا تھا کہ انہوں نے مجھے گھیر لیا۔ وہ تعداد میں سات آٹھ تھے ——— وہ مجھے لے کر دو کاروں میں بیٹھ کر شیلانگ وادی میں لے آئے۔ ان کا سردار ایک نوجوان آدمی تھا۔ اس نے مجھے کہا کہ ان کی تنظیم کا نام پرنس آف ڈھمپ ہے۔ اور وہ مجھے اس لئے زندہ چھوڑ رہے ہیں تاکہ میں بلیو ہاونڈ کو بتا دوں کہ پرنس آف ڈھمپ اب میدان میں آ گیا ہے ——— اور اب بلڈ ہاونڈز کا وقت ختم ہو گیا ہے اب پرنس آف ڈھمپ کی باچان پر حکومت ہو گی۔ اس کے بعد انہوں نے مجھے بے ہوش کر کے نوشا کی چوک پر چھوڑ دیا۔ ہوش آنے پر میں نے سب سے پہلے اپنی نگرانی کو چیک کیا ——— لیکن نگرانی نہ ہو رہی تھی۔ لیکن پھر بھی میں نے براہِ راست ہیڈ کوارٹر آنا مناسب نہ سمجھا۔ اور اب میں زیرو بلیک سے بول رہا ہوں۔ میں نے چیم کو کال کیا تو اس نے آپ سے بات کرا دی" ——— تن چن نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"پرنس آف ڈھمپ ——— کیا تمہیں پوری طرح یاد ہے کہ تم نے صحیح الفاظ کہے ہیں۔ کیا وہ لوگ غیر ملکی تھے" ——— راچی سنگ نے ہونٹ بھینچتے ہوئے پوچھا۔



"نام تو درست بتا رہا ہوں باس ——— ویسے وہ تھے تو مقامی۔ لیکن مجھے وہ لوگ میک اپ میں لگتے تھے۔ میرا اندازہ ہے کہ وہ باچانی نہیں بلکہ کافرستانی تھے۔ کیونکہ ان کے قد و قامت اور انداز باچانیوں کی بجائے کافرستانیوں جیسا لگتا تھا" ——— تن چن نے جواب دیا۔

"ہوں ——— ٹھیک ہے۔ میں سمجھ گیا ہوں۔ تم زیرو بلیک کے مین روم میں ہو" ——— راچی سنگ نے دانتوں سے ہونٹ کاٹتے ہوئے پوچھا۔

"یس باس ——— وہیں سے فون کر رہا ہوں" ——— تن چن نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے ——— ایسا کرو کہ تم زیرو وائیون مشین پر سے مجھے کال کرو۔ میں تمہارا چہرہ دیکھنا چاہتا ہوں۔ کہ کیا واقعی تم تن چن ہو" راچی سنگ نے سرد لہجے میں کہا۔

"اوہ ——— یس باس۔ ٹھیک ہے۔ میں کال کرتا ہوں" تن چن نے چونک کر کہا۔

اور راچی سنگ نے رسیور رکھا اور کرسی سے اٹھ کر کمرے کے دائیں کونے کی طرف بڑھ گیا۔ اس کے چہرے پر بے پناہ سختی نمایاں تھی ——— کونے میں سٹینڈ پر ایک چھوٹی سی مشین رکھی ہوئی تھی جس کے اوپر سرخ رنگ کا کور تھا۔ راچی سنگ نے وہ کور ہٹایا اور پھر ساتھ رکھا ہوا سٹول کھینچ کر وہ مشین کے سامنے بیٹھ گیا ——— اس نے تیزی سے مشین کے مختلف بٹن دبانے شروع کر

دیئے۔ اور مشین پر موجود مختلف بلب تیزی سے جلنے بجھنے لگے۔ اسی لمحے مشین میں سے تیز سیٹی کی آواز اٹھی اور اس کے ساتھ سرخ رنگ کا ایک بڑا بلب جل اٹھا ——— ساتھ ہی مشین کے درمیان نصب سکرین پر تن چن کی پورے جسم کی تصویر ابھر آئی وہ تصویر میں فرش پر کھڑا نظر آرہا تھا۔

راچی سنگ نے جلدی سے دو تین اور بٹن دبائے تو تصویر بڑی ہوتی گئی۔ اور پھر چند لمحوں بعد سکرین پر ایک سرخ رنگ کا نقطہ جل اٹھا۔ اور ساتھ ہی مشین سے ٹوں ٹوں کی آوازیں نکلنے لگیں۔ نقطہ تن چن کے عین پیٹ کے اوپر جل بجھ رہا تھا۔

"ہوں ——— مجھے پہلے یہی خطرہ تھا" ——— راچی سنگ نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔ اور پھر اس نے جلدی سے مشین پر لگے مختلف بٹن دبانے شروع کر دیئے۔ چند لمحوں بعد سکرین پر جھماکے سے ہوئے۔ اور پھر سکرین پر تن چن کی تصویر کی بجائے دارالحکومت کا نقشہ نظر آنے لگا ——— اس کے ساتھ ہی وہ سرخ رنگ کا جلتا بجھتا نقطہ تیزی سے مشرق کی طرف بڑھتا ہوا ایک جگہ جا کر رک گیا۔

"شاٹاک کالونی ——— کوٹھی نمبر بارہ ——— ہوں۔ ٹھیک ہے"۔ راچی سنگ نے کہا۔ اور ساتھ ہی اس نے دوبارہ مختلف بٹن دبائے تو سکرین پر ایک بار پھر تن چن کی تصویر نظر آنے لگی۔

"ہیلو تن چن ——— کیا تم میری آواز سن رہے ہو" راچی سنگ نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس باس" ——— تن چن کی آواز مشین میں سے نکلی۔

"او کے ——— میں نے چیک کر لیا ہے۔ تم ایسا کرو کہ مشین کے نیچے لگا ہوا سرخ رنگ کا ہینڈل نیچے گرا دو تاکہ عمارت محفوظ ہو جائے میں تم سے اہم ترین بات کرنا چاہتا ہوں" ——— راچی سنگ نے کہا۔

"یس باس" ——— تن چن کی آواز سنائی دی۔ اور اس کے ساتھ ہی تن چن کا ہاتھ آگے کو بڑھا۔ دوسرے لمحے سکرین پر یک لخت ایک زوردار جھماکے کے ساتھ ہی تاریکی چھا گئی۔ اس کے ساتھ ہی مشین میں سے ایک انسانی چیخ کے ساتھ خوفناک دھماکے کی آواز سنائی دی ——— اور راچی سنگ نے جلدی سے مشین کے بٹن آف کئے اور پھر واپس اپنی کرسی کی طرف آ گیا۔ اس نے ایک بار پھر رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس سر ——— بیچم اٹنڈنگ" ——— رابطہ قائم ہوتے ہی بیچم کی آواز سنائی دی۔

"سنو۔ میں نے تن چن سمیت زیرو بلیک کو تباہ کر دیا ہے کیونکہ ان لوگوں نے تن چن کے پیٹ میں ٹاپ تھرٹی ڈکٹا فون کا رسیور رکھا ہوا تھا ——— میں نے اس کا رسیونگ مرکز بھی چیک کر لیا ہے۔ وہ لوگ شاٹاک کالونی کی کوٹھی نمبر بارہ میں موجود ہیں۔ تم فوراً ایکشن گروپ کو احکامات دو کہ اس کوٹھی کو بموں سے اڑا دیا جائے۔ اور کسی کو زندہ نہ چھوڑا جائے ——— اور اس کے بعد مجھے رپورٹ کرو میں ان کی لاشوں کے ٹکڑے اپنی آنکھوں سے دیکھنا چاہتا ہوں" راچی سنگ نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"اوہ باس ۔۔۔۔ لیکن یہ پرنس آف ڈھمپ نامی لوگ کون ہیں" بیچم نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جہاں تک میں سمجھا ہوں یہ یقیناً پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لوگ ہیں۔ کیونکہ مجھے یاد ہے۔ پاکیشیا کا علی عمران اپنا نام پرنس آف ڈھمپ بتایا کرتا تھا ۔۔۔۔ اور تم جن کی رپورٹ بھی یہی ہے کہ یہ لوگ کافرستانی لگتے تھے۔ کافرستان اور پاکیشیا کے لوگ ایک دوسرے سے ملتے جلتے ہیں۔ کیونکہ پہلے یہ ملک ایک ہی تھا۔ وہ چونکہ پاکیشیا کی بجائے کافرستان سے واقف تھا اس لئے اس نے انہیں کافرستانی کہا ۔۔۔۔ تم فوراً ان کے خلاف ایکشن میں آجاؤ۔ یہ انتہائی خطرناک لوگ ہیں اور ان کا خاتمہ پہلے قدم پر ہی ہو جانا چاہیئے" راجی سنگ نے تیز لہجے میں کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔ اور پھر اٹھ کر وہ کمرے سے نکلا اور تیز تیز قدم اٹھاتا اس کمرے کی طرف بڑھنے لگا جہاں مس کوفی موجود تھی۔

"مس کوفی۔ آئی۔ ایم۔ سوری۔ چیف باس نے فی الحال سودا منسوخ کر دیا ہے۔ کیونکہ اُسے رپورٹ ملی ہے کہ مال خالص نہیں ہے ۔۔۔۔ تم جا سکتی ہو۔ ضرورت پڑنے پر تم سے دوبارہ رابطہ قائم کر لیا جائے گا" ۔۔۔۔ راجی سنگ نے تیز لہجے میں کہا۔

"اوہ ۔۔۔۔ پہلے تو کبھی ایسا نہیں ہوا" ۔۔۔۔ مس کوفی کے چہرے پر شدید حیرت کے آثار نمایاں ہو گئے تھے۔

"کاروبار میں سب کچھ ممکن ہے" ۔۔۔۔ راجی سنگ نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ اور پھر تیزی سے واپس دروازے کی طرف مڑ گیا۔ راہداری میں چلتا ہوا وہ ایک بار پھر پہلے والے دفتر نما کمرے میں آیا۔ اس نے سائیڈ کی دیوار کے ایک مخصوص حصے پر پیر مارا تو دیوار درمیان سے ہٹ گئی ۔۔۔۔ اور خلا میں سے نیچے جاتی ہوئی سیڑھیاں دکھائی دینے لگیں۔ راجی سنگ سیڑھیاں اترتا ہوا نیچے ایک سرنگ نما راہداری میں آگیا۔ اس راہداری کا اختتام ایک اور کمرے میں ہوا جس میں سے سیڑھیاں اوپر کو جا رہی تھیں ۔۔۔۔ وہ سیڑھیاں چڑھتا ہوا اوپر ایک اور کمرے میں آگیا۔ یہ بھی ایک کوٹھی کا حصہ تھا۔ وہ کمرے سے نکل کر باہر برآمدے میں آیا تو وہاں چار مسلح افراد موجود تھے۔ راجی سنگ کو دیکھ کر وہ مستعد ہو گئے ۔۔۔۔ راجی سنگ ان کی طرف توجہ دیئے بغیر پورچ میں کھڑی کار کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے کار کی ڈرائیونگ سیٹ سنبھالی۔ اور چند لمحوں بعد کار تیزی سے کوٹھی کے بیرونی پھاٹک سے نکلی اور باہر سڑک پر دوڑنے لگی ۔۔۔۔ راجی سنگ نے کار کا ڈیش بورڈ کھولا اور اس میں سے ایک ربڑ کا پتلا سا ماسک نکال کر ڈیش بورڈ بند کر دیا اور اس کے بعد اس نے کار کو ایک سائیڈ پر روکا اور بٹن دبا کر اس کے کلرڈ شیشے چڑھا دیئے ۔۔۔۔ اب باہر سے اندر نہ دیکھا جا سکتا تھا۔ اس نے وہ ماسک اپنے چہرے اور سر پر چڑھایا اور پھر کار کے بیک مرر میں دیکھتے ہوئے اس نے اُسے دونوں ہاتھوں سے تھپتھپانا شروع کر دیا ۔۔۔۔ چند لمحوں بعد اس کا چہرہ بالکل بدل چکا تھا۔ اب وہ ایک ادھیڑ عمر بزنس مین نظر آ رہا تھا۔ اس نے ڈیش بورڈ کھول کر سنہرے بالوں والی ایک وگ نکالی اور اُسے سر پر رکھ کر ایڈجسٹ کرنے لگا۔ اس کے بعد اس نے کار کے شیشے اتار دیے اور کار آگے بڑھا دی۔

مختلف سڑکوں پر تیز رفتاری سے دوڑتی ہوئی کار تھوڑی دیر بعد ایک رہائشی کالونی میں داخل ہو گئی۔ پہلے چوک پر پہنچتے ہوئے کیفے کی سائیڈ میں راجی سنگ نے کار روکی اور پھر نیچے اتر کر کار کا دروازہ لاک کرتا ہوا وہ آگے بڑھنے لگا۔

ذرا سا آگے ایک بک سٹال تھا۔ راجی سنگ اس بک سٹال پر جا کر رک گیا۔ اس نے جیب سے ریزگاری نکال کر بکس میں ڈالی اور ایک اخبار اٹھا لیا ـــــ کوٹھی نمبر بارہ ذرا دور سڑک کی دوسری طرف صاف دکھائی دے رہی تھی۔ اس کا سیاہ رنگ کا بڑا سا پھاٹک بند تھا۔

راجی سنگ نے ابھی اخبار کھولا ہی تھا کہ یک لخت سائیں سائیں کی تیز آوازوں کے ساتھ دو کاریں اس کے قریب سے گزریں۔ کاریں گہرے سرخ رنگ کی تھیں ـــــ کاریں کوٹھی کے سامنے پہنچ کر رکیں اور اس میں سے چھ افراد باہر نکلے انہوں نے ہاتھوں میں بڑے بڑے بیگ اٹھائے ہوئے تھے۔ کاروں سے باہر آتے ہی ان میں سے تین افراد دوڑتے ہوئے سائیڈ گلی میں غائب ہو گئے۔ راجی سنگ خاموش کھڑا انہیں دیکھ رہا تھا ـــــ چند لمحوں بعد پھاٹک کے سامنے کھڑے تینوں افراد چونکے اور دوسرے لمحے انہوں نے ہاتھوں میں پکڑے ہوئے بیگز میں سے بلو بوم گنیں نکالیں اور اچھل کر کاروں کی چھت پر سوار ہو گئے ـــــ دوسرے لمحے انہوں نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی گنوں کے ٹریگر دبائے اور ٹھک ٹھک کی تیز آوازوں کے ساتھ چوڑی مگر چھوٹی نالوں میں سے چھوٹے چھوٹے کیپسول نکل کر کوٹھی کے اندر گرے اور فائر کرنے والے چھلانگیں لگا کر نیچے اتر آئے۔ اُسی لمحے گلی میں سے بھی تین افراد دوڑتے ہوئے سڑک پر آئے اور کاریں انہیں لے کر بجلی کی سی تیزی سے دوڑتی ہوئیں آگے بڑھ گئیں ـــــ سڑک پر گزرنے والے لوگ اور کاریں ان کاروں کو دیکھ کر ایک لمحے کے لئے بھی نہ رکی تھیں۔

راجی سنگ اخبار کھولے کھڑا تھا لیکن اس کی نظریں کوٹھی پر ہی جمی ہوئی تھیں۔ ابھی کاریں اگلے چوک تک ہی پہنچی تھیں کہ فضا یک لخت انتہائی خوفناک دھماکوں سے گونج اٹھی ـــــ اور بارہ نمبر کوٹھی کی پوری عمارت اس طرح فضا میں اٹھی جیسے کسی نے ماڈل کو فضا میں اچھال دیا ہو۔ اور دوسرے لمحے عمارت فضا میں تنکوں کی طرح بکھر گئی۔ اور ہر طرف گہرا دھواں سا چھا گیا۔

یہ دھماکے اس قدر خوفناک تھے کہ جس جگہ راجی سنگ کھڑا تھا وہ جگہ بھی بُری طرح لرزنے لگی۔ ہر طرف لوگ بُری طرح چیخنے لگے۔ لیکن راجی سنگ کے لبوں پر زہریلی مسکراہٹ تیرنے لگی ـــــ وہ تیزی سے واپس مڑا۔ اور اپنی کار کے پاس آ گیا۔ تھوڑی دیر بعد پولیس کی گاڑیوں کے سائرن ہر طرف سے چیختے ہوئے قریب آتے سنائی دیئے ـــــ اور دیکھتے ہی دیکھتے دس بارہ پولیس گاڑیاں اس تباہ ہونے والی کوٹھی کے سامنے پہنچ گئیں۔

راجی سنگ بھی آگے بڑھا اور تیزی سے چلتا ہوا اس تباہ شدہ کوٹھی کے قریب پہنچ گیا۔ کوٹھی کے اندر ملبے کا ڈھیر ابھی تک گہرے دھوئیں اور دھول میں اٹا ہوا تھا۔

اسی لمحے فائر بریگیڈ اور ایمبولینس گاڑیاں پہنچ گئیں اور اس کے ساتھ ہی پولیس کے اعلیٰ حکام کی گاڑیاں وہاں آ گئیں۔ فائر بریگیڈ نے بھڑکتی ہوئی آگ پر گیس کی بوچھاڑیں مار کر اُسے بجھایا اور پھر وہ ملبے میں سے لاشیں نکالنے میں مصروف ہو گئے۔ راجی سنگ پولیس کے ساتھ ہی اندر پہنچ چکا تھا۔

"آپ کون ہیں" — ایک پولیس آفیسر نے چونک کر راجی سنگ سے پوچھا۔

"سپیشل نمائندہ — ڈیلی ٹریبون" — راجی سنگ نے مسکراتے ہوئے جیب سے ایک کارڈ نکال کر پولیس آفیسر کو دکھاتے ہوئے کہا۔

"اوہ اچھا — آپ اتنی جلدی کیسے پہنچ گئے" — پولیس آفیسر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں یہاں قریب ہی ایک صاحب سے ملنے آیا تھا کہ یہ حادثہ ہو گیا" — راجی سنگ نے کہا۔ اور پولیس آفیسر سر ہلاتا ہوا آگے بڑھ گیا۔

تھوڑی دیر بعد ملبے میں سے لاشوں کے ٹکڑے نکال نکال کر ایک طرف رکھے جانے لگے۔ دو جوان عورتوں اور چار مردوں کی لاشیں مل چکی تھیں۔ اور ابھی لاشوں کی تلاش جاری تھی۔

راجی سنگ نے ان لاشوں کو دیکھا اور اس کی آنکھوں میں اطمینان کی جھلکیاں نمودار ہو گئیں۔ کیونکہ لاشوں سے واضح طور پر پتہ چلتا تھا کہ یہ لوگ ایشیائی قومیت رکھتے ہیں۔

"ہونہہ — پرنس آف ڈھمپ بلڈ ھاونڈز کے مقابلے پر آ رہے تھے" — راجی سنگ نے زہریلے انداز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر واپس مڑ گیا۔ اب اس کے انداز سے گہرا اطمینان جھلک رہا تھا۔

۲

عمران نے اپنے ساتھیوں کو رہائش گاہ پر چھوڑا اور پھر خود وہ کار لے کر آگے بڑھ گیا۔ اس رہائشی کالونی سے نکل کر وہ کار دوڑاتا ہوا کالونی سے نکل کر خاصی تیز رفتاری سے شہر سے باہر جانے والی سڑک پر بڑھا جا رہا تھا۔

تھوڑی دیر بعد وہ کار کو سائیڈ پہ لے جانے والی ایک چھوٹی سڑک پر لے آیا۔ اس سڑک کا اختتام ایک چھوٹے لیکن جدید انداز کے دیہی فارم پہ ہوا ـــــ فارم کا پھاٹک کھلا ہوا تھا۔ عمران کار اندر لیتا گیا۔ برآمدے میں ایک باجائی نوجوان کھڑا تھا۔ اس کے کاندھے سے مشین گن لٹکی ہوئی تھی۔ عمران کار سے اترا اور تیزی سے دوڑتا ہوا برآمدہ پار کر کے ایک چھوٹی سی راہداری سے گزرتا ہوا ایک بڑے کمرے میں داخل ہوا ـــــ وہ نوجوان بھی اس کے پیچھے چلتا ہوا اندر آ گیا۔



عمران ـــ جلدی سے کمرے کے ایک کونے میں رکھی ہوئی مشین کی طرف بڑھا اور اس نے جلدی سے مشین کے مختلف بٹن دبائے تو مشین میں زندگی کے آثار پیدا ہوئے ـــــ اور اس کی سکرین پر جھماکے سے ہوئے اور پھر اس پر ایک آدمی کی تصویر ابھر آئی۔ جو انتہائی تیز رفتاری سے فٹ پاتھ پر چلا جا رہا تھا۔ یہ تن چن تھا۔ عمران نے ایک اور بٹن دبایا تو بازار میں سے ابھرتی ہوئی آوازیں بھی مشین سے نکلنے لگیں۔

تن چن ایک بائی روڈ پر چلتا ہوا ایک دروازے پر پہنچا اور اس نے جیب سے ایک چھوٹی سی چابی نکالی اور دروازے کی کی ہول میں ڈال کر اُسے گھمایا اور پھر ہاتھ سے دبا کر دروازہ کھول دیا ـــــ اب اس مکان کے اندر کا ماحول سکرین پہ ابھر آیا۔ یہ ایک چھوٹا سا فلیٹ تھا۔ جس میں اور کوئی آدمی نہ تھا۔ تن چن ایک کمرے میں داخل ہوا۔ اور اس نے کمرے میں موجود ٹیلی فون کا رسیور اٹھایا اور پھر نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے ـــــ عمران کی نظریں سکرین پہ جمی ہوئی تھیں۔ وہ ان نمبروں کو اپنے حافظے میں محفوظ کر رہا تھا۔

"ہیلو ـــــ بلیک ہاونڈ نمبر ون کالنگ" ـــــ تن چن کی آواز مشین سے نکلی۔

"اوہ۔ یس سر۔ ہیڈ کوارٹر" ـــــ دوسری طرف سے ایک آواز ابھری۔ یہ آواز بھی مشین میں سے نکل کر عمران کے کانوں تک بخوبی پہنچ گئی تھی۔

"چیف سے بات کراؤ فوراً" ـــــ تن چن نے کرخت لہجے میں کہا۔

"وہ چیف باس سے بات کر رہے ہیں۔ ہولڈ آن کریں"

دوسری طرف سے کہا گیا اور تن چن نے چیف باس کا نام سن کر ہونٹ بھینچ لیے۔

"ہیلو ۔۔۔ بلیک ہاؤنڈ نمبر ون۔ تم واپس آ گئے۔ میں تمہارے قافلے پر ہونے والے حملے کی رپورٹ چیف باس کو دے رہا تھا۔ چیف باس لائن پر ہیں بات کرو" ۔۔۔ ایک اور آواز مشین سے نکلی۔ اور چند لمحوں کی خاموشی کے بعد تن چن چونک کر بولا۔

"ہیلو باس ۔۔۔ میں تن چن بول رہا ہوں" ۔۔۔ تن چن کے لہجے میں شکست خوردگی کا عنصر نمایاں تھا۔

"تن چن ۔۔۔ یہ تم کیا بکواس کر رہا ہے" ۔۔۔ دوسری طرف سے ایک چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

اور عمران اس طرح سر ہلانے لگا جیسے وہ اس آواز کو پہچان گیا ہو۔

"رپورٹ درست ہے باس ۔۔۔ ہمارا قافلہ ........"

تن چن نے یونگ کے ساتھ ٹکراؤ اور پھر اپنے قافلے پر حملے کے ساتھ ہی عمران کا پیغام بھی اس تک پہنچا دیا۔

"پرنس آف ڈھمپ ۔۔۔ کیا تمہیں پوری طرح یاد ہے کہ تم نے صحیح الفاظ کہے ہیں۔ کیا وہ لوگ غیر ملکی تھے" ۔۔۔ دوسری طرف سے چیف باس کی آواز سنائی دی۔

"نام تو درست بتا رہا ہوں باس۔ ویسے وہ تھے تو مقامی۔ لیکن مجھے وہ لوگ میک اپ میں لگتے تھے۔ میرا اندازہ ہے کہ وہ باجانی نہیں بلکہ کافرستانی تھے ۔۔۔ کیونکہ ان کے قد و قامت اور



انداز باجانیوں کی بجائے کافرستانیوں جیسا لگتا تھا" ۔۔۔ تن چن نے جواب دیا اور عمران اس کی ذہانت کی دل ہی دل میں داد دینے لگا۔

"ہوں ۔۔۔ ٹھیک ہے۔ میں سمجھ گیا ہوں۔ تم زیرو بلیک کے مین روم میں ہو" ۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"یس باس ۔۔۔ وہیں سے فون کر رہا ہوں" ۔۔۔ تن چن نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ ایسا کرو کہ تم زیرو ویژن مشین پر سے مجھے کال کرو۔ میں تمہارا چہرہ دیکھنا چاہتا ہوں کہ کیا واقعی تم تن چن ہو"

دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران نے ایک بار پھر داد بھرے انداز میں سر ہلا دیا۔

"اوہ۔ یس باس۔ ٹھیک ہے۔ میں کال کرتا ہوں"

تن چن نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ تیزی سے چلتا ہوا کمرے کے ایک کونے میں رکھی ہوئی مشین کی طرف بڑھ گیا۔ مشین پر پڑے ہوئے کور کو اس نے جیسے ہی ہٹایا عمران بری طرح چونک پڑا۔

"نوشن ۔۔۔ جلدی سے ڈگنومیٹر لے کر آؤ۔ جلدی کرو۔ فوراً"

عمران نے مڑ کر پاس کھڑے ہوئے نوشن سے کہا۔

اور نوشن تیزی سے دوڑتا ہوا کمرے سے نکل گیا۔ چند لمحوں بعد وہ ایک بڑا سا ڈبہ اٹھائے اندر داخل ہوا۔ اس نے اس ڈبے کو مشین کے ساتھ رکھ دیا ۔۔۔ عمران نے اس کے ساتھ منسلک تار نکال کر مشین کے ساتھ پلگ کی اور پھر تیزی سے مشین پر

مختلف بٹن دبانے لگا۔ اب سکرین پر باچان کے دارالحکومت کا نقشہ ابھر آیا۔ عمران نے ایک ناب گھمانی شروع کر دی۔ اور سکرین کے ایک کونے سے جلتا بجھتا ہوا نقطہ نکل کر تیزی سے اس نقشے پر دوڑنے لگا ——— عمران ناب گھماتا گیا اور پھر اس نے نقطے کو ایک جگہ روک دیا۔ اور آگے کو جھک کر غور سے نقشے کو دیکھنے لگا۔

"ٹھیک ہے ——— کافرستانی ایجنٹ ہی ہے" ——— عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا اور مشین کے دو اور مختلف بٹن دبائے تو سکرین پر ایک بار پھر تن چن کی تصویر نظر آنے لگی۔ وہ اس مشین کے سامنے خاموش کھڑا تھا ——— اور مشین سے نکلنے والی روشنی کی تیز دھار اس کے پورے جسم کا احاطہ کئے ہوئے تھی۔ یہ سرخ رنگ کی روشنی کی دھار تھی۔

"ہیلو تن چن ——— کیا تم میری آواز سن رہے ہو" ——— مشین میں سے چیف باس کی تیز آواز سنائی دی۔

"یس باس" ——— تن چن نے جواب دیا۔

"او۔ کے ——— میں نے چیک کر لیا ہے۔ تم ایسا کرو کہ مشین کے نیچے لگا ہوا سرخ رنگ کا ہینڈل نیچے گرا دو۔ تاکہ عمارت محفوظ ہو جائے میں تم سے اہم ترین بات کرنا چاہتا ہوں" ——— چیف باس کی آواز سنائی دی۔

"یس باس" ——— تن چن نے کہا اور ہاتھ آگے بڑھا کر اس نے سرخ رنگ کا ہینڈل پکڑا اور اسے ایک جھٹکے سے نیچے کیا۔ اس کے ساتھ عمران کے سامنے موجود مشین کی سکرین یک لخت ایک



جھماکے سے تاریک ہو گئی۔ عمران نے طویل سانس لیتے ہوئے مشین کے بٹن آف کئے۔ اور پھر ڈگنومیٹر کا پلگ بھی باہر نکال لیا۔

"کیا ہوا" ——— پیچھے کھڑے نوشن نے حیران ہو کر کہا۔

"تن شن مع اس فلیٹ کے ہوا میں اڑ گیا" ——— عمران نے کہا۔ اور پھر واپس تیزی سے دوڑتا ہوا کمرے سے نکل کر پورچ میں کھڑی اپنی کار کی طرف بڑھا۔ اس نے کار سٹارٹ کی اور دوسرے لمحے کار مڑ کر آندھی اور طوفان کی طرح بھاگتی ہوئی چھوٹی سڑک پر دوڑنے لگی۔ چھوٹی سڑک سے مین روڈ پر آ کر اس نے کار کا رخ شہر کی طرف موڑ دیا اور پھر شہر میں داخل ہو کر وہ مختلف سڑکوں سے کار گزارتا ہوا وسیع و عریض شہر کے دوسرے کونے پر پہنچا تو باوجود خاصی تیز رفتاری کے ایک گھنٹہ گزر چکا تھا ——— اسے بے حد طویل سفر طے کرنا پڑا تھا کیونکہ اندرون شہر کی ساری سڑکیں ون وے ٹریفک کے انداز میں چلتی تھیں۔ اس لئے نزدیکی جگہ جانے کے لئے بھی طویل اور لمبا سفر طے کرنا پڑتا تھا۔

ایک گھنٹے بعد اس نے جب ایک چوک سے دائیں طرف کو جانے والی سڑک پر کار موڑی اسے دور سے خوفناک دھماکے کی آواز سنائی دی اور عمران نے ہونٹ بھینچ لئے ——— لیکن اس کے ساتھ ہی اس نے کار کی رفتار اور زیادہ تیز کر دی۔ اور پھر جب وہ طویل فاصلہ طے کر کے ایک رہائشی کالونی میں داخل ہوا تو وہاں پولیس کی گاڑیاں۔ ایمبولینس اور فائر بریگیڈ کی گاڑیوں نے راستہ بلاک کر رکھا تھا۔ عمران نے کار چوک کے قریب ہی روکی اور نیچے اتر کر پیدل آگے

بڑھنے لگا۔ لوگوں کا وہاں خاصا اژدہام تھا۔

"کیا ہوا ہے" ——— عمران نے باچانی زبان اور لہجے میں ایک بوڑھے سے آدمی سے پوچھا۔

"کوٹھی تباہ ہوئی ہے۔ بلڈھاونڈز نے کسی سے انتقام لیا ہے" بوڑھے نے غور سے عمران کو دیکھتے ہوئے کہا۔ اور پھر تیزی سے ایک طرف کو اس طرح کھسک گیا جیسے اس کے منہ سے کوئی غلط بات نکل گئی ہو ——— عمران اس کے خوف کی وجہ سمجھ گیا اور پھر کھسکتا ہوا آگے بڑھ گیا۔ ایک جگہ رک کر اُسے خیال آیا تو اس نے جیب میں ہاتھ ڈالا اور پھر جیسے ہی اس کا ہاتھ ایک شناختی کارڈ سے ٹکرایا۔ اس کے لبوں پر مسکراہٹ ابھر آئی ——— یہ ایک اخبار کا جاری کردہ شناختی کارڈ تھا۔ جس میں تصدیق کی گئی تھی کہ عمران اس اخبار کا خصوصی کرائم رپورٹر ہے۔ عمران کو باچانی معاشرت کے بارے میں علم تھا کہ یہاں اخبار سے متعلق لوگوں کو انتہائی قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے ——— اس لئے اس نے یہاں پہنچتے ہی ایک شناختی کارڈ بنوا لیا تھا۔ کارڈ کے مطابق اس کا تعلق باچان کے سب سے مشہور اخبار "ڈیلی نیشنل" سے تھا۔ اور عمران کا نام بے چونگ تھا۔

عمران نے ایک پولیس مین کو کارڈ دکھایا تو اس نے سر ہلا کر اُسے آگے جانے کی اجازت دے دی اور پھر اس کارڈ کی وجہ سے وہ حادثے کے مقام پر پہنچ گیا ——— چند لمحوں بعد جب اُسے پتہ چلا کہ کوٹھی میں سے چھ افراد کی لاشیں ملی ہیں جن میں دو عورتیں اور چار مرد تھے اور یہ چھ کے چھ کافرستانی سیاح تھے تو عمران نے



ہونٹ بھینچ لئے۔ اس نے ڈگنومیٹر کے ذریعے جان بوجھ کر اسے کوٹھی تک راچی سنگ کی راہنمائی کی تھی۔ کیونکہ اُسے معلوم تھا کہ یہ کوٹھی کافرستان سیکرٹ سروس کا خفیہ اڈہ تھی۔ لیکن یہاں اس کے خیال کے مطابق صرف ایک آدمی رہتا تھا۔ لیکن اب چھ لاشیں ملنے کا مطلب تھا کہ عمران کی نہ صرف توقع غلط ثابت ہوئی ہے ——— بلکہ اس کی وجہ سے چھ انسانی جانیں بھی ضائع ہوئی ہیں۔ عمران نے تن چن کو جس مشین کے سامنے کھڑا ہوتے دیکھا تھا اس کی ساخت دیکھتے ہی وہ سمجھ گیا تھا کہ یہ مشین ہر قسم کے ڈکٹا فون کی موجودگی کو نہ صرف چیک کر سکتی ہے بلکہ اس کے رسیونگ مرکز کو بھی چیک کر سکتی ہے ——— اور عمران نے اس لئے ڈگنومیٹر کی مدد سے رسیونگ مرکز کو تبدیل کر کے اس کا ٹارگٹ اس کوٹھی کو ظاہر کیا تھا۔ اس کا مقصد یہ تھا کہ بلڈ ہاونڈز لازماً یہاں چھاپہ مارنے آئیں گے۔ اور وہ زیادہ سے زیادہ یہاں موجود کافرستانیوں کو اغوا کر کے لے جائیں گے ——— لیکن اس دوران عمران وہاں پہنچ جائے گا اور پھر ان کا تعاقب کر کے وہ ان کا مین سنٹر چیک کر لے گا۔ لیکن بلڈھاونڈز اس کی توقع سے کہیں زیادہ سفاک نکلے، انہوں نے اغوا اور پوچھ گچھ کے چکر میں پڑنے کی بجائے فوری کارروائی کی اور کوٹھی کو ہی بموں سے اڑا دیا ——— اس طرح ذرا سے توقع کے خلاف کام ہونے پر چھ انسانی جانیں بیک جھپکنے میں ضائع بھی ہو گئیں۔ اور اس کے ساتھ ہی عمران کا اصل مقصد بھی

پورا نہ ہو سکا۔ کیونکہ اب وہاں دھماکے کرنے والے یا ان کی نگرانی کرنے والے اگر موجود بھی ہوں گے تو لوگوں کے اس اژدہام میں وہ انہیں پہچان نہ سکتا تھا ۔۔۔۔ اُسے فاصلہ طے کرنے میں کافی وقت لگ گیا تھا۔

"راچی سنگ ۔۔۔۔ تمہیں ان انسانی جانوں کا حساب دینا ہو گا" ۔۔۔۔ عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اور پھر وہ واپس مڑ گیا۔

تھوڑی دیر بعد وہ کار دوڑاتا ہوا واپس شہر کی طرف جا رہا تھا۔ اچانک اُسے وہ فون نمبر یاد آ گئے جو تن چن نے ہیڈ کوارٹر بات کرنے کے لئے ڈائل کئے تھے ۔۔۔۔ عمران نے ایک پبلک بوتھ کے پاس کار روکی اور پھر نیچے اتر کر اس نے انکوائری کے نمبر ڈائل کئے۔

"یس انکوائری" ۔۔۔۔ دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"میرے پاس ایک فون نمبر ہے۔ جو میرے دوست نے مجھے دیا تھا۔ لیکن میں اس کا پتہ بھول گیا ہوں اور اس نمبر پر دوسری طرف سے کوئی فون نہیں اٹھا رہا ۔۔۔۔ اس لئے پلیز اس نمبر کی لوکیشن بتا دیں" ۔۔۔۔ عمران نے بڑے منت بھرے لہجے میں کہا۔

"ضرور جناب ۔۔۔۔ فون نمبر بتائیں" ۔۔۔۔ دوسری طرف سے لڑکی نے کہا اور عمران نے اُسے وہ نمبر بتا دیئے جو اس نے



تن چن کو ڈائل کرتے ہوئے دیکھا تھا۔

"اوہ مسٹر ۔۔۔۔ آپ کے دوست نے یقیناً آپ سے مذاق کیا ہے۔ یہ نمبر تو ایمرجنسی لنک بوتھ کے ہیں جو راڈنش روڈ پر نصب ہے" ۔۔۔۔ لڑکی نے چند لمحوں بعد جواب دیا۔

"ایمرجنسی لنک بوتھ ۔۔۔۔ یہ کیا ہوتا ہے" ۔۔۔۔ عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ کیونکہ یہ نام اس نے پہلے نہ سنا تھا۔

"اور آپ شاید باہر سے آئے ہیں۔ حکومت باچان نے ہر مصروف علاقے میں اس قسم کے لنک بوتھ قائم کئے ہیں۔ جہاں ایک آدمی تعینات رہتا ہے ۔۔۔۔ اگر اس علاقے کا کوئی نمبر خراب ہوتا ہے تو اس لنک بوتھ کے ذریعے اس آدمی تک پیغام پہنچایا جا سکتا ہے۔ یہ ایمرجنسی کی صورت میں استعمال کرنے کے لئے ہوتا ہے" ۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔ اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

"ایمرجنسی لنک بوتھ ۔۔۔۔ گڈ۔ اچھا منصوبہ ہے" ۔۔۔۔ عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اور پھر اس نے کے ڈال کر دوبارہ وہی نمبر گھما دیئے جو اس نے انکوائری کو بتائے تھے۔

"یس ۔۔۔۔ ایمرجنسی لنک بوتھ نمبر فور۔ پلیز" ۔۔۔۔ دوسری طرف سے ایک آواز سنائی دی۔

"انچارج سے بات کرنی ہے" ۔۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"جیپسم ـــــ اوہ ۔ اس نام کا تو کوئی آدمی اس ریخج میں نہیں رہتا ۔ مزید تفصیل بتایئے" ـــــ دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران نے بغیر کوئی جواب دیئے رسیور رکھ دیا ۔ اس کی پیشانی پر سلوٹیں سی ابھر آئی تھیں ۔ وہ سوچ رہا تھا کہ یا تو درمیان میں کوئی چکربازی موجود ہے یا پھر اس نے غلط نمبر سمجھے ہیں ـــــ لیکن اُسے اچھی طرح یاد تھا کہ تن چن نے یہی نمبر ڈائل کیے تھے ۔ اور دوسری طرف سے ہیڈ کوارٹر کہا گیا تھا ۔ لیکن اب یہ نمبر ایمرجنسی بوتھ کے تھے ۔ بہرحال جو کچھ بھی تھا ۔ یہ کلیو بھی ہاتھ سے نکل گیا تھا ۔

عمران بوتھ سے باہر نکلا اور پھر کار میں بیٹھ کر اس نے کار آگے بڑھا دی ۔ اُسی لمحے اُسے کرنل فریدی کی فائل کا خیال آگیا ۔ اس میں الفرڈ بار کے بارے میں تفصیلات موجود تھیں ۔ کرنل فریدی کا ٹکراؤ راجی سنگ سے اسی بار میں ہوا تھا ـــــ اور کرنل فریدی نے زبانی بھی اُسے اس اڈے کے متعلق بتایا تھا ۔ چنانچہ عمران نے اس بار کو چیک کرنے کا فیصلہ کیا اور کار کا رخ اس بار کی طرف جانے والی سڑک پر موڑ دیا ۔



کمرے کا دروازہ کھلا تو میز کے پیچھے بیٹھے ہوئے ایک بھاری جسم کے نوجوان نے چونک کر سر اٹھایا ۔

" اوہ ـــــ کٹاپی تم ...... " ـــــ نوجوان نے کمرے میں داخل ہوتی ہوئی ایک خوب صورت اور نوجوان لڑکی کو دیکھتے ہوئے مسکرا کر کہا ۔

" چیکو ـــــ جب سے تم سیکرٹ سروس کے چیف بنے ہو ہمیں تو لفٹ ہی نہیں کرا رہے ۔ کیا بات ہے "

مس کٹاپی نے مسکراتے ہوئے کہا ۔ اور میز کے سامنے رکھی کرسی پر بیٹھ گئی ۔

" اوہ کٹاپی ـــــ تمہیں کبھی بھلایا جا سکتا ہے ۔ تم تو چیز ہی ایسی ہو کہ مجھے خواب بھی تمہارے ہی آتے ہیں ۔ بس کام اتنا زیادہ پڑ گیا ہے کہ تمہیں سمجھانے کی فرصت ہی نہیں رہی "

چیکو نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ اور سامنے رکھی ہوئی فائل بند کر دی۔

"ساری سیکرٹ سروس میں یہ افواہ پھیلی ہوئی ہے کہ تمہیں خفیہ طور پر بلڈ ہاؤنڈز کی حمایت حاصل ہے" ——— کٹاپی نے کہا۔

"تم تو جانتی ہو۔ پھر ایسی بات کیوں کر رہی ہو" ——— چیکو نے ہنستے ہوئے کہا اور کٹاپی بھی قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔

"میں تو اس لئے کہہ رہی تھی کہ ایسی بات کا پھیلنا اچھا نہیں ہے اور ہاں یہ بھی پتہ چلا ہے کہ وزیر اعظم نے بلڈ ہاؤنڈز کے متعلق سخت اقدامات کے آرڈر دے دیئے ہیں" ——— کٹاپی نے کہا۔

"ہاں۔ اسی سلسلے میں مصروف رہا ہوں۔ رپورٹ تیار کرنی تھی۔ بہرحال تم بتاؤ تمہاری طرف سے مجھے کوئی رپورٹ نہیں ملی۔ کیا بات ہے۔ صرف تفریح ہی ہو رہی ہے" ——— چیکو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ارے نہیں ——— تفریح کیسی ——— ڈیوٹی تو باقاعدگی سے دے رہی ہوں۔ لیکن بس رسمی سی ڈیوٹی ہے۔ ارے ہاں یاد آیا کئی روز پہلے مجھے ایک گروپ پر شک گزرا تھا۔ یہ گروپ پاکیشیائی سیاحوں کا تھا ——— کافی مرد تھے اور ان کے ساتھ ایک سوئس عورت تھی۔ یہ عورت ان کے ساتھ پاکیشیائی زبان میں اس طرح باتیں کر رہی تھی جیسے وہ رہنے والی ہی پاکیشیا کی ہو۔ اس بات پر مجھے شک گزرا تو میں نے ان کا تعاقب کیا۔ وہ ہوٹل نوکوپاما میں جا کر ٹھہرے ——— میں نے وہاں موجود چچو کی



ڈیوٹی لگائی تھی کہ وہ ان پر نظر رکھے۔ اس نے کوئی رپورٹ تو نہیں بھجوائی" ——— کٹاپی نے کہا۔

"چچو نے ——— نہیں۔ اس کی تو کوئی رپورٹ نہیں آئی"

چیکو نے چونکتے ہوئے کہا۔

"اُسے کچھ نہ کچھ تو رپورٹ دینی چاہیئے تھی۔ میں تو سمجھی تھی کہ تمہیں رپورٹ مل گئی ہو گی۔ ذرا اس چچو سے بات تو کراؤ۔ میں اس سے خود بات کرتی ہوں" ——— کٹاپی نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"چھوڑو۔ سیاح تو بھانت بھانت کے آتے جاتے رہتے ہیں۔ اور کوئی بات کرو۔ آج رات میں فارغ ہوں۔ بولو۔ کہاں ڈنر کھاؤ گی" ——— چیکو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تمہاری تو وہی مخصوص جگہ ہے۔ ہانیز بیچ۔ تم نے تو وہاں کمرہ بھی مستقل طور پر الاٹ کر رکھا ہے۔ پھر ڈنر کے بعد تم وہ کمرہ دکھانے بھی مجھے ضرور ساتھ لے جاؤ گے" ——— کٹاپی نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ظاہر ہے ——— اس کمرے میں تمہارے لئے میں نے پرانی شراب کا پورا کریٹ جمع کر رکھا ہے" ——— چیکو نے ہنستے ہوئے کہا۔

"نجانے تم کس کس کو یہ پرانی شراب پلاتے رہتے ہو گے"

کٹاپی نے کہا۔

"ارے نہیں کٹاپی۔ قسم لے لو۔ جو تمہارے علاوہ اور

کسی نے اس کمرے میں قدم بھی رکھا ہو۔ بولو پھر آج ڈنر طے ہو گیا"۔۔۔ چیکو نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ظاہر ہے۔ میں تمہیں تو انکار کر ہی نہیں سکتی۔ اب دیکھو تم سے ملے کافی دن ہو گئے تو میں بے چین ہو کر خود ہی آ گئی" کٹاپی نے کہا۔

"بہت بہت شکریہ"۔۔۔ چیکو نے ہنستے ہوئے جواب دیا۔ اور پھر میز پر رکھے ٹیلی فون کی طرف ہاتھ بڑھا دیا۔

"میں ڈنر کے لئے آرڈر دے دوں"۔۔۔ چیکو نے رسیور اٹھاتے ہوئے کہا۔ اور کٹاپی نے مسکراتے ہوئے سر ہلا دیا۔

ڈنر کا آرڈر دینے کے بعد جیسے ہی چیکو نے رسیور رکھا۔ ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ اور چیکو نے چونک کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔۔۔ چیف آف سیکرٹ سروس"۔۔۔ چیکو کا لہجہ یک لخت انتہائی تحکمانہ ہو گیا۔

"باس۔ میں شنگو بول رہا ہوں۔ چچو کے متعلق اطلاع دینی تھی"۔۔۔ دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"چچو کے متعلق۔۔۔ کیا ہوا اُسے"۔۔۔ چیکو نے چونک کر کہا۔ اور ساتھ ہی اس نے سامنے بیٹھی کٹاپی کی طرف دیکھا۔

"باس۔ میں آج چچو سے ملنے گیا تو مجھے معلوم ہوا کہ وہ کئی روز پہلے سے ہسپتال میں داخل ہے۔ اُسے کسی نے سر پر چوٹ مار کر بے ہوش کر دیا تھا۔۔۔ میں فوراً ہسپتال پہنچا تو پتہ چلا کہ چچو کو آج



کئی روز بعد ہوش آیا ہے۔ ڈاکٹروں کا تو خیال تھا کہ وہ شاید کبھی ہوش میں نہ آ سکے۔ کیونکہ اس کے دماغ کے اندرونی حصوں کو چوٹ لگی ہے لیکن وہ ہوش میں آ گیا ہے۔۔۔ میں جب اس سے ملا تو اس نے مجھے بتایا کہ میں آپ کو کال کر کے رپورٹ دے دوں کہ مس کٹاپی ایک سیاح گروپ کا تعاقب کرتی ہوئی ہوٹل آئی تھی۔ اور پھر اس سیاح گروپ کی نگرانی اس کے ذمے لگا دی تھی۔۔۔ سیاح گروپ کا ایک نوجوان ہوٹل سے نکل کر بڑے مشکوک سے انداز میں عقبی گلی میں گیا تو چچو نے اس کا تعاقب کیا۔ اور پھر اس نوجوان نے اچانک چچو کو کور کر لیا۔۔۔ اور اس کے سر پر کوئی چیز مار کر اُسے بے ہوش کر دیا اور اب اُسے بے ہوش کر دیا اور اب اُسے ہسپتال میں ہوش آیا ہے"۔۔۔ شنگو نے تفصیل بتلاتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔۔۔ اس کا مطلب ہے مس کٹاپی کا شک درست تھا۔ تم فوراً ہوٹل جا کر اس سیاح گروپ کے متعلق معلوم کرو۔ وہ یقیناً وہاں اب موجود نہ ہوں گے۔ لیکن ان کے حلیے ویٹرز سے معلوم کرو۔ اور ہوٹل کے رجسٹر سے ان کے نام و پتے وغیرہ کی تفصیلات معلوم کر کے مجھے فوراً رپورٹ دو"۔۔۔ چیکو نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

"یس باس۔۔۔ میں ابھی جاتا ہوں"۔۔۔ دوسری طرف سے شنگو نے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی چیکو نے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔

"اس کا مطلب تھا کہ میرا شک درست تھا ورنہ صرف درست تھا

بلکہ یہ لوگ کسی خاص مشن پر آئے ہیں ورنہ وہ اس طرح نہ جیکو کو ٹریس
کرتے اور نہ اس کی یہ حالت کرتے " ——— مس کٹاپی نے
ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ تمہاری بات درست ہے۔ اور یہ بھی بتا دوں کہ اگر
یہ لوگ وہی ہیں جن کا مجھے خیال ہے تو پھر سمجھو کہ صورت حال ہماری
توقع سے بھی کہیں زیادہ سنگین ہے" ——— جیکو نے دانت پیستے
ہوئے کہا۔

"کیا مطلب ——— میں سمجھی نہیں" ——— مس کٹاپی نے چونکتے
ہوئے کہا۔

"دیکھو۔ تم سے میرا کوئی پردہ نہیں ہے۔ اس لئے میں تمہیں بتا
دیتا ہوں۔ سابقہ چیف شاؤ چینگ کی بیٹی کو بلڈ ہاؤنڈز نے اغوا کر کے
قتل کرا دیا تھا ——— اس سے شاؤ چینگ کے دل میں انتقام کے
شعلے بھڑک اٹھے۔ لیکن وہ براہ راست بلڈ ہاؤنڈز کا کچھ نہ بگاڑ سکتا
تھا۔ اس لئے اس نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کو ایک ذاتی خط لکھا
کہ بلڈ ہاؤنڈز پاکیشیا کے خلاف خصوصی تباہ کن مشن پر آ رہی ہے۔
اس کا مطلب تھا کہ لازماً پاکیشیا سیکرٹ سروس بلڈ ہاؤنڈز کے
خلاف حرکت میں آ جائے گی ——— اور اس کا نتیجہ یہ ہو گا کہ وہ یہاں
آکر بلڈ ہاؤنڈز کا مقابلہ کرنا زیادہ بہتر سمجھے گی۔ لیکن بلڈ ہاؤنڈز کو
اس خط کا پتہ چل گیا۔ بلڈ ہاؤنڈز کے چیف نے فوری طور پر شاؤ چینگ
کو عہدے سے ہٹوا کر مجھے چیف بنا دیا ——— اور پھر شاؤ چینگ کی
ہڈیاں توڑ دیں۔ میں نے چیف بنتے ہی پاکیشیا کو سرکاری خط
لکھا کہ شاؤ چینگ کی اطلاع غلط تھی۔ لیکن جہاں تک مجھے پاکیشیا
سیکرٹ سروس کے بارے میں علم ہوا ہے وہ انتہائی خطرناک
لوگوں پر مشتمل ہے ——— خاص طور پر ایک آدمی علی عمران سے
تو پوری دنیا کے مجرم تو ایک طرف سیکرٹ سروسز کے بڑے
بڑے ایجنٹ خوف زدہ رہتے ہیں" ——— جیکو نے تفصیل
بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ ——— کیا وہ اس قدر خوفناک شخص ہے"
مس کٹاپی نے بے اختیار جھرجھری لیتے ہوئے کہا۔

"ارے نہیں۔ یہی تو حیرت کی بات ہے کہ وہ بظاہر ایک مسخرہ
احمق سا نوجوان ہے۔ لیکن اس کے کارنامے پڑھو تو وہ مافوق
الفطرت لگتا ہے ——— اب نشنگو کی اطلاع اور تمہارا بیان کہ وہ
لوگ ایشیائی تھے اور ان کے ساتھ ایک سوئس لڑکی تھی۔ مجھے
خیال آرہا ہے کہ یہ یقیناً پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لوگ ہوں
گے ——— اور وہ یقیناً یہاں حالات کا جائزہ لینے آئے ہوں گے۔
اور انہیں جیسے ہی معلوم ہوا کہ شاؤ چینگ کے ساتھ بلڈ ہاؤنڈز نے
یہ حشر کیا ہے وہ شاؤ چینگ کا انتقام لینے کے لئے بلڈ ہاؤنڈز
پر ٹوٹ پڑیں گے ——— کیونکہ شاؤ چینگ کے پرسنل کاغذات
سے مجھے علم ہوا ہے کہ وہ احمق عمران اس کا دوست ہے"
جیکو نے کہا۔

"ارے ارے۔ تم اس نوجوان کی تو بات نہیں کر رہے۔ جو
بالکل احمق لگ رہا تھا۔ تمہارے پاس اس کی تصویر ہے"

کٹاپی یک لخت بُری طرح چونک پڑی۔

"ہاں ہے۔ شاؤ چنگ کے پرسنل کاغذات سے ایک تصویر نکلی ہے۔ عام سی تصویر ہے۔ میں اس سوئس لڑکی کے ساتھ ہونے پر چونکا ہوں —— کیونکہ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس میں ایک سوئس لڑکی بھی کام کرتی ہے۔ میں دکھاتا ہوں تمہیں تصویر" —— چیکو نے کہا۔ اور اٹھ کر ایک طرف موجود الماری کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے الماری کھول کر اس کا ایک خفیہ خانہ کھولا اور پھر اس میں سے ایک فائل نکال کر وہ مڑا اور اس نے فائل میز پر رکھی اور خود واپس اپنی کرسی پر بیٹھ گیا —— فائل کھول کر اس نے اس میں ایک مدھم سی تصویر نکالی۔ اور سامنے بیٹھی ہوئی مس کٹاپی کی طرف بڑھا دی۔

"یہ ہے عمران کی تصویر" —— چیکو نے تصویر بڑھاتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ واقعی یہ وہی نوجوان ہے جسے میں نے ایئرپورٹ پر دیکھا تھا۔ بالکل یہی ہے۔ یہ تو انتہائی احمق اور مسخرہ سا آدمی تھا" مس کٹاپی نے کہا۔

"اوہ کاش۔ تم مجھے پہلے بتا دیتیں تو میں انہیں ایئرپورٹ سے ہی کور کر لیتا۔ اب نجانے وہ کہاں ہوں گے" —— چیکو نے ہاتھ ملتے ہوئے کہا۔

اُسی لمحے ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ اور چیکو نے چونک کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس —— چیف آف سیکرٹ سروس سپیکنگ" چیکو نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"باس۔ میں شنگو بول رہا ہوں۔ میں نے جناب ان کا سراغ لگا لیا ہے۔ ان میں سے ایک نوجوان ہوٹل کی کار کے ذریعے ایک پراپرٹی ڈیلر کے پاس گیا تھا —— ہوٹل کی کار کے ڈرائیور سے میں نے اس پراپرٹی ڈیلر کا پتہ چلایا اور اتفاق سے وہ میرا ذاتی دوست ہے۔ اس سے پتہ چلا ہے کہ انہوں نے باشاگ کالونی میں کوٹھی نمبر اٹھانوے کرایہ پر لی ہے —— حوالے کے لئے انہوں نے نیشنل ریکٹ کمپنی کے ٹماکو کا نام درج کرایا ہے۔ اور دو کاریں بھی کرایہ پر لی ہیں۔ اس پر میں فوراً باشاگ کالونی پہنچا جو یہاں سے نزدیک ہے —— اور باس ایک کار اس کوٹھی میں موجود ہے۔ اور لوگ بھی موجود ہیں۔ لیکن وہ سب مقامی ہیں۔ غیر ملکی نہیں" شنگو نے تفصیلی رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ ویری گڈ شنگو —— ویری گڈ۔ تم نے واقعی بے پناہ صلاحیتوں کا مظاہرہ کیا ہے۔ تم وہیں ٹھہر کر اس کی نگرانی کرو۔ تمہارے پاس ٹرانسمیٹر تو ہوگا" —— چیکو نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یس باس —— زیرو نائن ٹرانسمیٹر ہے" —— شنگو نے جواب دیا۔

"تم نگرانی کرو۔ میں اس ٹرانسمیٹر پر تھوڑی دیر بعد تمہیں ہدایات دوں گا" —— چیکو نے کہا اور جلدی سے ہاتھ بڑھا کر کریڈل دبایا

اور پھر تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"تم اب کیا کرنا چاہتے ہو" ۔۔۔۔ مس کٹاپی نے چونک کر کہا۔

"میں بلڈ ھاونڈز کے چیف کو تفصیل بتاتا ہوں۔ وہ ان کا فوراً خاتمہ کر دے گا" ۔۔۔۔ چیکو نے ڈائل کرتے ہوئے جواب دیا۔

"تم خود ان کے مقابلے میں کیوں نہیں آتے" ۔۔۔۔ مس کٹاپی نے بُرا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"وہ لوگ انتہائی خطرناک ہیں۔ اور پھر ہمارے پاس ان کے خلاف کوئی ثبوت بھی نہیں ہے۔ وہ یقیناً درست کاغذات پر آئے ہوں گے" ۔۔۔۔ چیکو نے جواب دیا۔ اور کٹاپی نے سر ہلا دیا۔ چیکو نے جلدی سے نمبر ڈائل کیئے۔

"یس ۔۔۔ ہیچم سپیکنگ" ۔۔۔۔ دوسری طرف سے ایک آواز سنائی دی۔

"چیکو بول رہا ہوں۔ بلڈ ھاونڈز سے بات کراؤ۔ فوراً" ۔۔۔۔ چیکو نے کہا۔

"او کے ۔۔۔۔ ہولڈ آن کریں" ۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور چند لمحوں بعد رسیور پر ایک آواز ابھری۔

"یس ۔۔۔ بلیو ہاونڈ سپیکنگ" ۔۔۔۔ دوسری طرف سے سخت لہجے میں کہا گیا۔

"میں آپ کو ایک اہم اطلاع دینا چاہتا ہوں۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا گروپ یہاں پہنچ چکا ہے۔ میں نے اسے ٹریس کر لیا ہے" ۔۔۔۔ چیکو نے کہا۔

"تم نے اب ٹریس کیا ہے۔ جب کہ میں ابھی ان کا خاتمہ کر کے آ رہا ہوں۔ اس وقت ان کی لاشوں کے ٹکڑوں کا پوسٹ مارٹم ہو رہا ہوگا" ۔۔۔۔ دوسری طرف سے بلیو ہاونڈ نے جواب دیا۔ اس کے لہجے میں طنز تھا۔

"لاشوں کے ٹکڑے ۔۔۔ کیا مطلب" ۔۔۔۔ چیکو نے حیرت زدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"میں نے وہ کوٹھی ہی بموں سے اڑا دی ہے۔ جس میں وہ رہ رہے تھے۔ ان کی لاشوں کے ٹکڑے میں اپنی آنکھوں سے دیکھ کر آیا ہوں" ۔۔۔۔ بلیو ہاونڈ نے جواب دیا۔

"اوہ ۔۔۔ یہ کتنی دیر پہلے کا واقعہ ہے" ۔۔۔۔ چیکو نے کہا۔

"زیادہ سے زیادہ پندرہ منٹ پہلے۔ کیوں" ۔۔۔۔ بلیو ہاونڈ نے چونک کر پوچھا۔

"اوہ۔ کوئی غلط فہمی ہو گئی ہے۔ میرے ممبر نے ابھی چند لمحے پہلے انہیں کوٹھی میں موجود دیکھا ہے" ۔۔۔۔ چیکو نے کہا۔

"کیا ۔۔۔ کیا کہہ رہے ہو۔ یہ کیسے ممکن ہے" ۔۔۔۔ اس بار بلیو ہاونڈ کے لہجے میں شدید حیرت نمایاں تھی۔

"وہ باشاگ کالونی کی کوٹھی نمبر اٹھانوے میں موجود ہیں باس۔ مقامی میک اپ میں" ۔۔۔۔ چیکو نے جواب دیا۔

"یہ کیسے ممکن ہے۔ وہ تو شاتگ کالونی کی کوٹھی نمبر بارہ میں

موجود تھے۔ اور میں بالکل شیور ہوں کیونکہ میں نے ایک مشین کے ذریعے چیک کیا ہے اور پھر وہاں سے ایشیائیوں کی لاشیں بھی ملی ہیں" ——— بلیو ہاؤنڈ نے جواب دیا۔

"اوہ۔ میں کہہ رہا ہوں کہ ضرور آپ کو غلط فہمی ہوئی ہے" چیکو نے کہا۔ اور پھر اس نے مس کٹاپی کے ٹسک سے لے کر سٹنگو کی رپورٹ تک پوری تفصیل بتا دی۔

"اوہ۔ تمہاری رپورٹ واقعی جاندار ہے۔ اور اب مجھے خیال آرہا ہے کہ وہ تو مقامی میک اپ میں تھے جب کہ لاشیں ایشیائیوں کی ملی ہیں ——— اور اس کا مطلب ہے کہ مشین نے دھوکہ دیا ہے۔ یا پھر جان بوجھ کر ہمیں غلط ٹارگٹ دیا گیا ہے۔ اوہ تمہارا آدمی وہاں موجود ہے" ——— بلیو ہاؤنڈ نے چیختے ہوئے کہا۔

"یس۔ سٹنگو ان کی نگرانی کر رہا ہے" ——— چیکو نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ میں یہ کوٹھی بھی اڑوا دیتا ہوں۔ لیکن سٹنگو کی رپورٹ کے مطابق ایک کار غائب ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ سب لوگ وہاں موجود نہیں ہیں" ——— بلیو ہاؤنڈ نے کہا۔

"بالکل" ——— چیکو نے جواب دیا۔

"اوکے ——— میں ایکشن گروپ کی ڈیوٹی لگا دیتا ہوں وہ بھی اس کی نگرانی کریں گے۔ اور پھر جیسے ہی دوسری کار وہاں آئے گی وہ پوری کوٹھی کو اڑا دیں گے۔ تم نے اپنے آدمی کا نام سٹنگو بتایا ہے۔ میرا خیال ہے میرے آدمی اُسے جانتے ہوں گے" بلیو ہاؤنڈ نے کہا۔

"ہو سکتا ہے نہ جانتے ہوں۔ اس لئے میں ایسا کرتا ہوں۔ کہ خود اپنے ایک دوسرے ممبر مس کٹاپی کے ساتھ وہاں نگرانی کے لئے چلا جاتا ہوں۔ تاکہ کوئی غلط فہمی نہ رہے ——— آپ کے آدمی مجھ سے رابطہ قائم کر لیں گے۔ میں اپنی نگرانی میں مشن مکمل کراؤں گا" ——— چیکو نے کہا۔

"ویری گڈ ——— یہ ٹھیک رہے گا۔ میں ابھی ایکشن گروپ کو ہدایات دے دیتا ہوں۔ اوکے۔ تھینک یو" ——— بلیو ہاؤنڈ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

"میرے متعلق کیوں کہہ دیا کہ میں تمہارے ساتھ جاؤں گی" مس کٹاپی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تمہارا جانا ضروری ہے۔ تم نے خود انہیں اچھی طرح دیکھا ہے۔ اس لئے تم انہیں پہچان جاؤ گی۔ ہو سکتا ہے سٹنگو کو کوئی غلط فہمی ہوئی ہو۔ ایسی صورت میں تمہاری طرف سے تسلی ہونی ضروری ہے۔ تم کسی بھی روپ میں اندر چلی جانا۔ یا پھر انہیں اندر جاتے ہوئے دیکھ کر بتا دینا" ——— چیکو نے کہا۔

"ہاں۔ یہ ٹھیک ہے۔ پھر ایک وعدہ کرو کہ بلڈھاؤنڈز سے مجھے موٹی رقم دلوا دینا۔ میں پیراڈائز پوائنٹ پر لگژری فلیٹ خریدنا چاہتی ہوں" ——— مس کٹاپی نے کہا۔

"ارے۔ تم ایک فلیٹ کی بات کر رہی ہو۔ بلڈھاؤنڈز تمہیں

پورا اسکوائر دلا دے گی۔ تم فکر نہ کرو۔ میرا ذمہ رہا" ـــــ چیکو نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور کٹاپی کا چہرہ چیکو کی بات سن کر کھل اٹھا۔

"تمہیں میک اپ کر لینا چاہیئے۔ کیونکہ ہو سکتا ہے وہ لوگ نگرانی کر رہے ہوں اور تمہیں دیکھ کر وہ چونک پڑیں۔ کیونکہ وہ لازماً تمہیں ائیرپورٹ پر دیکھ چکے ہوں گے" ـــــ چیکو نے کہا۔

"اوہ ہاں۔ واقعی تم بے حد ذہین آدمی ہو۔ ہر پہلو کا خیال رکھتے ہو" ـــــ مس کٹاپی نے کہا اور چیکو کے گالوں پہ اپنی تعریف سن کر سرخی دوڑ گئی۔

"میں میک اپ کر کے ابھی آتی ہوں" ـــــ مس کٹاپی نے اٹھتے ہوئے کہا اور چیکو نے سر ہلا دیا۔ اور مس کٹاپی اٹھ کر دفتر سے باہر نکل گئی۔ جب کہ چیکو ٹرانسمیٹر پر شنگو سے تازہ ترین رپورٹ لینے کے لئے ٹرانسمیٹر کی طرف بڑھ گیا۔

عمران نے کار الفرڈ بار کی وسیع و عریض عمارت سے ملحقہ بنی ہوئی پارکنگ میں روکی اور پھر نیچے اتر کر وہ بار ہال کی طرف بڑھ گیا ـــــ پارکنگ میں موجود کاروں کی تعداد سے ظاہر ہوتا تھا کہ الفرڈ بار میں توقع سے کچھ زیادہ ہی رش ہوگا۔ اور واقعی جب وہ بار کے وسیع و عریض ہال میں داخل ہوا۔ تو وہاں عورتوں اور مردوں کا اس قدر اژدہام تھا جیسے وہاں ایک نہیں کئی باراتیں اتری ہوئی ہوں اور عمران اتنے لوگوں کی یہاں موجودگی کی وجہ جانتا تھا کہ سب لوگوں کو معلوم ہے کہ یہ بار بلڈھاؤنڈز کا ہے اس لئے وہ یہاں ہر لحاظ سے محفوظ ہوں گے۔

ایک سائیڈ پر طویل و عریض کاؤنٹر بنا ہوا تھا۔ جس میں تقریباً چار کاؤنٹر کلرک موجود تھے۔ عمران تیز تیز قدم اٹھاتا کاؤنٹر کی طرف بڑھ گیا۔

"جی فرمائیے" ۔۔۔۔ ایک کاؤنٹر کلرک نے دو گاہکوں سے فارغ ہوتے ہی عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"میرا نام ہٹلر ہے۔ میں نے راجی سنگھ سے ملنا ہے" عمران نے زبان کو گھماتے ہوئے سخت لہجے میں کہا۔ کیونکہ یہاں غنڈے عام طور پر زبان گھما کر بات کرنا باعث شان سمجھتے تھے۔

"مسٹر ہٹلر۔ سوری۔ میں کسی راجی سنگھ کو نہیں جانتا" کاؤنٹر کلرک نے بُرا سا منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"تو کیا میں آئندہ ملاقات پر راجی سنگھ کو بتا دوں کہ تم نے اس کے دوست سے یہ بات کی ہے۔ سوچ لو۔ خون تھوکنے کی بھی فرصت نہیں ملے گی" ۔۔۔۔ عمران نے اُسی لہجے میں جواب دیا۔

"اوہ تو آپ ان کے دوست ہیں۔ لیکن میں نے پہلے آپ کو کبھی نہیں دیکھا" ۔۔۔۔ کاؤنٹر کلرک کے چہرے پر یک لخت خوف کے آثار ابھر آئے۔

"تمہارا دیکھنا راجی سنگھ کے ساتھ دوستی کے لئے ضروری شرط تو نہیں ہے۔ اور کام بھی راجی سنگھ کے فائدے کی ہے ۔۔۔۔ اور اگر فوری ملاقات نہ ہو سکی تو اس کا بہت بڑا نقصان ہو جائے گا" ۔۔۔۔ عمران نے اُسے اور زیادہ خوف زدہ کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ ۔۔۔۔ لیکن باس تو آج ادھر آتے ہی نہیں" کاؤنٹر کلرک نے جواب دیا۔

"وہ جہاں بھی ہو اس سے بات کرو۔ پھر دیکھنا جیسے ہی تم نے ہٹلر کا نام لیا۔ وہ کس طرح ننگے پاؤں دوڑ کر آتا ہے" ۔۔۔۔ عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے جناب۔ میں کوشش کرتا ہوں" ۔۔۔۔ کاؤنٹر کلرک نے کہا۔ اور پھر اس نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔ عمران کی نظریں نمبروں پر جمی ہوئی تھیں۔ لیکن یہ وہ نمبر نہ تھے جو اس نے تن چن کو کرتے ہوئے دیکھا تھا۔

"یس ۔۔۔۔ زیرو سیون بار" ۔۔۔۔ دوسری طرف سے رابطہ قائم ہوتے ہی آواز سنائی دی۔

"یانگ بول رہا ہوں الفرڈ بار سے۔ باس راجی سنگھ کے ایک دوست ان سے ملنے آئے ہیں۔ اور کہہ رہے ہیں کہ انتہائی ایمرجنسی مسئلہ ہے" ۔۔۔۔ کاؤنٹر کلرک نے تیز تیز لہجے میں کہا۔

"تم مطمئن ہو" ۔۔۔۔ دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

"ہاں ۔۔۔۔ ٹیلی فون پر بات ہو جائے گی تو پتہ لگ جائے گا" یانگ نے عمران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"اوکے ۔۔۔۔ میں تھوڑی دیر میں خود رنگ کرتا ہوں" دوسری طرف سے کہا گیا اور کاؤنٹر کلرک نے رسیور رکھا اور ایک اور گاہک کی طرف متوجہ ہو گیا۔ عمران خاموش کھڑا رہا۔

تھوڑی دیر بعد ٹیلی فون کی گھنٹی بجی اور کاؤنٹر کلرک یانگ نے چونک کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس ۔۔۔۔ یانگ سپیکنگ فرام الفرڈ بار" ۔۔۔۔ یانگ نے

تیز لہجے میں کہا۔

"یانگ۔ میں زیرو سیون بار سے بول رہا ہوں۔ باس ٹریس نہیں ہو رہا۔ ان کے دوست کو کہو کہ وہ اپنا ٹیلی فون نمبر دے دے" ___ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"او۔ کے۔ ٹھیک ہے۔ ہاں جناب آپ اپنا نمبر دے دیں" یانگ نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

اور عمران نے وہی نمبر دوہرا دیا جو تن چن نے استعمال کیا تھا۔ اور جو بعد میں ایمرجنسی لنک بوتھ کا نمبر نکلا تھا۔ یانگ نے وہ نمبر آگے بتا دیا۔ اور پھر یس کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

"آپ کو باس اس نمبر پر فون کر لیں گے" ___ یانگ نے کہا۔ اور عمران تھینک یو کہہ کر سر ہلاتا ہوا واپس مڑا۔ اور پھر الفرڈ بار سے باہر نکل کر وہ کار میں بیٹھ گیا۔ اس نے کار کے ڈیش بورڈ سے دارالحکومت کا نقشہ نکالا اور زیرو سیون بار کی لوکیشن چیک کرنے لگا ___ وہ اب وہاں جانا چاہتا تھا۔ کیونکہ یانگ کے ساتھ بات چیت سے معلوم ہوا تھا کہ زیرو سیون بار راچی سنگ کے نزدیک الفرڈ بار سے زیادہ اہمیت رکھتا ہے۔ تھوڑی دیر بعد اس نے زیرو سیون بار کو چیک کر لیا اور پھر اس نے کار آگے بڑھا دی۔

مختلف سڑکوں سے گزرنے کے بعد وہ تھوڑی دیر بعد زیرو سیون بار کے سامنے پہنچ گیا۔ یہ بظاہر ایک چھوٹا سا بار لگتا تھا اور اس کی عمارت بھی ایک منزلہ تھی ___ عمران نے کار پارکنگ



میں روکی اور نیچے اتر کر وہ بار ہال کی طرف بڑھ گیا۔

بار آدھے سے زیادہ خالی پڑا ہوا تھا اور کاؤنٹر پر ایک گنجے سر اور گٹھے ہوئے جسم کا نوجوان بیٹھا ہوا تھا۔ عمران تیز تیز قدم اٹھاتا اس کی طرف بڑھ گیا۔

"یس" ___ گنجے سر والے کاؤنٹر کلرک نے چونک کر غور سے عمران کو دیکھتے ہوئے کہا اور اس کی آواز سنتے ہی عمران سمجھ گیا کہ یہی وہ آدمی ہے جس نے یانگ سے بات کی تھی۔

"کیا تمہاری اس قدر اہمیت ہے کہ تمہیں کوئی بات بتائی جا سکتی ہے راچی سنگ سے متعلق" ___ عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کرخت لہجے میں کہا۔

"کیا مطلب ___ کیا کہنا چاہتے ہیں آپ" ___ گنجے سر والے نے بری طرح چونکتے ہوئے کہا۔

"میری بات کا جواب دو" ___ عمران کا لہجہ اور زیادہ کرخت ہو گیا۔

"پہلے آپ اپنا تعارف کرائیں" ___ گنجے سر والے نے قدرے مرعوب ہوتے ہوئے کہا۔

"سنو۔ تعارف نہیں کرایا جا سکتا۔ کیونکہ یہ ٹاپ سیکرٹ ہے۔ بس اتنا بتا دیتا ہوں کہ میرا تعلق پرائم منسٹر ہاؤس سے ہے اور راچی سنگ سے بات بھی پرائم منسٹر کے سلسلے میں ہونی ہے۔ ٹاپ سیکرٹ" ___ عمران نے بڑے باوقار لہجے میں کہا۔

"اوہ اچھا۔ میں سمجھ گیا۔ مگر باس تو موجود نہیں ہیں۔ پہلے بھی ان کے ایک دوست کا فون آیا تھا تو میں نے ساری چھان بین کی تھی وہ کہیں نہیں ہے" ——— گنجے سر والے نے جواب دیا۔

"ایسی صورت میں بیچم سے بھی بات ہو سکتی ہے۔ لیکن سنو۔ فون پہ نہیں۔ روبرو۔ یہ انتہائی ٹاپ سیکرٹ ہے"

عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ باس بیچم سے ——— اچھا میں دیکھتا ہوں" ——— گنجے سر والے نے کہا اور جلدی سے رسیور اٹھا کر نمبر ملانے لگا۔ عمران کی نظریں ڈائل پہ جمی ہوئی تھیں۔ اور یہ وہی نمبر تھا جو تن چن نے ڈائل کیا تھا۔

"یس ——— ہیڈ کوارٹر" ——— چند لمحوں بعد ہی دوسری طرف سے آنے والی آواز عمران کے کانوں میں پہنچی اور عمران نے ہونٹ بھینچ لئے۔ اُسے یہ بات سمجھ نہ آ رہی تھی کہ جب وہ انہی نمبروں پہ فون کرتا ہے تو ہیڈ کوارٹر اسے رسیو نہیں کرتا۔ لیکن جب دوسرے اس نمبر پہ ڈائل کریں تو بغیر کسی کوڈ کے ہیڈ کوارٹر اسے رسیو کرتا ہے۔

"میں زیرو سیون بار سے چانگ شی بول رہا ہوں۔ باس بیچم سے بات کرائیں۔ اٹ از ایمرجنسی" ——— گنجے سر والے چانگ شی نے کہا۔

"او۔ کے ——— ہولڈ آن کریں" ——— دوسری طرف سے کہا گیا اور چانگ شی خاموش ہو گیا۔



"یس ——— بیچم آن دی لائن" ——— چند لمحوں بعد ایک اور آواز سنائی دی۔

"باس۔ پرائم منسٹر ہاؤس سے ایک صاحب ملنے آئے ہیں باس راجی سنگ سے۔ لیکن وہ مل نہیں رہے۔ اس پہ انہوں نے کہا کہ وہ آپ سے بات کریں گے"

چانگ شی نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا۔

"کون صاحب ہیں۔ بات کراؤ" ——— بیچم کی حیرت بھری آواز سنائی دی۔ اور چانگ شی نے رسیور عمران کی طرف بڑھا دیا۔

"ہیلو۔ میں نامعلوم بول رہا ہوں" ——— عمران نے باوقار لہجے میں کہا۔

"نامعلوم ——— یہ کیا نام ہوا" ——— بیچم نے حیرت زدہ لہجے میں کہا۔

"جب ٹاپ سیکرٹ باتیں ہوں تو نام نہیں بتایا جا سکتا۔ بس اتنا بتا دینا کافی ہے کہ میرا تعلق پرائم منسٹر ہاؤس سے ہے۔ اگر راجی سنگ فوری طور پہ دستیاب ہو سکتا ہے تو اس سے بات کراؤ ——— اور اگر اُسے دیر ہے تو پھر یہ بات تم سے بھی ہو سکتی ہے۔ لیکن یہ خیال رہے کہ اٹ از ٹاپ سیکرٹ فون پہ نہیں کی جا سکتی" ——— عمران نے بڑے باوقار لہجے میں کہا۔

"او۔ کے۔ آپ وہیں ٹھہریں میں اپنے آدمی بھجوا رہا ہوں وہ

آپ کو میرے پاس لے آئیں گے" ـــــ بیچم نے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہوگیا۔ عمران نے مسکراتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

تقریباً دس منٹ بعد دو لمبے تڑنگے آدمی بار میں داخل ہوئے اور سیدھے کاؤنٹر کی طرف آ گئے۔

"آپ نے باس بیچم سے بات کرنی ہے" ـــــ ان میں سے ایک نے کاؤنٹر پہ کھڑے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہاں" ـــــ عمران نے انہیں غور سے دیکھتے ہوئے جواب دیا۔

"تشریف لائیے ـــــ ہم آپ کو لینے آئے ہیں" ـــــ اُسی نے جواب دیا۔ اور عمران سر ہلاتا ہوا ان کے ساتھ چل پڑا۔

باہر ان کی سرخ رنگ کی کار موجود تھی۔ وہ عمران کو لے کر کار کی طرف بڑھنے لگے۔

"میری اپنی کار موجود ہے" ـــــ عمران نے کہا۔

"اوہ ـــــ کون سی ہے۔ میرا ساتھی لے آئے گا" ـ اُسی آدمی نے کہا۔

اور عمران نے سر ہلاتے ہوئے جیب سے چابی نکال کر اس کے ساتھی کی طرف بڑھاتے ہوئے کار کا نمبر بتا دیا۔

اور پھر وہ اس آدمی کے ساتھ سرخ رنگ کی کار میں بیٹھ کر آگے بڑھ گیا۔ اس نے بیک مرر میں اپنی کار کو بھی پیچھے آتے ہوئے دیکھا ـــــ کار مختلف سڑکوں پہ گھومتی ہوئی ایک



ویران علاقے کی طرف بڑھ گئی۔ اور عمران کے لبوں پہ مسکراہٹ پھیل گئی۔

چند لمحوں بعد دونوں کاریں آگے پیچھے چلتی ہوئیں ایک پرانے سے مکان کے احاطے میں داخل ہو گئیں۔ یہاں برآمدے میں مشین گنوں سے مسلح چار افراد موجود تھے۔

"تشریف لائیے" ـــــ ڈرائیور نے اتر کر عمران کی طرف کا دروازہ کھولتے ہوئے قدرے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔ اور عمران سر ہلاتا ہوا نیچے اترا اور پھر اس آدمی کی رہنمائی میں چلتا ہوا وہ ایک کمرے میں آ گیا ـــــ کمرہ خاصا بڑا تھا۔ لیکن اس میں سوائے تین کرسیوں کے اور کوئی فرنیچر نہ تھا۔

ان کے پیچھے چار مسلح افراد بھی اندر داخل ہوئے اور دروازے کے ساتھ دیوار سے لگ کر کھڑے ہو گئے۔

"آپ تشریف رکھیں۔ باس بیچم آ رہے ہیں" ـــــ اس آدمی نے کہا اور مڑ کر تیز تیز قدم اٹھاتا دروازے سے باہر نکل گیا۔ عمران تیز نظروں سے کمرے کا جائزہ لینے لگا۔

چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور ایک ناٹے قد لیکن سخت گیر چہرے والا نوجوان اندر داخل ہوا۔ وہ بڑے غور سے عمران کو دیکھ رہا تھا۔

"میرا نام بیچم ہے۔ فرمائیے" ـــــ نوجوان نے بغور عمران کو دیکھتے ہوئے کہا۔ اور ایک کرسی پر اطمینان سے بیٹھ گیا۔

"تمہارا نام بیچم کی بجائے احمق ہونا چاہیئے" ـــــ عمران

نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب ــــ کیا آپ ہوش میں ہیں" ــــ بیچم یکلخت اچھل کر بولا اس کے چہرے پر غصے کے آثار نمایاں ہو گئے تھے۔

"میرا خیال ہے تم ہوش میں نہیں ہو۔ جب میں نے تمہیں بتا دیا ہے کہ اٹ از ٹاپ سیکرٹ تو تم ان آدمیوں کو یہاں کھڑے کر کے کہہ رہے ہو کہ فرمائیے ــــ اس سے تو بہتر تھا کہ تم پہلے جلسہ عام کا اعلان کرتے اور پھر بھرے جلسے میں کھڑے ہو کر یہ الفاظ کہتے" ــــ عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

"اوہ ــــ آپ ان آدمیوں کی وجہ سے ایسا کہہ رہے ہیں۔ سوری۔ میں آپ کو بتانا بھول گیا کہ یہ چاروں پیدائشی بہرے اور گونگے ہیں۔ اس لئے آپ بے فکر ہو کر بات چیت کیجئے"

"سوری۔ یہ بات ایسی ہے کہ اس میں معمولی سا رسک بھی نہیں لیا جا سکتا۔ اس لئے آپ انہیں باہر بھیج دیں۔ اور ویسے بھی پرائم منسٹر ہاؤس سے متعلق مجھ جیسے آدمی کی یہ توہین ہے کہ اس کے سر پر مسلح آدمی کھڑے کئے جائیں" ــــ عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"ایسی صورت میں آپ کی تلاشی لینا ضروری ہو جائے گی" بیچم نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ میں تلاشی دینے کے لئے تیار ہوں" عمران نے جواب دیا اور اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ بیچم نے اٹھ کر خود عمران کی تلاشی لی۔ لیکن اس کا ہاتھ اس خفیہ جیب تک نہ پہنچ سکا۔ جس میں زیرو نمبر کا پسٹل موجود تھا۔

"ٹھیک ہے" ــــ بیچم نے کہا۔ اور اس نے مڑ کر ان چاروں کو اشارے سے باہر جانے کے لئے کہا اور وہ سر جھکاتے ایک دوسرے کے پیچھے چلتے ہوئے کمرے سے باہر نکل گئے۔

"اب دروازہ بند کرو" ــــ عمران نے سخت لہجے میں کہا اور بیچم سر ہلاتا ہوا واپس مڑا۔ اور اس نے آگے بڑھ کر دروازہ اندر سے بند کر دیا۔ عمران بڑے مطمئن انداز میں کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔

"جی اب فرمائیے" ــــ بیچم نے واپس آ کر کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"تمہارا ہیڈ کوارٹر کہاں ہے" ــــ عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"کیوں ــــ آپ کیوں پوچھ رہے ہیں" ــــ بیچم نے چونک کر پوچھا۔

"تاکہ میں اس میں گھس کر بلڈ ھاؤنڈز کی پوری تنظیم کی تفصیلات بھی حاصل کر سکوں اور اسے تباہ بھی کر سکوں" ــــ عمران نے بڑے سرد لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔ اور بیچم کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی گئیں۔

"اوہ۔ تو میرا شک درست تھا" ــــ بیچم نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"کیسا شک" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"کہ تم کسی غلط مقصد سے آئے ہو" ـــــ بیچم نے کہا اور دوسرے لمحے اچھل کر کھڑا ہو گیا۔ اب اس کے ہاتھ میں ریوالور نظر آ رہا تھا۔

"ہونہہ ـــــ اگر تم بلڈھاونڈز کے سیکنڈ چیف ہو تو پھر راجی سنگ سے بڑا احمق دنیا میں پیدا نہیں ہوا" ـــــ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے کرسی پر بیٹھے بیٹھے یک لخت اپنی لات اوپر کو اٹھائی اور سامنے کھڑے بیچم کے ہاتھ سے ریوالور نکل کر ایک جھٹکے کے ساتھ دور فرش پر جا گرا ـــــ اور اس کے ساتھ ہی عمران نے نہ صرف پسٹل نکال لیا بلکہ وہ اٹھ کر بھی کھڑا ہو گیا تھا۔ بیچم واقعی احمقوں کی طرح کھڑا عمران کا منہ دیکھ رہا تھا۔ شاید یہ سب کچھ اس کی توقع کے بالکل برعکس ہوا تھا۔

"تت ـــــ تت ـــــ تم ہو کون" ـــــ بیچم نے اپنے آپ کو سنبھالتے ہوئے کہا۔

"میرا نام پرنس آف ڈھمپ ہے" ـــــ عمران نے سرد لہجے میں جواب دیا۔

اور بیچم اس طرح اچھل کر پیچھے ہٹا جیسے اس نے کوئی مافوق الفطرت چیز دیکھ لی ہو۔

"مم ـــــ مم ـــــ مگر چیف باس نے تو تمہارے پورے گروپ کا خاتمہ کر دیا ہے کوٹھی کو بموں سے اڑا کر" ـــــ بیچم



نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ان بے گناہوں کا انتقام تو میں نے ابھی لینا ہے مسٹر بیچم" عمران نے کہا۔

اور بیچم نے یک لخت اتنی پھرتی سے قلابازی کھائی کہ عمران بھی ایک لمحے کے لئے حیران رہ گیا۔ دوسرے لمحے بیچم قلابازی کھا کر ایک دیوار سے جا ٹکرایا ـــــ اور پھر عمران کے دیکھتے ہی دیکھتے وہ اس طرح فرش میں غائب ہو گیا کہ جیسے اسے زمین کھا گئی ہو۔ یہ سب کچھ صرف پلک جھپکنے میں ہوا۔ لیکن عمران اس کے غائب ہوتے ہی بجلی کی سی تیزی سے دروازے کی طرف دوڑا ـــــ لیکن ابھی وہ دروازے تک پہنچا ہی تھا کہ یکلخت زمین اس کے قدموں کے نیچے سے غائب ہو گئی۔ عمران نے سنبھلنے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے وہ قلابازی کھاتا ہوا خاصی گہرائی میں جا گرا ـــــ اس کا جسم نیچے کسی سخت چیز سے ٹکرانے کی بجائے کسی نرم سی چیز میں دبتا گیا۔ اور جب اس کے جسم کی حرکت رکی۔ اس نے تیزی سے اپنے آپ کو اوپر کی طرف اچھالنا چاہا ـــــ لیکن پھر وہ ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔ اس کا جسم جس چیز میں دب گیا تھا اس چیز نے اس کے جسم کو اس طرح چپکا لیا تھا جیسے کوئی چیز گوند سے جڑ جاتی ہے ـــــ یہ جگہ گہری تاریکی میں ڈوبی ہوئی تھی۔ اس لئے عمران اس چیز کی ماہیت معلوم نہ کر سکتا تھا۔ لیکن دوسرے لمحے چٹ کی آواز کے ساتھ وہ جگہ روشن ہو گئی۔ اور عمران نے ایک طویل

سانس لیا۔ وہ کپاس نما کسی روئیں کے بہت بڑے ڈھیر میں دبا ہوا تھا۔ عمران کی صرف گردن اور سر باہر تھا۔ اور باقی پورا جسم اس نیلے رنگ کے روئیں کے ڈھیر میں غائب تھا ۔۔۔ یہ ایک کافی بڑا کمرہ تھا۔ اور اوپر چھت ایسے دکھائی دے رہی تھی ۔ جیسے ٹھوس پتھروں کی ہو۔ لیکن یہ پتھر ایک دوسرے کے ساتھ کسی سیاہ رنگ کے میٹریل سے جڑے ہوئے تھے۔ روئیں کا یہ ڈھیر پورے کمرے میں پھیلا ہوا تھا ۔۔۔ روشن ہونے کے تقریباً آدھے گھنٹے بعد یک لخت گڑگڑاہٹ کی سی آواز سنائی دی۔ اور اس کے ساتھ ہی نیلے رنگ کا رُواں تیزی سے کھسکتا ہوا دائیں طرف کی دیوار میں بننے والے خلا میں غائب ہو گیا ۔۔۔ صرف اتنا ڈھیر باقی رہ گیا جو عمران کے جسم کو جکڑے ہوئے تھے۔ اور پھر دیوار کا وہ خلا غائب ہو گیا اور اس کے ساتھ ہی دوسری طرف کی دیوار میں ایک اور خلا پیدا ہوا۔ اور اس میں سے وہی چار گونگے اور بہرے مسلح افراد مشین گنیں سنبھالے اندر داخل ہوئے اور پہلے کی طرح اس خلا کے دونوں اطراف میں کھڑے ہو گئے۔

چند لمحوں بعد اس خلا میں سے بیچم اندر داخل ہوا۔ لیکن وہ بھی بغیر کوئی بات کیے ایک سائیڈ پہ ہٹ کر کھڑا ہو گیا۔ اور پھر اس کے بعد جو شخص اندر داخل ہوا اُسے دیکھ کر عمران چونک پڑا۔ کیونکہ یہ راچی سنگ تھا ۔۔۔ عمران چونکہ اُسے جانتا تھا اس لئے اُسے دیکھتے ہی پہچان گیا۔



"ہونہہ ۔۔۔ تو تم علی عمران ہو۔ پاکیشیا کے وہی علی عمران جس کے کارناموں کی دھوم مچی ہوئی ہے۔ لیکن دیکھو تم کس طرح بے بس اور معذور کھڑے ہو" ۔۔۔ راچی سنگ نے آگے بڑھ کر بڑے طنزیہ لہجے میں عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"کون بے بس ہے اور کون معذور ہے۔ اس کا فیصلہ تو بعد میں ہو گا راچی سنگ۔ البتہ مجھے خوشی اس بات کی ہے۔ کہ آخر کار تم نے مجھے ٹریس کر ہی لیا" ۔۔۔ عمران نے بڑے مطمئن لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ مجھے خود اس ملاقات کا بڑا اشتیاق تھا۔ میں شانگ کالونی کی کوٹھی نمبر اٹھانوے کے پاس تمہارا انتظار کرتا رہا۔ تاکہ تم واپس آؤ تو تمہیں تمہارے ساتھیوں سمیت ختم کر دیا جائے۔ لیکن مجھے کیا معلوم تھا کہ تم وہاں آنے کی بجائے احمقوں کی طرح یہاں دوڑے آؤ گے" ۔۔۔ راچی سنگ نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"اوہ تو تم وہاں پہنچ گئے۔ ویری گڈ۔ اس کا مطلب ہے کہ ابھی تم میں کچھ پرانی صلاحیتیں موجود ہیں۔ ویری گڈ۔ مجھے یہ جان کر واقعی خوشی ہوئی ہے" ۔۔۔ عمران نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

"اچھا بہت باتیں ہو گئیں۔ میرے خیال میں مزید وقت ضائع کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ بیچم۔ اس کے جسم کے ایک ایک ریشے کو گولیوں سے اڑا دو" ۔۔۔ راچی سنگ نے یک لخت غصیلے لہجے میں پاس کھڑے بیچم سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس باس" ـــــ بیچم نے جواب دیا۔ اور اس نے ان گونگے بہروں کو فائر کرنے کا اشارہ کیا۔

"تم اس قدر عقلمند بھی ہو سکتے ہو۔ میں اس کا تصور بھی نہیں کر سکتا تھا" عمران نے یک لخت طنزیہ انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔

"موت کو سامنے دیکھ کر ہر شخص کے حواس اسی طرح گم ہو جاتے ہیں" ـــــ راچی سنگ نے طنزیہ انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔ لیکن دوسرے لمحے اس نے انتہائی تیزی سے مڑ کر ان گونگے بہروں کو رک جانے کا اشارہ کیا۔ اور ان کی اٹھی ہوئی مشین گنیں ایک جھٹکے سے نیچے ہو گئیں۔

"تم نے یہ فقرہ کیوں کہا ہے۔ علی عمران" ـــــ راچی سنگ نے ہونٹ کاٹتے ہوئے عمران سے مخاطب ہو کر کہا اور عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"سب کے سامنے بتا دوں۔ یہ سوچ لو کہ میں تو بے بس اور معذور ہوں۔ اور میں نے تو بہرحال تمہارے ہاتھوں مر جانا ہے۔ لیکن یہ ناممکن نہیں ہے کہ بعد میں تم ساری عمر پچھتاتے رہو" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"بیچم۔ اپنے آدمیوں کو لے کر باہر کھڑے ہو جاؤ"

راچی سنگ نے ایک لمحہ سوچنے کے بعد بیچم سے کہا۔

اور بیچم سر ہلاتا ہوا اپنے آدمیوں کو باہر آنے کا اشارہ کرتے ہوئے اس خلا کی طرف بڑھ گیا۔

"ہاں۔ اب بتاؤ۔ تم نے یہ فقرہ کیوں کہا ہے" ـــــ راچی سنگ



نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔ اور عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"سنو راچی سنگ۔ ابھی تم اس بزنس میں پختہ نہیں ہوئے اگر یقین نہ آئے تو بیچم سے پوچھ لینا۔ وہ تمہیں بتا دے گا کہ بلڈھا ونڈز کی مکمل تفصیلات میری جیب میں محسوس کرنے کے باوجود اس نے انہیں کیوں میری جیب سے نہیں نکالا ـــــ اور اس کے ساتھ ہی ٹیر سم آڈ بھی اس نے کیوں نظر انداز کر دیا تھا" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"بیچم۔ تم اکیلے اندر آؤ" ـــــ راچی سنگ نے یک لخت چیختے ہوئے کہا۔

اور دوسرے لمحے بیچم تیزی سے اندر داخل ہوا۔

"یس باس" ـــــ اس نے حیرت بھرے انداز میں کہا۔

"تم نے مجھے بتایا تھا کہ تم نے اس کی تلاشی لی تھی۔ لیکن اس کے باوجود اس نے پسٹل نکال لیا تھا" ـــــ راچی سنگ نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

"یس باس۔ حالانکہ میں نے اس کی مکمل تلاشی لی تھی۔ لیکن نجانے وہ پسٹل اس نے کہاں سے نکال لیا تھا" ـــــ بیچم نے جواب دیا۔

"تم نے اس کی جیب میں کاغذات بھی دیکھے تھے اور ٹیر سم آڈ بھی۔ کیوں" ـــــ راچی سنگ نے کرخت لہجے میں کہا۔

"کاغذات۔ یس سر۔ میں نے محسوس کیا تھا کہ کاغذات ہیں لیکن اس وقت چونکہ میں صرف اسلحے کے بارے میں سوچ رہا

تھا۔ اس لئے میں نے ان کاغذات کو باہر نکال کر نہیں دیکھا تھا"۔ بیچم نے جواب دیا۔

"تم احمق ہو بیچم ــــــ یہ دنیا کا شاطر ترین انسان ہے۔ اور اس کے پاس بلڈھا وںڈز کی پوری تفصیلات موجود ہیں اگر صرف کاغذات ہوتے تب تو کوئی بات نہ تھی۔ لیکن اس کے پاس ٹیرسم آڈ ہے۔ اور تم جانتے ہو کہ ٹیرسم آڈ کس قدر خوفناک ہے ــــــ اس کے پھٹتے ہی یہ پوری بلڈنگ ہمارے ساتھ ہی فضا میں غائب ہو جاتی" راجی سنگ نے کہا۔

"باس۔ ٹیرسم آڈ کی موجودگی تو میں نے محسوس نہیں کی تھی" بیچم نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تمہیں تو پسٹل بھی محسوس نہ ہو رہا تھا۔ حالانکہ وہ ٹیرسم آڈ سے کہیں بڑا ہوتا ہے" ــــــ عمران نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"ہوں۔ ٹھیک ہے۔ پہلے اس کی جیبوں سے یہ چیزیں نکالو۔ اور پھر اسے گولی مار دو۔ یہیں میرے سامنے" ــــــ راجی سنگ نے تیز اور تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس باس" ــــــ بیچم نے کہا۔ اور مڑ کر تیزی سے اس خلا میں سے باہر نکل گیا۔ چند لمحوں بعد وہ واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک بڑی سی سپرے گن تھی۔ اور اس کے پیچھے وہ چار مشین گنوں سے مسلح افراد بھی اندر آ گئے تھے۔ اور وہ سامنے آ کر اکٹھے کھڑے ہو گئے۔

"اس کے ہاتھ میں وہ پسٹل تو نہیں ہے" ــــــ راجی سنگ



نے پوچھا۔

"نو سر ــــــ وہ تو اُس کمرے میں گر گیا تھا" ــــــ بیچم نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے سپرے کرو" ــــــ راجی سنگ نے کہا۔ اور جیب سے ایک بھاری ریوالور نکال لیا۔

"بیچم نے سپرے گن کی نال کا رخ عمران کی طرف کیا اور گن کا ٹریگر دبا دیا۔ گن میں سے سرخ رنگ کی گیس کی دھار سی نکل کر عمران کے جسم کے گرد موجود نیلے رنگ کے دھوئیں پر پڑنے لگی۔ جہاں جہاں پر یہ گیس پڑتا جا رہا تھا۔ وہاں تیزی سے غائب ہوتا جا رہا تھا۔ اور چند لمحوں بعد ہی عمران کے جسم کے گرد موجود دھواں مکمل طور پر غائب ہو گیا ــــــ اور اب اس نے محسوس کیا کہ اس کا جسم اب مکمل طور پر آزاد تھا۔ پسٹل واقعی اس کے ہاتھ سے اوپر والے کمرے سے گرتے ہوئے نکل چکا تھا۔ اس لئے وہ خالی ہاتھ کھڑا رہا۔

"اب تم دیوار کی طرف منہ کر لو" ــــــ راجی سنگ نے تیز لہجے میں کہا۔ اور عمران نے اثبات میں سر ہلایا اور مڑنے لگا۔ لیکن مڑتے مڑتے یک لخت اس کا جسم بجلی کی سی تیزی سے اچھلا۔ اور دوسرے لمحے راجی سنگ چیختا ہوا اس کے ساتھ ہی اڑتا ہوا دیوار سے جا لگا ــــــ عمران کی پشت دیوار کے ساتھ تھی۔ جب کہ راجی سنگ اس کے سینے سے لگا ہوا تھا۔ البتہ ریوالور اس کے ہاتھوں سے نکل چکا تھا۔

" خبردار۔ سب اسلحہ گرا دو۔ ورنہ میں اس کی گردن توڑ دوں گا" عمران نے غراتے ہوئے کہا۔ اور ساتھ ہی اس نے اپنے بازو کو جو راچی سنگ کی گردن کے گرد حمائل تھا ایک زوردار جھٹکا دیا۔ اور راچی سنگ کے حلق سے بے اختیار کربناک چیخ نکل گئی۔

" انہیں حکم دو راچی سنگ ورنہ" ——— عمران نے ایک اور زوردار جھٹکا دیا تو راچی سنگ نے بے اختیار چیختے ہوئے کہا۔

" گرادو۔ گرادو" ——— راچی سنگ کی آواز میں غراہٹ بھی شامل تھی۔ اس کا جسم جو عمران کے دوہرے بازو کی گرفت میں تھا۔ ڈھیلا سا پڑ گیا۔

اور بجیم نے ان گونگوں کو اشارہ کیا اور انہوں نے سر ہلاتے ہوتے مشین گنیں نیچے گرادیں۔

" اب تم سب باہر چلے جاؤ۔ گھبراؤ نہیں۔ اگر تم نے میری ہدایت پر پورا عمل کیا تو راچی سنگ کو کچھ نہیں ہو گا۔ ہم پرلنے ساتھی ہیں" عمران نے تیز لہجے میں کہا۔ اور ساتھ ہی اس نے ایک بار پھر زوردار جھٹکا دیا ——— اور راچی سنگ کے حلق سے زوردار چیخ نکل گئی۔

بجیم نے بجلی کی سی تیزی سے عمران کے حکم کی تعمیل کی اور وہ اپنے ساتھیوں سمیت تیزی سے اس خلا سے باہر نکل گیا۔

ان کے باہر نکلتے ہی عمران راچی سنگ کو گھسیٹتا ہوا تیزی سے فرش پر پڑی ہوئیں مشین گنوں کی طرف بڑھنے لگا۔ لیکن دوسرے لمحے اس کے قدم یک لخت زمین سے اکھڑ گئے تو باوجود کوشش کے وہ اپنے قدم واپس زمین پر نہ جما سکا۔ اور اس کے ساتھ ہی راچی سنگ چکنی مچھلی کی طرح اس کی گرفت سے نکل گیا۔ اس نے دراصل انتہائی ماہرانہ انداز میں عمران کے قدم اوپر اٹھتے ہی یک لخت پیچھے کی طرف دباؤ ڈال کر عمران کو فضا میں اٹھا کر اس کی گرفت ڈھیلی کر دی تھی۔ اس طرح وہ اس کی گرفت سے نکل جانے میں کامیاب ہو گیا۔

عمران کے قدم جیسے ہی واپس فرش سے لگے۔ اس نے آگے کی طرف جھکتے ہوئے راچی سنگ پر چھلانگ لگا دی۔ لیکن اسی لمحے راچی سنگ یک لخت گھوما ——— اور اس کا جسم تیزی سے گھومتا ہوا فضا میں بلند ہوا اور جب تک عمران اس جگہ پہنچا جہاں ایک لمحہ پہلے راچی سنگ موجود تھا۔ راچی سنگ دیوار کے اس خلا سے باہر جا گرا تھا ——— اور اس کے باہر جاتے ہی یکلخت خلا اس طرح برابر ہو گیا جیسے وہ اس انتظار میں ہو کہ کب راچی سنگ باہر آئے اور وہ برابر ہو۔

اب عمران کمرے میں اکیلا رہ گیا تھا۔ اور وہاں ایک ریوالور، ایک سپرے گن اور تین مشین گنیں پڑی ہوئی تھیں۔ اسی لمحے گڑگڑاہٹ کی تیز آواز ابھری اور اس دیوار میں خلا پیدا ہوا۔ جس میں سے پہلے نیلے رنگ کا چپکنے والا لاوا باہر گیا تھا ——— عمران نے خلا پیدا ہوتے ہی زور سے چھلانگ لگائی اور سپرے گن اٹھا کر وہ اس جگہ کھڑا ہوا جہاں چند لمحے پہلے وہ ڈھیر میں دفن کھڑا تھا۔ خلا میں سے وہی نیلے رنگ کے دھوئیں کے ڈھیر تیزی سے کمرے میں گھستے ہوئے آنے لگے ——— عمران نے سپرے گن کی نال کا

رخ اس خلا کی طرف کیا اور ٹریگر دبا دیا۔ سرخ رنگ کی گیس کی دھار نکل کر اس اندر آتے ہوئے روئیں پر پڑی اور روواں تیزی سے غائب ہونے لگا ——— چند لمحوں بعد گڑگڑاہٹ کی آواز ختم ہوگئی۔ اور اس کے ساتھ ہی خلا بھی برابر ہو گیا۔ عمران نے سپرے گن ایک طرف پھینکی اور دوڑ کر ایک مشین گن اٹھا کر اس خلا والی جگہ کی سائیڈ میں کھڑا ہو گیا ——— جس میں سے یہ لوگ اندر آتے اور باہر جاتے تھے۔ اس کا خیال تھا کہ یہ لوگ اب دوبارہ اس خلا میں سے اندر آئیں گے۔ کیونکہ ان کے خیال کے مطابق تو عمران اس روئیں میں چپک کر دوبارہ بے بس ہو چکا ہو گا ——— لیکن جب کافی دیر گزر گئی۔ اور خلا نمودار نہ ہوا تو عمران نے ہونٹ بھینچ لئے۔ اس کی تیز نظروں نے اب کمرے کا جائزہ لینا شروع کر دیا۔ لیکن کمرے میں کوئی دروازہ۔ کھڑکی یا روشندان ہوتا تو ایک طرف معمولی سا سوراخ بھی موجود نہ تھا۔

عمران چند لمحے سوچتا رہا پھر اس نے جلدی سے کلائی پر بندھی ہوئی گھڑی کا ونڈ بٹن کھینچ کر اُسے تیزی سے گھمایا۔ اور جیسے ہی گھڑی کے نچلے خانے میں موجود سوئیاں ایک مخصوص ہندسے پر آئیں عمران نے ونڈ بٹن کو اور زیادہ کھینچ لیا ——— اور اس کے ساتھ ہی گھڑی کے درمیان سرخ رنگ کا نقطہ تیزی سے جلنے بجھنے لگا۔

"ہیلو ہیلو ——— پرنس آف ڈھمپ کالنگ اوور"
عمران نے گھڑی کو منہ کے قریب کرتے ہوئے تیز لہجے میں کہا۔

"یس ——— صفدر سپیکنگ اوور" ——— دوسرے لمحے گھڑی میں سے صفدر کی آواز سنائی دی۔

"صفدر ——— تم سب لوگ اس کوٹھی میں بلڈ ھاونڈز کی نگرانی میں ہو۔ اور وہ کسی بھی وقت کوٹھی پر حملہ کر سکتے ہیں اوور" ——— عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

"وہ حملہ تو پہلے ہی ہو چکا ہے۔ ہم نے نگرانی چیک کر لی تھی۔ اس لئے ہم خفیہ سرنگ کے راستے سے نکل کر پوائنٹ دو پر پہنچ گئے تھے ——— اور ابھی ہم وہاں پہنچے ہی تھے۔ کہ کوٹھی کو خوفناک بموں سے اڑا دیا گیا تھا۔ ہم بغیر میک اپ کے باہر نہ نکل سکتے تھے۔ اس لئے فوری ریڈی میڈ میک اپ کرنے کے بعد جب ہم پوائنٹ دو سے نکل کر پوائنٹ ایک کے قریب پہنچے تو وہاں پولیس اور عوام کا مجمع اکٹھا ہو چکا تھا ——— اور نگرانی کرنے والے غائب تھے۔ ہم ابھی واپس پوائنٹ دو پر آئے ہیں کہ آپ کی کال آئی ہے اوور" ——— صفدر نے تفصیلی رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ ——— شہر میں نکل کر ان نگرانی کرنے والوں کو تلاش کرنے کا باقی ساتھیوں کو کہہ دو اور خود کیپٹن شکیل کو لے کر باشامی روڈ کے دسویں میل واقع ایک ویران سے مکان پر پہنچ جاؤ۔ اس مکان کی نشانی یہ ہے کہ اس کی چھت پر پرانے زمانے کا ایک مرغ بادنما نصب ہے۔ میں اس مکان میں پھنسا ہوا ہوں اوور" عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

"اوہ ۔ ہماری کار تو کوٹھی میں ہی تباہ ہو چکی ہے ۔ ہم کوئی کار اڑا کر آتے ہیں اوور" ـــــ صفدر نے تیز لہجے میں کہا ۔

"جلدی پہنچو ۔ اور احتیاط سے یہ بلڈ ھاونڈز کا خاصا جدید قسم کا ہیڈ کوارٹر لگتا ہے ۔ اوور اینڈ آل" ـــــ عمران نے کہا ۔ اور وئنڈ بٹن دبا دیا ۔

ابھی عمران نے وئنڈ بٹن دبایا ہی تھا کہ یک لخت ایک خوفناک اور کان پھاڑ دھماکہ ہوا اور اس کے ساتھ ہی اس قدر خوفناک گڑگڑاہٹ کی آواز سنائی دی کہ جیسے کوئی بہت بڑا آتش فشاں پھٹ پڑا ہو ـــــ اور دوسرے لمحے اُسے یوں محسوس ہوا جیسے وہ کمرے کی چھت اور دیواروں سمیت فضا میں اچھل کر ہزاروں ٹکڑوں میں تبدیل ہو گیا ہو ۔ اس کے ذہن پر یک لخت گہری تاریکی کے بادل سے چھا گئے ۔

خلا سے باہر نکلتے ہی بیچم بجلی کی سی تیزی سے دوڑتا ہوا ساتھ موجود سیڑھیاں چڑھ کر اوپر ایک چھوٹے سے کمرے میں پہنچا ـــــ اور اس نے جلدی سے اس کمرے کی دیوار کے ساتھ نصب مشین کا ہینڈل ایک جھٹکے سے نیچے کر دیا ۔ مشین پر لگی ہوئی سکرین ایک جھماکے سے روشن ہوئی اور اسی لمحے بیچم نے اس خلا میں سے راچی سنگھ کے جسم کو اچھل کر باہر آتے دیکھا تو بیچم کا ہاتھ حرکت میں آیا اور اس نے ایک بٹن دبا دیا ـــــ اس بٹن کے دبتے ہی خلا برابر ہو گیا ۔

خلا برابر ہوتے ہی بیچم کے ہاتھ نے ایک بار پھر حرکت کی ۔ اور اس نے بیک وقت دو بٹن دبا دیئے ۔ اور اس کے ساتھ ہی سکرین پر کمرے میں ایک اور خلا نمودار ہوتا دکھائی دیا ۔ اور نیلے رنگ کا دُھواں تیزی سے کمرے میں داخل ہونے لگا ۔

"اسے مارنا مت ــــ اس کے پاس ٹیر سم آڈ ہے"۔ راجی سنگ کی چیختی ہوئی آواز کمرے کے دروازے سے سنائی دی۔

"باس ــــ میں نے اسے زیرو فائیو میں جکڑنے کی کوشش کی ہے۔ لیکن سپر سے گن کی وجہ سے وہ زیرو فائیو ہی ختم کئے جا رہا ہے"۔ ــــ بیچم نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"یہ بے حد خطرناک آدمی ہے۔ اسے ہر قیمت پہ مرنا ہے۔ لیکن ٹیر سم آڈ پھٹ گیا تو ہم سب بھی ساتھ ہی ذروں میں تبدیل ہو جائیں گے۔ تم ایسا کرو کہ فوری طور پہ یہاں سے منتقل ہونے کے احکامات دو۔ اور پھر یہاں وائرلیس ڈائنامنٹ لگا دو ــــ اور پورے پوائنٹ کو اڑا دو۔ جلدی کرو"۔ ــــ راجی سنگ نے چیختے ہوئے کہا۔

اس دوران وہ رواں ختم ہو چکا تھا۔ اور خلا خود بخود برابر ہو گیا تھا۔ اب عمران مشین گن اٹھا کر پہلے والی خلا کی سائیڈ میں کھڑا دکھائی دے رہا تھا۔

"باس۔ منتقلی کے لئے تو بہت وقت چاہیئے۔ یہاں کافی شینری موجود ہے" ــــ بیچم نے تذبذب بھرے لہجے میں کہا۔

"اڑا دو۔ سب کچھ ساتھ اڑا دو۔ یہ سب کچھ بعد میں بھی بن سکتا ہے"۔ راجی سنگ نے چیختے ہوئے کہا۔

"تو پھر میں یہیں وقت لگا دیتا ہوں۔ دس منٹ کافی ہیں باس"



بیچم نے کہا۔

اور راجی سنگ کے سر ہلاتے ہی اس نے جلدی سے ایک ناب کو گھما کر ڈائل پر موجود سوئیوں کو حرکت دے کر مخصوص ہندسوں پر روکا ــــ اور پھر کئی مختلف بٹن دبا کر اس نے نیچے لٹکے ہوئے ہینڈل کو آدھا اوپر اٹھا دیا۔

"دس منٹ بعد یہ پورا کمرہ تباہ ہو جائے گا" ــــ بیچم نے تیز لہجے میں کہا۔

آدھا ہینڈل اوپر اٹھنے کی وجہ سے سکرین بجھ گئی تھی۔ لیکن مشین پر جلتے بجھتے چھوٹے چھوٹے بلب اسی طرح جل بجھ رہے تھے۔

"جلدی نکالو سب کو یہاں سے۔ فوراً جلدی" ــــ راجی سنگ نے چیختے ہوئے کہا۔ اور خود وہ دوڑتا ہوا مقابل کے دروازے سے باہر نکل گیا۔ بیچم اس دروازے کی بجائے تیزی سے دوڑتا ہوا واپس سیڑھیاں اتر کر نیچے آیا ــــ اور اس نے وہاں ابھی تک خاموش کھڑے ان چاروں گرگوں کو اشارے سے واپس بلایا اور وہ سر ہلاتے ہوئے اس کے پیچھے سیڑھیاں چڑھتے ہوئے اس مشین والے کمرے میں آئے ــــ اور پھر بیچم سمیت مقابل کے دروازے سے نکل کر وہ ایک راہداری میں سے ہوتے ہوئے عمارت کے سامنے والے رخ پر پہنچ گئے۔ وہاں عمران کی کار سمیت دو اور کاریں موجود تھیں ــــ ایک کار میں راجی سنگ بیٹھ رہا تھا اور پھر ان پانچوں کے دوسری کار تک پہنچتے

پہنچتے اس نے کار سٹارٹ کر دی ۔

"سنو۔ یہاں سے نکل کر مین ہیڈ کوارٹر پہنچو۔ اور پھر وہاں سے اس کی لاش کے ٹکڑے اکٹھے کرنے کے لئے آدمی بھیج دینا ۔ میں زیرو ہاؤس جا رہا ہوں" ——— راجی سنگ نے تیز لہجے میں کہا۔ اور دوسرے لمحے وہ اتنی تیزی سے کار کو موڑ کر سڑک پر آیا جیسے اس کے پیچھے طوفان آ رہا ہو ۔

"باس۔ کچھ ضرورت سے زیادہ ہی گھبرا گیا ہے" ——— بیچم نے کار کی ڈرائیونگ سیٹ والا دروازہ کھولتے ہوئے بڑبڑا کر کہا۔ اور ساتھ ہی اس نے ان چاروں کو بھی کار میں بیٹھنے کا اشارہ کیا ——— اور ان کے بیٹھتے ہی اس نے بجلی کی سی تیزی سے کار کو سڑک کی طرف دوڑایا اور کار رلے کر وہ شہر کی طرف بڑھنے لگا ۔ راجی سنگ کی کار غائب ہو چکی تھی ۔ لیکن بیچم نے کافی فاصلے پر پہنچ کر کار ایک سائیڈ پر بنے ہوئے درختوں کے جھنڈ کے نیچے روک دی ۔ اور کلائی میں موجود گھڑی پر وقت دیکھنے لگا ——— اسی لمحے دور سے ایک خوفناک دھماکے کے بعد زوردار گڑگڑاہٹ کی آواز سنائی دی ۔ یہ دھماکہ اس قدر شدید تھا کہ اتنی دور موجود ہونے کے باوجود انہیں زمین لرزتی ہوئی محسوس ہوئی تھی ——— جب دھماکے اور گڑگڑاہٹ کی آواز ختم ہو گئی ۔ تو بیچم نے مڑ کر ان گونگوں کو مخصوص اشاروں میں سمجھانا شروع کر دیا کہ وہ واپس جائیں اور تباہ شدہ پوائنٹ میں سے عمران کی لاشوں کے ٹکڑے اٹھا کر ہیڈ کوارٹر لے آئیں ——— گونگوں نے سمجھ لینے کا اشارہ کیا اور پھر تیزی سے



دروازہ کھول کر نیچے اتر گئے ۔ بیچم نے کار سٹارٹ کی اور وہ شہر کی طرف جانے والی سڑک پر تیزی سے آگے بڑھنے لگا ۔ لیکن ذرا سا آگے جا کر اس نے کار کو ایک سائیڈ پر جاتی ہوئی سڑک پر موڑ دیا ۔ کار اس سڑک پر دوڑتی ہوئی ایک پہاڑی سلسلے کے دامن میں پہنچ گئی ——— یہ چھوٹی چھوٹی ویران سی پہاڑیاں تھیں اور اس پر کہیں بھی زندگی کے آثار نظر نہ آ رہے تھے ۔ ابھی وہ اس کے دامن میں پہنچا ہی تھا کہ کار کے ٹرانسمیٹر سے ٹوں ٹوں کی آوازیں نکلنے لگیں ۔ بیچم نے بریک لگائی اور کار کو ایک سائیڈ پر روک کر اس نے ہاتھ بڑھا کر ڈیش بورڈ کے نیچے لگا ہوا ایک بٹن دبا دیا ۔

"ہیلو ہیلو ——— بلیو ہاؤنڈ کالنگ اوور" ——— بٹن دبتے ہی راجی سنگ کی تیز آواز سنائی دی ۔

"یس باس ——— بیچم بول رہا ہوں اوور" ——— بیچم نے جواب دیا ۔

"بیچم غضب ہو گیا ۔ شاگنگ کالونی کی جس کوٹھی پر ایکشن گروپ نے حملہ کیا ہے وہ خالی ہے ۔ اس میں ایک بھی لاش نہیں ملی ۔ اس کا مطلب ہے کہ وہ لوگ کسی خفیہ طریقے سے پہلے ہی یہاں سے غائب ہو چکے ہیں ——— تم سناؤ تمہارے ٹارگٹ کا کیا ہوا اوور" راجی سنگ نے تیز لہجے میں کہا ۔

"باس ۔ پوائنٹ مکمل طور پر تباہ ہو گیا ہے ۔ میں نے گونگوں کو عمران کی لاش کے ٹکڑے لینے کے لئے بھیج دیا ہے اور خود اب ہیڈ کوارٹر کی طرف جا رہا ہوں اوور" ——— بیچم نے جواب دیا ۔

"ٹھیک ہے۔ وہ شیطان تو لازمی ختم ہو گیا۔ لیکن یہ باقی گروپ بچ گیا ہے۔ تم ہیڈ کوارٹر پہنچتے ہی پوری تنظیم کو ان کی تلاش پر لگا دو۔ میں نے سیکرٹ سروس کے چیف کو بھی احکامات دے دیئے ہیں، وہ بھی ان کو تلاش کر رہا ہے ——— اب ان سب کا فوری خاتمہ ضروری ہو گیا ہے اوور" ——— راجی سنگ نے تیز لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے باس اوور" ——— بیچم نے جواب دیا۔

"لاش کے ٹکڑے پہنچتے ہی مجھے رپورٹ دینا۔ میں اب مستقل طور پر زیرو ہاؤس میں رہوں گا۔ اور بات صرف ٹرانسمیٹر پر ہی ہو گی اوور" راجی سنگ نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس باس اوور" ——— بیچم نے کہا اور دوسری طرف سے اوور اینڈ آل کے الفاظ سنتے ہی اس نے ڈیش بورڈ کے نیچے لگا ہوا ٹرانسمیٹر کا بٹن آف کیا اور پھر کار کو آگے بڑھا دیا۔



"یہ عمران صاحب اتنی دور کہاں پھنس گئے ہیں" کیپٹن شکیل نے ساتھ والی ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھے ہوئے صفدر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"کسی چکر میں وہاں پہنچ گیا ہو گا" ——— صفدر نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

"یہاں آ کر مجھے عمران کا طریقہ کار سمجھ میں نہیں آیا۔ یہ ایک عام سی مجرم تنظیم ہے۔ ہمیں اس کے خاتمے کے لئے بھی عام زیر زمین دنیا میں کارروائی کرنی چاہیئے تھی" ——— کیپٹن شکیل نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"شاید عمران ان کے ہیڈ کوارٹر کو ٹریس کرتے ہوئے ادھر آ پھنسا ہو گا۔ وہ دراصل کم سے کم وقت میں زیادہ سے زیادہ کام نمٹانے کا عادی ہے" ——— صفدر نے جواب دیا۔

اُسی لمحے کار نے ایک موڑ کاٹا اور ایک ویران سی سڑک پر دوڑنے لگی۔ اس سڑک پر ٹریفک قطعاً نہ تھی جب کہ اس سے پہلے والی سڑکوں پر ٹریفک البتہ موجود تھی۔

"یہی وہ روڈ ہے جس کا پتہ عمران نے دیا تھا" ـــــــ صفدر نے کہا۔

"ہاں یہی ہے۔ میں نے نقشہ چیک کیا ہے۔ ہم صحیح آ رہے ہیں" کیپٹن شکیل نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

اور پھر وہ سڑک کے کنارے لگے ہوئے سنگ میلوں کو دیکھتے ہوئے آگے بڑھتے گئے۔ عمران نے انہیں بتایا تھا کہ وہ دسویں میل کے پاس پرانی عمارت میں موجود ہے۔

"ارے یہ کیا وہاں تو پتھروں کے ڈھیر ہیں۔ اور زمین اور سڑک بھی ٹوٹی ہوئی ہے۔ جیسے خوفناک بمباری ہوئی ہو" ـــــــ اچانک کیپٹن شکیل نے دور سڑک کی سائیڈ پر بکھرے ہوئے پتھروں کو دیکھتے ہوئے کہا۔ اور صفدر نے سر ہلا دیا۔ وہ بھی اب اس ڈھیر کو مارک کر چکا تھا ـــــــ پھر اچانک انہیں اس ڈھیر میں سے دو افراد نکلتے ہوئے نظر آئے۔ ان دونوں نے کسی آدمی کو یوں اٹھایا ہوا تھا۔ جیسے کسی لاش کو اٹھاتے ہیں۔ صفدر کی کار ابھی کچھ دور تھی۔ ان آدمیوں کو دیکھتے ہی کیپٹن شکیل نے تیزی سے کوٹ کی جیب سے ریوالور نکالا ـــــــ اور اُسی لمحے صفدر نے اس ڈھیر میں سے دو اور افراد باہر نکلتے دیکھے۔

"خبردار ـــــــ جو بھی ہے ہاتھ اٹھا لے" ـــــــ صفدر نے کار کی اوٹ لیتے ہوئے چیخ کر کہا۔

کیپٹن شکیل بھی کار کی اوٹ لے چکا تھا۔ لیکن ان چاروں افراد نے جیسے ان کی آواز سنی ہی نہ ہو۔ وہ اُسی طرح ڈھیر سے نکل کر کھلی سڑک پر آتے گئے۔

"ارے۔ یہ تو عمران کو اٹھائے ہوئے ہیں" ـــــــ صفدر نے اُسی لمحے چیخ کر کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے یک لخت ٹریگر دبا دیا۔ اور پتھروں میں سے نکلتا ہوا ایک آدمی اچھل کر نیچے گرا ـــــــ لیکن اس کے منہ سے آواز نہ نکلی تھی۔ باقی تین افراد جو تھے آدمی کے گرتے ہی یک لخت اچھلے۔ انہوں نے ہاتھوں میں پکڑے ہوئے عمران کو چھوڑا اور تیزی سے پتھروں کی اوٹ میں چھپنے کے لئے دوڑ پڑے ـــــــ لیکن اُسی لمحے کیپٹن شکیل اور صفدر نے دوبارہ فائر کھول دیئے۔ اور وہ تینوں اچھل کر منہ کے بل نیچے گرے۔ اور بُری طرح تڑپنے لگے۔ پہلا آدمی اب تک بے حس و حرکت ہو چکا تھا ـــــــ ان تینوں کے حلق سے بھی کوئی آواز نہ نکلی تھی۔ لیکن وہ پتھروں پر پڑے اس طرح تڑپ رہے تھے جیسے پانی سے نکلنے والی مچھلی تڑپتی ہے۔

ان کے گرتے ہی صفدر اور کیپٹن شکیل کار کی اوٹ سے نکل کر دوڑتے ہوئے اس طرف کو بڑھے جہاں انہوں نے عمران کو پھینکا تھا۔ عمران اُسی طرح بے حس و حرکت پڑا ہوا تھا۔

"اوہ ـــــــ عمران زخمی ہے" ـــــــ صفدر نے قریب پہنچ کر تیز لہجے میں کہا۔ اور پھر اس نے جھپٹ کر عمران کو اٹھایا۔ اور

واپس کار کی طرف دوڑ پڑا۔ عمران کے جسم کے کئی حصوں سے خون بہہ رہا تھا۔ اور اس کو کافی ضربات آئی تھیں۔ وہ چاروں افراد اب مکمل طور پر بے حس و حرکت ہو چکے تھے ـــــ اس لئے کیپٹن شکیل ان کی طرف بڑھنے کی بجائے صفدر کے پیچھے کار کی طرف دوڑ پڑا۔ کیونکہ تاخیر عمران کے لئے خطرناک بھی ہو سکتی تھی۔ صفدر نے عمران کو کار کی پچھلی سیٹ پر لٹایا ـــــ اور کیپٹن شکیل بھی اس کے ساتھ ہی اچھل کر پچھلی سیٹ پر بیٹھ گیا۔ جب کہ صفدر نے جلدی سے ڈرائیونگ سیٹ سنبھالی اور کار کو چلا کر تیزی سے گھمایا۔ اور اُسے پوری سپیڈ پر واپس دوڑانے لگا۔

" عمران کی جان کو خطرہ نہیں ہے۔ کوئی ہڈی نہیں ٹوٹی صرف زخم ہیں۔ اس کی ڈریسنگ یہیں کہیں کر لی جائے۔ ورنہ ہسپتال پہنچنے تک تو بہت سا خون بہہ جائے گا ـــــ" پیچھے موجود کیپٹن شکیل نے عمران کو چیک کرتے ہوئے کہا۔

اور صفدر نے سر ہلاتے ہوئے کار کو دائیں ہاتھ پر موجود درختوں کے گھنے ذخیرے کی طرف موڑ دیا۔ ذخیرہ خاصا گھنا تھا۔ اور صفدر کار کو کافی اندر لیتا گیا۔

"بس ٹھیک ہے۔ یہیں روک دو۔ خون تیزی سے نکل رہا ہے" کیپٹن شکیل نے کہا۔

اور صفدر نے کار کو بریک لگا دی۔ پھر ان دونوں نے مل کر عمران کو کار سے نکالا اور گھاس پر لٹا دیا۔ عمران کے دائیں کاندھے اور دائیں ٹانگ پر خاصے زخم آئے تھے جب کہ بائیں طرف کا

جسم قدرے محفوظ تھا۔ اس کے سر پر بھی گومڑ سا ابھرا ہوا تھا۔ کیپٹن شکیل اور صفدر نے جلدی سے عمران کی قمیض کو پٹیوں کی صورت میں پھاڑا ـــــ اور پھر صفدر ان پٹیوں کو زخموں پر لپیٹنے لگا۔ ابھی وہ پٹیاں لپیٹ ہی رہے تھے کہ عمران کے جسم میں حرکت ہوئی اور پھر اس نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔

" عمران صاحب آپ زخمی ہیں اس لئے لیٹے رہیں" صفدر نے تیز لہجے میں کہا۔ کیونکہ اُسے معلوم تھا کہ عمران ہوش میں آتے ہی لاشعوری طور پر اٹھنے کی کوشش کرے گا۔

" اوہ ـــــ تم پہنچ گئے۔ ویری گڈ۔ تبھی میں شاید بچ بھی گیا ہوں۔ ورنہ انہوں نے تو پوری عمارت ہی اڑا دی تھی شاید" عمران نے صفدر کے کہنے کے باوجود اٹھنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔

" زیادہ حرکت ٹھیک نہیں۔ زخم خاصے آئے ہیں" ـــــ صفدر نے اُسے واپس لٹانے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔

" ارے اب تم تو مجھے لاش کی طرح نہ پڑا رہنے دو۔ جب تک میں حرکت کر سکتا ہوں حرکت میں رہنا اچھا ہوتا ہے" عمران نے کہا۔ اور اٹھ کر بیٹھ گیا۔ اس کے چہرے کی سائیڈ بھی چھلی ہوئی تھی ـــــ لیکن میک اپ کی وجہ سے اصل جلد کو زیادہ نقصان نہ پہنچا تھا۔

" آپ کو چار افراد ان پتھروں کے ڈھیر سے نکال کر آ رہے تھے۔ جب ہم پہنچے ہم نے انہیں للکارا۔ لیکن انہوں نے کوئی جواب نہ

دیا۔ اس پر ہم نے ان پر فائر کھول دیا۔ اور مجھے حیرت ہے کہ وہ تڑپ کر گرے پھڑکے اور مر گئے۔ لیکن ان میں سے کوئی ایک لفظ بھی نہ بولا" ــــ صفدر نے کہا۔

"اوہ ــــ تو تم ان گونگوں کی بات کر رہے ہو۔ انہوں نے نکالا ہے۔ لیکن وہ اگر اس عمارت میں تھے تو وہ کیسے بچ گئے تھے" ــــ عمران نے اب اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

"گونگے ــــ اوہ۔ تو وہ چاروں گونگے تھے" ــــ صفدر اور کیپٹن شکیل نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں ــــ وہ چاروں ہی گونگے تھے۔ سنجانے وہ مجھے نکالنے کیوں وہاں رک گئے تھے۔ شاید وہ لاش سمجھ کر مجھے نکال رہے تھے" عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔ وہ اب لنگڑاتا ہوا کار کی طرف بڑھ رہا تھا۔

"اگر وہ آپ کو نہ نکالتے تو شاید ہمیں پتہ ہی نہ چلتا کہ آپ ان پتھروں میں دبے ہوئے ہیں" ــــ صفدر نے کہا۔

"قدرت بھی بعض اوقات عجیب انداز میں آدمی کی مدد کرتی ہے۔ جس طرح عمران صاحب کے جسم سے خون بہہ رہا تھا اگر وہ گونگے انہیں نہ نکالتے تو یقیناً ہمیں معلوم ہونے کے باوجود کافی وقت لگ جاتا۔ اور عمران صاحب کی زندگی خطرے میں پڑ جاتی" کیپٹن شکیل نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"میرے تصور میں بھی نہ تھا کہ یہ لوگ اس طرح پورے اڈے کو ہی تباہ کر دیں گے۔ میرا خیال ہے انہوں نے ٹائم بم لگایا ہو گا۔ اور پھر وہ گونگوں کو وہاں چھوڑ گئے ہوں گے کہ دھماکے کے بعد وہ میری لاش یا لاش کے ٹکڑے نکال کر ان کے پاس لے جاتے ــــ یہ تو اچھا ہوا کہ میں نے تمہیں پہلے ہی کال کر لیا تھا" عمران نے کار کی فرنٹ سیٹ پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

اور صفدر اور کیپٹن شکیل نے بھی سر ہلا دیئے۔ صفدر دوبارہ ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا تھا جب کہ کیپٹن شکیل پچھلی سیٹ پر بیٹھ چکا تھا۔ سیٹ پر خون پھیلا ہوا تھا اس لئے کیپٹن شکیل ایک سائیڈ پر سمٹا ہوا بیٹھا تھا۔

"اب کیا پروگرام ہے" ــــ صفدر نے پوچھا۔

"پروگرام کیا ہونا ہے۔ واپس چلو۔ ابھی عمران کے زخموں کی ڈریسنگ ہونی ضروری ہے" ــــ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"نہیں ــــ پہلے واپس اس جگہ چلو جہاں میرا مدفن بنایا گیا تھا شاید کوئی اچھے اعمال وہیں پڑے رہ گئے ہوں" ــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے کا رنگ زرد پڑا ہوا تھا اور وہ کار کی سیٹ سے پشت لگائے بیٹھا ہوا تھا۔ لیکن اس کی آنکھوں میں وہی شوخی اور چمک تھی جو اس کا طرۂ امتیاز تھا۔

عمران کی بات سن کر صفدر اور کیپٹن شکیل دونوں ہی بے اختیار ہنس پڑے۔ اور صفدر نے کار آگے بڑھا دی۔ تھوڑی دیر بعد کار پتھروں کے اس اونچے ڈھیر کے پاس رک گئی ــــ یہ علاقہ چونکہ شہر سے بے حد دور اور ویران جگہ پر تھا اس لئے شاید اس قدر خوفناک دھماکے کے باوجود پولیس کو اس کی اطلاع نہ ملی تھی۔

ورنہ باچان کی پولیس پوری دنیا میں انتہائی فعال پولیس سمجھی جاتی تھی۔ وہ یقیناً اب تک یہاں پہنچ چکی ہوتی۔

"اندر جا کر دیکھو۔ شاید کوئی کام کی چیز مل جائے۔ ایسی چیز جس سے بلڈ ھاونڈز کی نشاندہی ہو سکے" ——— عمران نے کہا اور اس نے آنکھیں بند کر لیں۔

صفدر اور کیپٹن شکیل کار سے نیچے اترے اور پتھروں کے اس ڈھیر کی طرف بڑھنے لگے جہاں ابھی تک ان چار گونگوں کی لاشیں پڑی ہوئی تھیں۔

تقریباً آدھے گھنٹے بعد ان دونوں کی واپسی ہوئی۔

"کچھ ملا" ——— عمران نے انہیں واپس آتے دیکھ کر چونکتے ہوئے پوچھا۔

"کوئی خاص چیز تو نہیں ملی۔ البتہ یہ ایک کاغذ ملا ہے۔ جس کے کونے پر کچھ ہندسے لکھے ہوئے ہیں۔ باقی تو پتھروں کے ڈھیر اور ٹوٹا پھوٹا فرنیچر ہے ——— البتہ ایک جگہ سے پتھر ہٹائے ہوئے لگتے ہیں اور وہاں ٹوٹی ہوئی مشینری کے بے شمار پرزے بکھرے پڑے ہیں" ——— صفدر نے کاغذ عمران کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"ساری عمارت ہی ڈھیر ہو گئی ہے۔ اور شاید ان گونگوں نے مجھے یہ پتھر ہٹا کر ہی نکالا ہے" ——— عمران نے کاغذ کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"ویسے جس انداز میں یہ عمارت تباہ ہوئی ہے۔ آپ کا بچ جانا معجزے سے کم نہیں ہے" ——— صفدر نے کار سٹارٹ کرتے ہوئے کہا۔

"میں پتھر کی دیوار کے ساتھ چپکا ہوا تھا جب دھماکہ ہوا۔ اس لئے کچھ بچاؤ ہو گیا ہے ورنہ تو میرے جسم کی ایک ہڈی بھی سلامت نہ ملتی" ——— عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔ وہ کاغذ پر لکھے ہوئے ہندسوں کو بڑے غور سے دیکھ رہا تھا۔

"اب پوائنٹ نمبر دو پر چلیں۔ یہ کار چوری کی ہے۔ ایسا نہ ہو کہ راستے میں ہی دھر لئے جائیں" ——— صفدر نے کار موڑتے ہوئے کہا۔

"چوری کی ——— اوہ ——— پھر تو لازماً ایسا ہو گا۔ یہاں کی پولیس انتہائی فعال ہے۔ چوری کی رپورٹ ملتے ہی انہوں نے ہر طرف مکمل ناکہ بندی کر رکھی ہو گی۔ نجانے تم یہاں تک پہنچ کیسے گئے" عمران نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"پوائنٹ دو کے قریب ہی جنرل پارکنگ ہے۔ اور اس کار پر اتنی مٹی موجود تھی کہ میں نے یہی اندازہ لگایا تھا کہ اس کا مالک اسے چھوڑ کر کسی طویل دورے پر گیا ہے۔ اس لئے میں نے اس کو اڑانے کا فیصلہ کیا تھا" ——— صفدر نے جواب دیا۔

"پھر بھی رسک نہیں لیا جا سکتا۔ باچان سیکرٹ سروس بھی ہمیں تلاش کر رہی ہے۔ تم ایسا کرو کہ کسی پبلک فون بوتھ کے قریب کار روکو۔ اب مجھے اپنے دوستوں کو تکلیف دینی ہی پڑے گی" عمران نے کہا اور صفدر نے سر ہلاتے ہوئے کار آگے بڑھا دی۔

ہال نما کمرے کے درمیان میں موجود ایک بڑی اور بیضوی طرز کی میز کے گرد چھ افراد کرسیوں پہ بیٹھے ہوئے تھے — درمیان میں رکھی ہوئی ایک کرسی خالی تھی۔ یہ چھ کے چھ افراد جاپانی تھے۔ ان میں سے ایک بیچم تھا۔ اُسی لمحے کمرے کا اکلوتا دروازہ کھلا۔ اور راچی سنگ اندر داخل ہوا۔ اس کا چہرہ تنا ہوا تھا — اور آنکھوں سے الجھن اور پریشانی کے آثار واضح طور پر نمایاں تھے۔ اُسے اندر آتا دیکھ کر کرسیوں پہ بیٹھے ہوئے سب افراد چونک کر اٹھ کھڑے ہوئے۔

"بیٹھو" — راچی سنگ نے کہا۔ اور خود بھی خالی کرسی کو کھسکا کر اس پہ بیٹھ گیا۔ باقی افراد بھی واپس کرسیوں پہ بیٹھ گئے۔

"بلڈھاونڈز کی یہ خصوصی سپر میٹنگ ایک اہم مسئلے کے حل کے لئے بلائی گئی ہے" — راچی سنگ نے غور سے ایک ایک



آدمی کا چہرہ دیکھتے ہوئے کہا۔

"یس باس — ہم حاضر ہیں" — پاس بیٹھے ہوئے ایک ادھیڑ عمر لیکن چمکدار آنکھوں والے شخص نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"سنو۔ میں نے کوشش کی تھی کہ بلڈھاونڈز پر ہونے والا خطرہ دور ہو جائے۔ لیکن وہ خطرہ دور ہونے کی بجائے ہم پر پوری قوت سے ٹوٹ پڑا ہے — اور اس وقت بلڈھاونڈز تنظیم کا پورا وجود ہی شدید خطرے میں ہے" — راچی سنگ نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"باس۔ آپ کھل کر بات کریں۔ بلڈھاونڈز تنظیم کو اچانک کیا خطرہ درپیش آ گیا ہے" — انتہائی بائیں کونے پہ بیٹھے ہوئے ایک بھاری چہرے والے نوجوان نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"سنو — میں پہلے تفصیلات بتاتا ہوں" — راچی سنگ نے کہا۔ اور پھر اس نے شاؤ چینگ کے علی عمران کو خط لکھنے سے لے کر آخری لمحات تک ساری باتیں تفصیل سے بتاتے ہوئے کہا۔

"ہمارا وہ اہم اڈہ تباہ ہو گیا۔ بہت قیمتی قافلہ تباہ ہوا۔ تن چین جیسا انتہائی اہم ساتھی ختم ہو گیا۔ الفرڈ بار اور زیرو سیون بار بھی نظروں میں آ چکی ہیں — اس لئے وہاں سے تمام مخصوص آدمی ہٹا لئے گئے ہیں۔ لیکن اس سارے معاملے کے باوجود اب تک ہم

پرنس آف ڈھمپ کے گروپ کے ایک آدمی کا بھی خاتمہ نہیں کر سکے" ـــــــ راجی سنگ کے لہجے میں بے پناہ سختی تھی۔

"باس جب باشامی روڈ والے اڈے کو تباہ کیا گیا تو وہ علی عمران تو اس کے اندر موجود تھا پھر ان گونگوں کو کس نے قتل کیا۔ اور اس آدمی کی لاش کہاں غائب ہو گئی" ـــــــ ایک نوجوان نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مجھے خود حیرت ہے۔ کیونکہ اس کی جیب میں ٹیرسم آڈ تھا۔ یہ اس قدر خوف ناک اور حساس چیز ہے کہ ضرب لگتے ہی ایٹم بم کی طرح پھٹ کر تباہی مچا تی ہے ـــــــ اس لئے ٹائم بم پھٹتے ہی اس آدمی کے جسم کے لاکھوں ٹکڑے ہو جانے چاہئیں تھے۔ لیکن وہاں سے ٹکڑے تو ایک طرف گوشت کا ایک ذرہ بھی نہیں ملا بلکہ جس طرح پتھر ہٹائے گئے تھے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ان گونگوں نے نیچے گھس کر اس عمران کو زندہ یا مردہ باہر نکالا تھا ـــــــ اس کے بعد اس کے ساتھی وہاں پہنچے اور ان چاروں کو ہلاک کر کے عمران کو لے اڑے۔ میں نے مکمل تحقیقات کرائی ہے۔ عمران کو کسی ہسپتال یا پرائیویٹ کلینک میں بھی داخل نہیں کرایا گیا۔ باشانگ کالونی کی تباہ شدہ کوٹھی کا ملبہ ہٹنے پر ایک خفیہ سرنگ بھی دریافت ہوئی جو کافی دور ایک کوٹھی میں جا نکلتی تھی۔ لیکن وہ کوٹھی بھی خالی پڑی تھی ـــــــ بعد میں پراپرٹی ڈیلر سے معلوم ہوا کہ عمران نے اسی خفیہ سرنگ کی وجہ سے یہ دونوں کوٹھیاں کرائے پر لی تھیں۔ اگر پہلے وہ پراپرٹی ڈیلر یہ بات بتا دیتا تو ہم یقیناً انہیں مار لینے میں کامیاب ہو جاتے۔ اس لئے اس پراپرٹی ڈیلر کو صحیح معلومات نہ مہیا کرنے کے جرم میں گولی مار دی گئی ہے۔ اور ان حالات میں یہ مناسب سمجھا گیا کہ یہ خصوصی میٹنگ بلائی جائے تاکہ اس گروپ کے خلاف کوئی ٹھوس منصوبہ بندی کر کے کوئی لائحہ عمل اختیار کیا جائے" ـــــــ راجی سنگ نے کہا۔

"باس۔ آپ نے بتایا ہے کہ اس پراپرٹی ڈیلر سے کاریں اور کوٹھیاں لیتے ہوئے اس عمران نے ہٹاکو کا حوالہ دیا ہے۔ تو میرے خیال میں ہٹاکو کے ذریعے اس گروپ کا پتہ لگایا جا سکتا ہے" ایک نوجوان نے کہا۔

"ہٹاکو کے متعلق بھی معلومات حاصل کی گئی ہیں۔ ہٹاکو گذشتہ ایک ہفتے سے لاطینی ایکریمیا گیا ہوا ہے۔ اور وہاں اس کی موجودگی کی تصدیق بھی ہو چکی ہے ـــــــ اس کے ساتھ ساتھ اس کے گروپ کو بھی اچھی طرح چیک کر لیا گیا ہے۔ ان میں سے کوئی آدمی بھی ملوث نہیں ہے۔ اس گروپ میں موجود ہمارے آدمیوں نے اس بارے میں حتمی رپورٹ دی ہے" ـــــــ راجی سنگ نے جواب دیا۔

"باس سب سے پہلے تو ہم نے یہ سوچنا ہے کہ یہ گروپ آئندہ کیا لائحہ عمل اختیار کرے گا۔ جہاں تک میرا آئیڈیا ہے وہ ہمارے ہیڈ کوارٹر کو ٹریس کرنے کے چکر میں ہے۔ کیا اس سلسلے میں کوئی ایسی منصوبہ بندی نہیں کی جا سکتی کہ اُسے ٹریپ کیا جا سکے" ـــــــ اس ادھیڑ عمر آدمی نے جو راجی سنگ کے پاس

بیٹھا تھا انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"نہیں۔ ہم ہیڈ کوارٹر کو ٹریس کرانے کا رسک نہیں لے سکتے۔ وہ انتہائی شاطر اور عیار لوگ ہیں۔ ایسا نہ ہو کہ وہ ٹریپ بھی نہ ہو سکیں اور ہمارا ہیڈ کوارٹر بھی ان کی نظروں میں آجائے۔"

راجی سنگ نے سر ہلاتے ہوئے قطعی انداز میں جواب دیا۔

"میری تجویز ہے جناب کہ ہم کسی آدمی پر آپ کا میک اپ کر کے اُسے شہر میں گھمائیں ——— وہ لوگ آپ کو پہچانتے ہیں۔ اس طرح وہ یقیناً اس آدمی کو آپ کی جگہ سمجھتے ہوئے آپ کو اغوا کرنے کی کوشش کریں گے۔ اس طرح ہم انہیں پکڑ سکتے ہیں۔ اور ان کا ایک آدمی بھی قابو میں آجائے تو پھر باقی گروپ کو آسانی سے ٹریس کیا جا سکتا ہے" ——— ایک اور آدمی نے کہا۔

"نہیں اس طرح بلڈھاونڈز کی دہشت ختم ہو جائے گی۔ تم جانتے ہو کہ زیر زمین دنیا میں خبریں کتنی تیزی سے پھیلتی ہیں۔ ہاں۔ البتہ ایک اور بات میرے ذہن میں آئی ہے۔ کہ ہم خفیہ طور پر ہر بار کی نگرانی کرائیں ——— اور ہمیں ٹریس کرنے کے لئے یہ لازماً باروں میں موجود زیر زمین دنیا کے افراد کو چیک کریں گے۔"

راجی سنگ نے کہا۔

"ہو تو سکتا ہے باس۔ لیکن اس طرح کام بے حد طویل ہو جائے گا اور اس دوران زیر زمین دنیا میں یہ تمام خبریں پھیل جائیں گی اور بلڈھاونڈز کے لئے کاروبار کرنا بھی مشکل ہو جائے گا ——— پہلے بھی اس قافلے کی تباہی سے ہمارے متعلق بے شمار چہ میگوئیاں ہو رہی

ہیں۔ ہمیں تو کوئی فوری حل نکالنا چاہیئے" ——— نیچم نے کہا جو اب تک خاموش بیٹھا ہوا تھا۔

"تو پھر تم بتاؤ۔ کیا ہونا چاہیئے۔ تمہارے ذہن میں کوئی تجویز ہو"

راجی سنگ نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"باس آپ ایسا کریں کہ ایک نیا گروپ تشکیل دیں جس کا لیڈر ہم میں سے کوئی ہو۔ یہ گروپ پرنس آف ڈھمپ کے نام سے مختلف باروں میں دنگا فساد کرنے اور عام غنڈوں کو للکارے۔ بلڈھاونڈز اس کا مقابلہ کریں ——— لیکن یہ فرار ہو جائے۔ مجھے یقین ہے کہ دو تین بار ایسا ہوتے ہی یہ گروپ لازماً اس نئے گروپ کے آڑے آئے گا۔ ہم اس گروپ کی نگرانی کر رہے ہوں گے۔ اس لئے ہمیں فوراً ان کا پتہ چل جائے گا ——— اور پھر ہم انہیں قابو کر لیں گے اس طرح زیر زمین دنیا میں بھی بلڈھاونڈز کی واہ واہ ہو جائے گی اور ہمارا کام بھی فوراً ہو جائے گا" ——— نیچم نے تجویز پیش کرتے ہوئے کہا۔

"مجھے اس سے اختلاف ہے باس۔

——— بلڈھاونڈز کے مقابلے میں آکر کسی کا بچ کر نکل جانا بلڈھاونڈز کی شہرت کو نقصان پہنچائے گا ——— البتہ ایسا ہو سکتا ہے کہ بلڈھاونڈز گروپ کے تمام افراد کو چوکنا کر دیا جائے وہ پرنس آف ڈھمپ کی ٹوہ میں رہیں۔ مجھے یقین ہے کہ پورے دارالحکومت میں پھیلے ہوئے ہمارے افراد لازماً ان لوگوں کو ڈھونڈھ نکالیں گے" ——— ایک اور نوجوان نے کہا۔

اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی اچانک میز پر موجود ٹیلی فون کی گھنٹی زور سے بج اٹھی۔ راجی سنگ نے چونک کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ بلیو ہاونڈ" ـــــ راجی سنگ نے کرخت لہجے میں کہا۔

"باس۔ میں توجی بول رہی ہوں۔ ایلون تھرٹی پوائنٹ سے۔ میں نے ہیڈ کوارٹر کال کیا تھا۔ وہاں سے آپ کا یہ نیا نمبر دیا گیا ہے" دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"یس۔ بات کیا ہے۔ فون کیوں کیا ہے" ـــــ راجی سنگ نے انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔

"باس میں اتفاقاً سوشیما سے ملنے گئی تھی۔ وہاں باتوں باتوں میں اس نے بتایا کہ کالگن کے کچھ دوست پاکیشیا سے آئے ہیں۔ اور کالگن اس سلسلے میں بے حد مصروف ہے ـــــ مجھے پاکیشیا کا نام سنتے ہی فوراً خیال آیا کہ آپ نے مجھے بتایا تھا کہ پاکیشیا کے گروپ کے خلاف آج کل بلڈ ھاونڈ کام کر رہی ہے۔ اس لئے میں نے سوچا کہ آپ کو فوری اطلاع کر دوں" ـــــ لڑکی نے جواب دیا۔

"اوہ۔ تم ناجن کلب والے کالگن کی بات کر رہی ہو" راجی سنگ نے بری طرح چونکتے ہوئے پوچھا۔

"یس باس ـــــ سوشیما اس کی بیٹی ہے۔ وہ میری سہیلی ہے" ـــــ توجی کی آواز سنائی دی۔

"سوشیما کو تمہارے متعلق تو معلوم نہیں ہے کہ تمہارا تعلق بلڈ ھاونڈز سے ہے" ـــــ راجی سنگ نے تیز لہجے میں پوچھا۔

"نو باس۔ ہم بچپن سے ہی سہیلیاں چلی آ رہی ہیں۔ سوشیما ایک خالص گھریلو لڑکی ہے۔ اور میرے متعلق صرف اتنا جانتی ہے کہ میں کسی دفتر میں ملازم ہوں اور بس" ـــــ توجی نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ اسے ہرگز کچھ معلوم نہ ہونے دینا۔ میں معلوم کرتا ہوں" ـــــ راجی سنگ نے کہا۔ اور رسیور رکھ دیا۔

"باس۔ یہ کالگن تو اب سارے دھندے چھوڑ چکا ہے۔ وہ تو بس کلب ہی چلا رہا ہے۔ کافی بوڑھا ہو چکا ہے" ـــــ بیچم نے جواب دیا۔

"کچھ بھی ہو ہمیں فوراً اس کلیو کے متعلق مکمل معلومات حاصل کرنی ہیں۔ اگر واقعی یہ وہی گروپ ہے۔ تو میں اس پر قہر بن کر ٹوٹ پڑوں گا" راجی سنگ نے کہا۔ اور دوبارہ رسیور اٹھا کر نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس ـــــ موبو سپیکنگ" ـــــ چند لمحوں بعد دوسری طرف سے ایک آواز سنائی دی۔

"بلیو ہاونڈ بول رہا ہوں" ـــــ راجی سنگ نے انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔

"موبو۔ یہ کالگن اس وقت کہاں موجود ہو گا" ـــــ راجی سنگ نے پوچھا۔

"باس وہ تو کلب سے کہیں نہیں جاتا۔ آپ کو تو معلوم ہے

کہ اس کی رہائش گاہ بھی کلب کی عقبی عمارت میں ہے" ——— موبو نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"معلوم کرو کہ کیا وہ واقعی وہاں موجود ہے۔ اور سنو۔ اُسے بالکل اس بات کا پتہ نہ چلے۔ اور فوراً ہیڈ کوارٹر کے ذریعے مجھے رپورٹ دو" ——— راجی سنگ نے تیز لہجے میں کہا۔ اور ایک جھٹکے سے رسیور رکھ دیا۔

"اگر یہ واقعی وہی گروپ ہے باس۔ تو اس بار یہ کسی صورت بچ کر نہیں جانا چاہئیے" ——— ادھیڑ عمر آدمی نے کہا۔

"سوال ہی پیدا نہیں ہوتا" ——— راجی سنگ نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

اور پھر تقریباً دس منٹ کی خاموشی کے بعد ٹیلی فون کی گھنٹی دوبارہ بج اٹھی اور راجی سنگ نے جلدی سے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھالیا ——— اس کے چہرے پر اشتیاق کے تاثرات نمایاں تھے۔

"یس ——— بلیو ہاؤنڈ" ——— راجی سنگ نے تیز لہجے میں کہا۔

"موبو بول رہا ہوں باس۔ کالگن کلب میں ہی موجود ہے" موبو نے جواب دیا۔

"تو سنو۔ میں کالگن کو اس طرح اغوا کرانا چاہتا ہوں کہ کلب میں بھی کسی آدمی کو اس کی خبر نہ ہو سکے۔ کیا تم ایسا کر سکتے ہو" راجی سنگ نے تیز لہجے میں کہا۔



"اوہ۔ یس باس ——— یہ میرے لئے انتہائی معمولی بات ہے۔ کالگن میرا گہرا دوست ہے۔ میں اُسے فون کر کے بھی بلا سکتا ہوں اپنی بار میں" ——— موبو نے جواب دیا۔

"ہو سکتا ہے وہ وہاں سے آتے ہوئے کسی کو تمہارا نام بتا کر آئے" ——— راجی سنگ نے کہا۔

"میں اُسے منع کر دوں گا باس۔ وہ بے حد سیدھا آدمی ہے۔ آنکھیں بند کر کے میری ہدایت پر عمل کرے گا" ——— موبو نے یقین دلاتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اُسے اغوا کر کے ہائی سنٹر پہنچا دو۔ میں خود وہاں پہنچ رہا ہوں" ——— راجی سنگ نے کہا۔ اور رسیور رکھ کر اٹھ کھڑا ہوا۔

"ٹھیک ہے میٹنگ برخواست کی جاتی ہے۔ میں نے سب کی آراء سن لی ہیں۔ بس اتنا ہی کافی ہے" ——— راجی سنگ نے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

تھوڑی دیر بعد اس کی کار انتہائی تیز رفتاری سے شہر کی شمالی سمت جانے والی سڑک پر دوڑ رہی تھی۔ کالگن کلب شمالی سمت میں ہی تھا۔ اور موبو کی بار کالگن کلب سے بالکل قریب تھی ——— چونکہ بلڈ ہاؤنڈ کا ایک خفیہ سنٹر بھی اس روڈ پر تھا جہاں غیر ملکی شراب کا ذخیرہ کیا جاتا تھا۔ اس لئے اس نے موبو کو اس سنٹر کے متعلق ہی کہا تھا۔ ہائی سنٹر ایک وسیع و عریض عمارت تھی۔ جو بظاہر تو ایک کمرشل ادارے کا دفتر تھا ——— لیکن اس کے نیچے بنے ہوئے وسیع و عریض

تہہ خانوں میں غیر ملکی شراب کا بہت بڑا ذخیرہ تھا۔ اور اس سنٹر سے ہی یہ شراب پورے پاچان میں سپلائی کی جاتی تھی۔

راجی سنگ ہائی سنٹر کی عمارت کے مین گیٹ میں داخل ہوا۔ تو وہاں کاروباری افراد کا خاصا رش تھا۔ پارکنگ کاروں سے بھری ہوئی تھی ـــــــ لیکن راجی سنگ پارکنگ کی طرف کار لے جانے کی بجائے اُسے عمارت کی سائیڈ سے گھماتا ہوا عقبی سمت میں لے گیا۔ عمارت کے اختتام پر جا کر ایک راہداری کی سائیڈ میں اس نے کار روکی ـــــــ اور نیچے اتر کر راہداری میں داخل ہو کر ایک بند دروازے کے سامنے رک گیا۔ اس نے ہاتھ اٹھا کر دروازے پر زور سے دستک دی۔ دوسرے لمحے دروازہ کھلا اور ایک نوجوان نے باہر جھانکا۔

"اوہ چیف باس۔ آپ" ـــــــ نوجوان نے بڑی طرح گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔ اور تیزی سے ایک طرف ہٹ گیا۔

راجی سنگ دروازہ کراس کر کے اندر داخل ہوا تو ایک طویل راہداری سے گزر کر وہ ایک اور کمرے میں پہنچ گیا۔ یہ کمرہ دفتر کے انداز میں سجایا گیا تھا ـــــــ وہاں دفتر کے انداز میں چار میزیں موجود تھیں جن پر باقاعدہ کام ہو رہا تھا۔ یہ ہائی سنٹر کا سپلائی آفس تھا۔

راجی سنگ کے اندر داخل ہوتے ہی سب افراد اس قدر تیزی سے اٹھ کھڑے ہوئے جیسے ان کے پیروں میں بجلی کا کرنٹ لگ گیا ہو ـــــــ ایک طرف رکھی ہوئی میز کے پیچھے بیٹھا ہوا ایک لمبی مونچھوں والا آدمی تیزی سے آگے بڑھا اور اس نے بڑے مؤدبانہ



انداز میں راجی سنگ کو سلام کیا۔

"موبو نے کالگن کو بھیجا ہوگا" ـــــــ راجی سنگ نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

"یس باس ـــــــ میں نے اُسے نمبر ون میں پہنچا دیا ہے۔ وہ بے ہوش ہے باس" ـــــــ نوجوان نے جواب دیا۔

"میرے ساتھ آؤ" ـــــــ راجی سنگ نے کہا۔ اور تیزی سے سائیڈ کے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ مونچھوں والا نوجوان اس کے پیچھے تھا۔ مختلف راہداریوں سے گزرنے کے بعد وہ سیڑھیاں اتر کر ایک بڑے کمرے کے دروازے پر پہنچا۔ جہاں دو مسلح نوجوان بڑے مستعد انداز میں کھڑے تھے ـــــــ انہوں نے راجی سنگ کو سلام کیا اور پھر ایک نے آگے بڑھ کر دروازہ کھول دیا۔ اور راجی سنگ کمرے میں داخل ہو گیا۔ یہ ایک بڑا ہال کمرہ تھا۔ جو آدھا شراب کی پیٹیوں سے چھت تک بھرا ہوا تھا ـــــــ باقی آدھے خالی کمرے کے فرش پر ایک بوڑھا آدمی پشت کے بل پڑا ہوا تھا۔ وہ بے ہوش تھا۔

"اسے ہوش میں لے آؤ" ـــــــ راجی سنگ نے مونچھوں والے نوجوان سے کہا۔

اور نوجوان سر ہلاتا ہوا آگے بڑھا اور پھر وہ جھک کر بوڑھے کو بڑی طرح جھنجھوڑنے لگا۔ دو چار بار جھنجھوڑنے کے بعد بوڑھے کے جسم میں حرکت پیدا ہوئی اور اس نے آنکھیں کھول دیں۔ وہ حیرت سے ادھر ادھر دیکھ رہا تھا۔

"کالگن ۔ مجھے پہچانتے ہو" ـــــ راجی سنگ نے غراتے ہوئے اس بوڑھے سے مخاطب ہو کر کہا ۔

"اوہ اوہ ـــــ تم راجی سنگ ہو ۔ مگر میں یہاں کہاں آگیا ہوں ۔ میں تو موبو سے ملنے اس کے دفتر میں گیا تھا ۔ موبو موجود نہ تھا ۔ کہ اچانک میرے سر پر کسی نے پشت سے وار کیا ۔ اور میں بے ہوش ہو گیا" ـــــ بوڑھے نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا وہ اپنے سر کی پشت پر ہاتھ پھیر رہا تھا ۔

"سنو کالگن ـــــ تم چونکہ سارے دھندے چھوڑ چکے ہو ۔ اس لئے ہماری تمہاری کبھی ان بن نہیں ہوئی ۔ لیکن تم اتنا ضرور جانتے ہو گے کہ بلڈ ھاونڈ کیسی تنظیم ہے ۔ اس لئے تمہاری بہتری اسی میں ہے کہ میں جو کچھ تم سے پوچھوں سچ سچ بتا دینا" ـــــ راجی سنگ نے انتہائی سرد لہجے میں کہا ۔

"مجھ سے تم نے کیا پوچھنا ہے ۔ میرا تو اب کسی کام سے کوئی تعلق نہیں رہا" ـــــ بوڑھے کالگن کے لہجے میں حیرت تھی ۔

"پاکیشیا سے جو گروپ تمہارے پاس آیا ہے ۔ تم نے اُسے کہاں ٹھہرایا ہے" ـــــ راجی سنگ نے تیز لہجے میں کہا ۔ اور بوڑھا کالگن بے اختیار چونک پڑا ۔

"اوہ ۔ تم پرنس عمران کے بارے میں پوچھنا چاہتے ہو ۔ گروپ کا تو میں نہیں جانتا البتہ پرنس عمران میرے پاس آیا تھا ۔ اور مجھ سے مل کر واپس چلا گیا ـــــ اس نے صرف مجھے اتنا بتایا تھا کہ وہ کسی کام سے باچان آیا ہے ۔ تو مجھ سے ملنے آگیا ہے ۔ اس کا باپ سر رحمان



میرا پرانا دوست ہے" ـــــ بوڑھے کالگن نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا ۔

"بوڑھے سور ۔ تمہاری بیٹی ـــــ سوشیما نے بتایا ہے کہ آج کل پاکیشیا سے گروپ آیا ہے ۔ اور تم اس سلسلے میں مصروف ہو ۔ اور تم بکواس کئے جا رہے ہو ـــــ ٹھیک ہے میں تمہاری بیٹی کو یہاں بلوا لیتا ہوں ۔ وہ خود بتائے گی" ـــــ راجی سنگ نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا ۔

"کیا ـــــ کیا کہہ رہے ہو ۔ سوشیما نے بتایا ہے ۔ سوشیما کو کیا معلوم ۔ میں نے تو اس سے کسی قسم کا کوئی ذکر نہیں کیا" بوڑھے کالگن نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا ۔

"ابھی معلوم ہو جائے گا جب دس افراد تمہارے سامنے تمہاری اس بیٹی کی عزت لوٹیں گے تو تم طوطے کی طرح بول پڑو گے ٹیکو" ـــــ راجی سنگ نے انتہائی کرخت لہجے میں ساتھ کھڑے مونچھوں والے نوجوان سے مخاطب ہو کر کہا ۔

"حکم باس" ـــــ نوجوان نے انتہائی مستعد لہجے میں کہا ۔

"جاؤ اور آدمی بھیج کر اس کی لڑکی کو یہاں منگواؤ اور ساتھ ہی اڈے میں جتنے افراد موجود ہوں انہیں بھی بلا لو ۔ میں ان سب سے اس لڑکی کو بے عزت کراؤں گا ۔ جاؤ" ـــــ راجی سنگ نے زور سے پیر زمین پر مارتے ہوئے کہا ۔

"یس باس" ـــــ نوجوان نے تیزی سے مڑتے ہوئے کہا ۔

"سنو ۔ رک جاؤ ۔ مت بے عزت کرو میری بیٹی کو ۔ میں بتا دیتا

ہوں" ——— بوڑھے کالگن نے کہا۔ اور راجی سنگ نے ہاتھ اٹھا کر مڑتے ہوئے ٹیکو کو روک دیا۔

"سنو ——— اگر تم نے غلط بیانی کرنے کی کوشش کی تو تمہارا اور تمہاری بیٹی دونوں کا عبرت ناک حشر کروں گا" ——— راجی سنگ نے انتہائی تیز لہجے میں کہا۔

"پرنس عمران میرے پاس آئے تھے۔ انہیں ایک رہائش گاہ اور دو کاریں چاہیئے تھیں۔ میں نے انہیں اوٹارد کالونی میں اپنی خالی کوٹھی دے دی۔ اس کا نمبر تریپن ۵۳ ہے ——— اور کاریں بھی ارینج کر دیں۔ اس سے زیادہ مجھے علم نہیں ہے" ——— بوڑھے کالگن نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"سوچ لو۔ اگر یہ بات غلط نکلی تو تمہیں پچھتانے کا بھی موقع نہ ملے گا" ——— راجی سنگ نے کہا اور پھر وہ ٹیکو سے مخاطب ہو گیا۔

"ٹیکو۔ تم نے اس بوڑھے کا خیال رکھنا ہے اگر یہ فرار ہونا چاہے تو گولی مار دینا۔ میں اس کی بتائی ہوئی بات کی تصدیق کرنے جا رہا ہوں۔ اگر یہ بات درست نکلی تو نہ صرف اسے چھوڑ دیا جائے گا۔ بلکہ اسے بھاری انعام بھی دیا جائے گا" ——— راجی سنگ نے کہا۔

"میں نے سچ کہا ہے۔ بس تم میری بیٹی کو کچھ نہ کہو۔ مجھے کسی انعام کی ضرورت نہیں ہے" ——— بوڑھے کالگن نے کہا۔ لیکن راجی سنگ اس کی بات سنے بغیر تیز تیز قدم اٹھاتا دروازہ پار کر کے باہر راہداری میں پہنچ چکا تھا۔



وسیع و عریض کوٹھی کے بڑے ہال نما ڈرائنگ روم میں سیکرٹ سروس کے سارے ارکان جمع تھے۔ عمران بازو اور ٹانگ پر پٹیاں لپیٹے آرام کرنے کے انداز میں نیم دراز تھا۔

"آخر ہمارا مشن کیا ہے۔ میری سمجھ میں تو یہ بات نہیں آ رہی" جولیا نے جھنجلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"شادی سے پہلے ——— بہت سی باتیں سمجھ میں نہیں آیا کرتیں۔ لیکن شادی کے بعد شادی کا مقصد سمجھ میں نہیں آیا کرتا" ——— عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"شٹ اپ۔ آخری بار سن لو کہ میں اب اس موضوع سے الرجک ہو گئی ہوں۔ اگر آئندہ تم نے اس موضوع پر میرے سامنے بات کی تو میں تمہارا منہ توڑ دوں گی" ——— جولیا کا درجہ حرارت واقعی عروج پر پہنچ گیا تھا۔

"واہ ـــــ اس کا مطلب ہے۔ اب تم خالصتاً مشرقی لڑکی بن چکی ہو، ٹھیک ہے ہونا بھی ایسا ہی چاہیئے۔ بزرگوں سے بات ہونی چاہیئے۔ چلو آئندہ میں تنویر سے بات کر لیا کروں گا" ـــــ عمران نے تائیدیہ سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"تم باز نہیں آؤ گے" ـــــ جولیا نے غراتے ہوئے کہا۔ اس کی آنکھوں سے غصے کی شدت سے شعلے سے نکل رہے تھے۔

"آؤں گا۔ ضرور آؤں گا۔ سہرے پہن کر آؤں گا۔ آگے آگے بینڈ باجہ ہوگا پیچھے جوزف اور جوانا ہوائی فائرنگ کرتے آ رہے ہوں گے۔ بالکل آؤں گا" ـــــ عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔ اور جولیا یک لخت پیر پٹختی ہوئی اٹھ کھڑی ہوئی۔

"میں واپس جا رہی ہوں۔ ابھی اور اسی وقت" ـــــ جولیا نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"اب ظاہر ہے میں یہ تو نہیں کہہ سکتا کہ بچوں کو میرے پاس چھوڑ جاؤ۔ ان کی تعلیم کا ہرج ہوگا" ـــــ عمران نے اس طرح کہا۔ جیسے شوہر بیوی کے میکے جانے پر کہتے ہیں۔

"شٹ اپ یو نانسنس ـــــ تمہارے دماغ کے ساتھ ساتھ اب تمہاری زبان بھی خراب ہو گئی ہے" ـــــ جولیا نے پھنکارتے ہوئے کہا اور تیز تیز قدم اٹھا کر دروازے کی طرف بڑھنے لگی۔

"پلیز مس جولیا۔ آپ عمران صاحب کی باتوں کا بُرا نہ منایا کریں یہ صرف آپ کو غصے کی حالت میں دیکھنے کے لئے ایسی باتیں کرتے ہیں" ـــــ دروازے کے قریب بیٹھے ہوئے صفدر نے اٹھ کر جولیا کو روکتے ہوئے کہا۔

"واہ صفدر۔ تمہیں تو سیکرٹ سروس میں ہونے کی بجائے میاں بیوی کے درمیان جھگڑے چکانے والی مصالحتی کونسل کا رکن ہونا چاہیئے تھا ـــــ واہ۔ ایسا فقرہ سننے کے بعد کون سی عورت ناراض رہ سکتی ہے" ـــــ عمران نے کہا۔ اور اس بار سب کے حلق سے نکلنے والے بے اختیار قہقہوں کے ساتھ ساتھ جولیا بھی نہ چاہنے کے باوجود ہنس پڑی۔

"دیکھا اثر فقرے کا ـــــ بھئی آج سے میں تو تمہیں مصالحتی کونسل کا رکن کیا چیئرمین تسلیم کر رہا ہوں" ـــــ عمران نے کہا۔ اور ہال ایک بار پھر قہقہوں سے گونج اٹھا۔ جولیا کو صفدر نے اپنے پاس ہی صوفے پر بٹھا لیا۔

"آپ بھی پلیز عمران صاحب۔ معاملات کو سنجیدگی سے لیں۔ ہم یہاں مذاق کرنے نہیں آئے" ـــــ صفدر نے ہنستے ہوئے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"واہ۔ یہ فقرہ واقعی بے چارے شوہر کو ضرور نرم کر دے گا" عمران نے کہا اور سب مسکرا دیئے۔

"عمران صاحب۔ مس جولیا درست کہہ رہی ہیں۔ اس مشن پر آتے ہوئے ایکسٹو نے ہمیں یہی کہا تھا کہ ہم نے حکومت جاپان کے کہنے پر یہاں کی مجرم تنظیم بلڈھاؤنڈز کا خاتمہ کرنا ہے ـــــ لیکن یہاں آنے کے بعد ہم نے اس مقصد کے پیش نظر تو اب تک کوئی کام نہیں کیا" ـــــ کیپٹن شکیل نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"یعنی اب تک جو کام ہوئے ہیں وہ سارے بے مقصد ہو گئے ہیں خوب۔ اسے کہتے ہیں مرے تھے جن کے لئے وہ رہے وضو کرتے" عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"میرا خیال ہے ہمیں زیر زمین دنیا میں خفیہ طور پر کام کرنا چاہیئے۔ اور بلڈ ھاونڈز تنظیم کے سرغنوں کو ٹریس کر کے ان کا خاتمہ کر دینا چاہیئے اس طرح یہ تنظیم خود بخود بکھر کر رہ جائے گی" ——— نعمانی نے زبان کھولتے ہوئے کہا۔

"میں نے یہی کام کرنے کی تو کوشش کی تھی۔ جس کا نتیجہ سب کے سامنے ہے کہ میں پٹیاں لپیٹے پڑا ہوں اور جولیا میکے جانے کی دھمکی دے رہی ہے" ——— عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"پلیز عمران صاحب۔ آپ پھر مس جولیا کو غصہ دلانا چاہتے ہیں" صفدر نے کہا۔

"کوئی بات نہیں۔ تم پھر وہی فقرہ دوہرا دینا۔ یہ آرام سے بیٹھ جائے گی" ——— عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"دیکھو عمران۔ مذاق کسی وقت اچھا لگتا ہے" ——— جولیا نے کہنا شروع کیا۔

"ارے واقعی اچھا لگتا ہے۔ بھئی مبارک ہو مبارک ہو۔ آج ہم سو نمبر جیت گئے۔ یار جلدی سے گلاب کا ہار لے آؤ" ——— عمران نے اس طرح اچھلتے ہوئے کہا۔ کہ سب تو ہنس پڑے جب کہ جولیا بے اختیار شرما کر رہ گئی۔

اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی۔ اچانک کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک نوجوان بوکھلائے ہوئے انداز میں اندر داخل ہوا۔

"انکل کالگن کو اغوا کر کے بلڈ ھاونڈز کے ہائی سنٹر میں لے جایا گیا ہے۔ اور وہاں ان پر تشدد کر کے ان سے اس کوٹھی کا پتہ پوچھا گیا ہے۔ مجھے ابھی ابھی اطلاع ملی ہے" ——— نوجوان نے اندر آتے ہی تیز تیز لہجے میں کہا۔

"کیا ——— کیا کہہ رہے ہو تم" ——— عمران سمیت سب لوگ نوجوان کی جو کالگن کا بھتیجا بھی تھا اور ہونے والا داماد بھی کی بات سن کر اچھل کر کھڑے ہو گئے تھے۔

"میں درست کہہ رہا ہوں۔ اتفاق سے ہائی سنٹر میں میرا ایک ذاتی دوست موجود ہے۔ اس نے مجھے خفیہ طور پر یہ اطلاع دی ہے۔ بلڈ ہاونڈز کا چیف راجی سنگ بذاتِ خود وہاں پہنچا ——— اور اس نے انکل کالگن کو دھمکی دی کہ اگر اس نے اس کوٹھی کا پتہ نہ بتایا جس میں اس نے پاکیشیا سے آنے والے گروپ کو رکھا ہوا ہے تو وہ اس کی لڑکی سوشیما کو اٹھوا کر اُسے اس کے سامنے بے عزت کریں گے۔ اس پر انکل کالگن نے انہیں بتا دیا ہے ——— اور راجی سنگ نے یہ بھی دھمکی دی ہے کہ اگر انکل کالگن کی اطلاع غلط ثابت ہوئی تو وہ اس دھمکی پر عمل درآمد کر گزریں گے" ——— کالگن کے بھتیجے نے کہا۔

"اوہ۔ پھر تو تم نے واقعی رسک لیا ہے۔ لیکن تم فکر نہ کرو۔ نہ ہی انکل کالگن کو کچھ ہو گا اور نہ تمہاری منگیتر کو" ——— عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔ لیکن نوجوان کے چہرے پر سے خوف کے آثار ختم ہونے تو ایک طرف معمولی سے کم بھی نہ ہوئے وہ واقعی بے حد

گھبرایا ہوا اور پریشان لگتا تھا۔ کیونکہ وہ بلڈھاونڈز کی قوت کو اچھی طرح سمجھتا تھا۔

"تم نے ہائی سنٹر دیکھا ہوا ہے" ——— عمران نے پوچھا۔

"ہاں۔ دیکھا ہے۔ کیوں" ——— نوجوان نے حیرت بھرے انداز میں کہا۔

"تو چلو ہمارے ساتھ۔ پھر دیکھو کیا ہوتا ہے" ——— عمران نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

"لیکن یہاں" ——— نوجوان نے کہا۔

"یہاں کی فکر نہ کرو۔ جلدی کرو۔ یہاں سے اپنا کوئی قیمتی سامان ہٹا لو۔ ہمیں فوری کوٹھی خالی کرنی ہے۔ صفدر اور کیپٹن شکیل تم سب کو کاروں میں باہر لے جاؤ ——— تاکہ ہمارے یہاں سے نکلنے سے پہلے وہ لوگ پہنچ نہ جائیں۔ میں اس نوجوان پر ریڈی میڈ میک اپ کر کے آتا ہوں۔ جلدی کرو۔ فوراً" ——— عمران نے تیز لہجے میں کہا اور وہ سب سر ہلاتے ہوئے دوڑ کر دروازے سے باہر نکل گئے۔

"میرے ساتھ آؤ" ——— عمران نے نوجوان کا بازو پکڑا اور اُسے تقریباً دوڑاتا ہوا اس کمرے میں لے گیا جہاں اس کا مخصوص بیگ موجود تھا۔ اس نے بیگ میں سے ریڈی میڈ میک اپ باکس نکالا۔ اور اس کے ہاتھ تیزی سے نوجوان کے چہرے پر چلنے لگے۔ تھوڑی دیر میں نوجوان کا چہرہ یکسر بدل چکا تھا۔

"میں نے اس لئے میک اپ کیا ہے تاکہ تمہیں کوئی ہمارے ساتھ دیکھ کر پہچان نہ جائے ورنہ تمہاری زندگی بھی خطرے میں پڑ سکتی ہے" ——— عمران نے میک اپ کرتے ہوئے کہا۔ اور نوجوان نے سر ہلا دیا۔

میک اپ کے بعد عمران نے اپنا بیگ اٹھایا اور پھر اس نوجوان کو ہمراہ لئے وہ تیز تیز قدم اٹھاتا کوٹھی کے پھاٹک کی چھوٹی کھڑکی کھول کر باہر آ گیا ——— سڑک کراس کر کے وہ دونوں تیز تیز قدم اٹھاتے وائیں طرف بڑھتے گئے۔ جہاں کافی دور انہیں فاصلہ دے کر اپنے ساتھیوں کی کاریں کھڑی نظر آ رہی تھیں۔ یہ کاریں بھی کالگن نے ہی انہیں مہیا کی تھیں ——— عمران نے اگلی کار کی ڈرائیونگ سیٹ سنبھالی اور نوجوان کو اپنے ساتھ والی سیٹ پر بٹھا لیا۔ جب کہ صفدر، نعمانی۔ اور کیپٹن شکیل پچھلی سیٹ پر سمٹ کر بیٹھ گئے تھے۔ اور باقی ساتھی دوسری کار میں تھے۔

عمران نے کار آگے بڑھائی اور پھر وہ نوجوان کے بتائے ہوئے پتے کے مطابق انتہائی تیز رفتاری سے کار چلاتا ہوا ہائی سنٹر کی طرف بڑھتا گیا ——— نوجوان نے اُسے بتا دیا کہ ہائی سنٹر ایک وسیع و عریض عمارت ہے جس کے گراؤنڈ فلور پر تو کسی بہت بڑے کمرشل ادارے کا دفتر ہے اور نچلے تہہ خانوں میں بلڈھاونڈز غیر ملکی شراب کا ذخیرہ رکھتا ہے۔

"تمہارا دوست وہاں کس حیثیت سے رہتا ہے" ——— عمران نے پوچھا۔

"وہ ——— وہ اس سنٹر کا سپلائی انچارج ہے۔ اس کا نام ٹیکو ہے۔ وہ میرا ذاتی دوست ہے" ——— نوجوان نے سر ہلاتے ہوئے

جواب دیا۔

"تمہارا نام ادماسو ہے ناں" ——— عمران نے کہا۔

"ہاں۔ ادماسو ہے۔ کیوں" ——— نوجوان نے چونک کر پوچھا۔

"تم ٹیکو سے ملنے جاتے رہتے ہو گے وہاں" ——— عمران نے اس کی بات کو نظر انداز کرتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ اکثر جاتا رہتا ہوں" ——— ادماسو نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ میں تمہارے میک اپ میں وہاں جاؤں گا صفدر" عمران نے کہا اور پھر مڑ کر صفدر سے مخاطب ہو گیا۔

"یس" ——— صفدر نے چونک کر پوچھا۔

"تم ڈرائیونگ سنبھالو۔ میں اس دوران ادماسو کا میک اپ کر لوں" ——— عمران نے کہا۔ اور کار کی رفتار آہستہ کر کے اسے ایک طرف روک لیا۔ پچھلی کار بھی آہستہ ہو گئی۔ عمران نے اپنا بیگ اٹھایا اور پھر نیچے اتر کر وہ صفدر کی جگہ پچھلی سیٹ پر آ گیا جب کہ صفدر نے اس کی جگہ سنبھال لی اور کار دوبارہ آگے بڑھنے لگی۔ عمران نے میک اپ باکس گھٹنوں پر رکھا ——— اور پھر اس کے ہاتھ تیزی سے اپنے چہرے پر چلنے لگے۔ ادماسو حیرت سے عمران کو دیکھ رہا تھا۔

"تم میک اپ میں بے حد ماہر ہو۔ کیا تم کسی سرکس میں کام کرتے ہو" ——— ادماسو سے رہا نہ گیا تو وہ بول پڑا۔

"ہاں۔ میں وہاں شیروں کے سدھانے کا کام کرتا ہوں۔ تاکہ مس جولیا تماشائیوں کے سامنے شیر کے منہ میں سر ڈال کر دکھا سکے" ——— عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔ اور صفدر سمیت باقی ساتھی بے اختیار ہنس پڑے۔ اور ادماسو اس طرح سر ہلانے لگا۔ جیسے اُسے ان لوگوں کے ہنسنے کی وجہ سمجھ میں نہ آئی ہو ——— وہ واقعی سیدھا سادھا نوجوان تھا۔ اور اُسے کسی بات کا علم ہی نہ تھا۔ کالگن نے اُسے صرف اس لئے عمران کے ساتھ بھیج دیا تھا۔ کیونکہ عمران کسی بھی دوسرے آدمی پر اعتبار نہ کر رہا تھا۔

"تم وہاں جا کر کیا کرو گے" ——— ادماسو نے کہا۔

"میں آج مس جولیا سے بھی بڑا مظاہرہ کروں گا۔ وہ شیر کے کھلے منہ میں سر ڈالتی ہے۔ میں اپنے کھلے منہ میں شیر کا سر ڈال کر دکھاؤں گا" ——— عمران نے ہاتھ روکتے ہوئے کہا۔ اور ادماسو ——— اب واقعی حیرت کی شدت سے آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر عمران کو دیکھ رہا تھا۔ کیونکہ عمران کا چہرہ بالکل اس جیسا تھا ذرہ برابر بھی فرق محسوس نہ ہو رہا تھا ——— عمران نے بالوں کو بھی رنگ لیا تھا۔ اس لئے سوائے لباس کے وہ مکمل طور پر ادماسو لگ رہا تھا۔

"ہاں تو اب بتاؤ کہ اس سنٹر کی اندرونی تفصیل کیا ہے۔ اور تم جب جاتے ہو تو کیا کہتے ہو" ——— عمران نے ادماسو کے لہجے میں کہا۔ اور ادماسو ایک بار پھر حیرت سے اچھل پڑا۔

"تت ——— تت ——— تم تو میری آواز میں بھی بول رہے ہو" ادماسو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"حیرت کو چھوڑو۔ جلدی سے تفصیل بتاؤ ورنہ تمہارے انکل

کانگن کی جان بھی خطرے میں پڑ سکتی ہے" ـــــ عمران نے اس بار تیز لہجے میں کہا اور اوماسو نے جلدی جلدی ساری تفصیلات بتا دیں۔
تھوڑی دیر بعد کاریں اس سنٹر کی وسیع و عریض عمارت کے قریب پہنچ گئیں۔ اور عمران نے کار روکنے کا اشارہ کیا۔
"تم سب لوگ یہیں رکو گے۔ ضرورت پڑنے پر میں تمہیں ریڈ کاشن دوں گا۔ اوماسو کی بتائی ہوئی تفصیلات تم نے سن لی ہیں۔ باقی ساتھیوں کو بھی بتا دینا۔ میں اندر جا رہا ہوں" ـــــ عمران نے کار رکتے ہی نیچے اترتے ہوئے کہا۔
"میں آپ کے ساتھ چلوں آپ......" ـــــ صفدر نے جھجکتے ہوئے کہا۔
"نہیں ـــــ ہو سکتا ہے۔ راچی سنگ سنٹر میں ہی موجود ہو۔ ایسی صورت میں شاید وہ ٹیکو کسی اجنبی کو اندر نہ آنے دے" عمران نے تیز لہجے میں کہا۔ اور اتر کر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا سنٹر کی طرف بڑھ گیا۔
اوماسو کی بتائی ہوئی تفصیلات کے مطابق وہ شمالی سمت میں موجود ایک دروازے پر پہنچ گیا۔ اس دروازے کی حالت ایسی تھی جیسے کسی لیسے سٹور روم کا دروازہ ہو جسے مدتوں نہ کھولا گیا ہو ـــــ عمران نے اس دروازے کی دہلیز کے کونے میں موجود ایک معمولی سی ابھری ہوئی جگہ پر زور سے ٹھوکر ماری۔ تو چند لمحوں بعد ہی دروازہ کھل گیا۔ اور ایک مسلح نوجوان کھلے دروازے میں نظر آیا۔
"ٹیکو ہے" ـــــ عمران نے اوماسو کے لہجے میں کہا۔

"اوہ اوماسو۔ تم۔ یہ تمہیں کیا ہوا" ـــــ نوجوان نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
"ایکسیڈنٹ ہو گیا تھا" ـــــ عمران نے منمناتے ہوئے جواب دیا۔
"اوہ اچھا۔ تم یہیں ٹھہرو۔ میں ٹیکو سے بات کرتا ہوں۔ بڑا صاحب آیا ہوا ہے" ـــــ نوجوان نے کہا اور دروازہ بند کر کے غائب ہو گیا۔ عمران خاموش ہو گیا۔
تقریباً پانچ منٹ بعد دروازہ دوبارہ کھلا اور وہی نوجوان نظر آیا۔
"آؤ میرے ساتھ۔ لیکن خاموش رہنا" ـــــ نوجوان نے کہا۔ اور عمران منمناتا ہوا آگے بڑھ گیا۔ نوجوان نے دروازہ بند کیا۔ اور پھر عمران کو لے کر ایک تنگ سی راہداری سے گزر کر نیچے جاتی ہوئی سیڑھیوں پر رک گیا۔
"نیچے اتر کر دائیں سائیڈ والے کمرے میں چلے جاؤ۔ ٹیکو وہاں موجود ہے" ـــــ نوجوان نے وہیں رکتے ہوئے کہا۔ اور عمران منمناتا ہوا سیڑھیاں اترنے لگا۔
دائیں سائیڈ کے کمرے کا دروازہ کھلا ہوا تھا۔ اور اندر ایک لمبی مونچھوں والا نوجوان بے چینی کے عالم میں ٹہل رہا تھا۔
"اوہ اوماسو۔ تم یہاں کیا کرنے آئے ہو۔ میں نے تمہیں اطلاع دے دی تھی۔ چیف باس یہاں موجود ہے" ـــــ ٹیکو نے بوکھلائے ہوئے انداز میں کہا۔
"میں تمہارے چیف باس کی منت کرنے آیا ہوں۔ وہ کمرو پہ تو

اس کوٹھی سے چلا گیا ہے" ——— عمران نے کہا۔

"کیا ——— اوہ ——— اوہ۔ پھر تو بڑا مسئلہ بن گیا۔ چیف باس نے تو آفت برپا کر دینی ہے" ——— ٹیکو نے اچھلتے ہوئے کہا۔

"تم فکر نہ کرو۔ ایک بار مجھے چیف باس سے ملوا دو" ——— عمران نے کہا۔

"پاگل ہو گئے ہو۔ اس سنٹر میں کوئی اجنبی تو ایک طرف مکھی بھی داخل نہیں ہو سکتی۔ میں نے تو صرف دوستی کی وجہ سے تمہیں اندر بلا لیا ہے ——— چیف باس کو پتہ لگ گیا تو وہ پہلے مجھے ہی گولی مار دے گا" ——— ٹیکو نے تیز لہجے میں کہا۔

"اچھا پھر ایسا کرو کہ مجھے انکل سے ملوا دو" ——— عمران نے منت بھرے لہجے میں کہا۔

"لیکن تم ان سے مل کر کیا کرو گے" ——— ٹیکو نے کہا۔

"تم فکر نہ کرو۔ میں بس ایک بات کر کے فوراً چلا جاؤں گا۔ تم پر کوئی حرف نہ آئے گا" ——— عمران نے کہا۔

"اچھا ٹھیک ہے۔ آؤ" ——— ٹیکو نے کہا۔ اور اسے کمرے سے باہر نکال کر وہ ایک اور راہداری میں آیا اور پھر ایک چھوٹے سے کمرے میں پہنچ کر اس نے کمرے کا دروازہ بند کیا اور سوئچ بورڈ پر لگا ہوا ایک بٹن دبا دیا ——— دوسرے لمحے کمرہ کسی لفٹ کی طرح نیچے اترتا گیا۔ جب کمرے کی حرکت رکی تو ٹیکو نے دروازہ کھولا اور باہر آ گیا۔ عمران اس کے ساتھ تھا۔ یہ ایک اور راہداری تھی۔ جس کے اختتام پر ایک بند دروازہ تھا ——— ٹیکو نے جیب سے



ایک چابی نکالی اور کی ہول میں ڈال کر اسے گھمایا تو دروازہ کھل گیا۔

"جاؤ۔ اندر کالگن موجود ہے۔ جلدی واپس آنا۔ میں یہیں کھڑا ہوں" ——— ٹیکو نے ایک طرف ہٹتے ہوئے کہا۔

لیکن دوسرے لمحے عمران کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آیا۔ اور ٹیکو کی کنپٹی پر اس کی مڑی ہوئی انگلی کا ہک پوری قوت سے پڑا ——— ٹیکو اوہ کی آواز نکالتا ہوا ریت کی خالی ہوتی ہوئی بوری کی طرح دیوار کے ساتھ ہی ڈھیر ہو گیا۔ اس کی بند ہوتی ہوئی آنکھوں میں شدید حیرت کا تاثر ابھر آیا تھا۔ عمران نے جلدی سے اس کی نبض چیک کی ——— اور پھر کھلے دروازے سے اندر داخل ہو گیا۔ تنگ سے راستے کا اختتام ایک اور دروازے پر ہو رہا تھا۔ عمران نے اس دروازے کو دبایا تو دروازہ کھل گیا۔ دوسری طرف شراب کی بوتلوں کے کریٹ چھت تک نظر آ رہے تھے ——— اور درمیان میں چھوٹا سا راستہ گزرنے کے لئے موجود تھا۔ عمران آہستہ سے اس دروازے سے گزرتا ہوا آگے بڑھا تو سامنے ہی کرسی پر بیٹھا ہوا کالگن نظر آیا ——— اس کو رسیوں سے باندھا گیا تھا۔ اور عمران کی طرف اس کی پشت تھی۔ عمران تیز تیز قدم اٹھاتا آگے بڑھنے لگا۔ اس کے قدموں کی آواز سن کر کالگن نے سر موڑ کر عقبی طرف دیکھنا چاہا لیکن بندھا ہونے کی وجہ سے وہ پوری طرح سر کو نہ گھما سکا۔ یہاں تک کہ عمران اس کے قریب پہنچ گیا ——— عمران نے ہونٹوں پر انگلی رکھی اور پھر تیزی سے اس کی رسیاں ڈھیلی کرنے لگا۔

"سنو ——— میں عمران ہوں ادماسو کے میک اپ میں۔ یہاں

کا انچارج میرا دوست ہے۔ اور راچی سنگ بھی یہاں موجود ہے۔ میں نے اسے ٹریپ کرنا ہے۔ تم اطمینان سے بیٹھے رہو۔ میں اب اس مونچھوں والے کے میک اپ میں راچی سنگ کے ساتھ آؤں گا "۔۔۔۔ عمران نے اس کی رسیاں ڈھیلی کرتے ہوئے کالگن کو سرگوشی میں کہا۔ اور پھر تیزی سے واپس مڑ گیا۔ ٹیکو ابھی تک وہیں دروازے کے پاس ہی پڑا ہوا تھا۔ عمران نے جھک کر اسے اٹھایا اور لا کر اس تنگ راستے میں ڈال کر اس کا لباس اتارنے لگا۔ ٹیکو کا قد و قامت تو اس کے برابر تھا۔ البتہ وہ ذرا سا جسم میں بھاری تھا ۔۔۔۔ اس لئے عمران نے اس کا لباس اپنے لباس کے اوپر پہن لیا۔ اس طرح اس کے بازو اور ٹانگ پر بندھی ہوئی پٹیاں بھی چھپ گئیں۔ پھر اس نے کوٹ کی اندرونی جیب سے میک اپ باکس نکالا ۔۔۔۔ اور اس کے ہاتھ تیزی سے اپنے چہرے پر چلنے لگے۔ پہلے اس نے چہرے پر سے اوماسو کا میک اپ صاف کیا اور پھر اس پر ٹیکو کا میک اپ کرنے لگا۔ ٹیکو کی مونچھیں چونکہ خاص نوعیت کی تھیں۔ اس لئے مجبوراً عمران کو بلیڈ سے اس کی مونچھیں صاف کرنی پڑیں اور پھر اس نے ان مونچھوں کے بالوں کو بڑی مہارت سے اپنے ہونٹوں پر اس طرح چپکایا کہ وہ بالکل ٹیکو کی مونچھیں لگنے لگیں ۔۔۔۔ بالوں کو رنگنے سمیت اسے اس سارے عمل میں زیادہ سے زیادہ چھ سات منٹ لگے۔ میک اپ سے فارغ ہو کر عمران نے دونوں ہاتھ ٹیکو کی گردن پر رکھے اور انہیں ایک جھٹکے سے دبانے لگا۔

" مجھے افسوس ہے ٹیکو۔ لیکن تمہاری موت ہم سب کی زندگی کیلئے



ضروری ہو گئی ہے "۔۔۔۔ عمران نے کہا۔ اور دونوں ہاتھوں کو اور زیادہ زور سے دبانے لگا۔ ٹیکو کا جسم بری طرح پھڑکنے لگا۔ لیکن عمران نے یک لخت زور سے جھٹکا دیا اور ٹیکو کی گردن ڈھلک گئی۔ وہ ختم ہو چکا تھا ۔۔۔۔ عمران اس کے مرتے ہی تیزی سے اٹھا اور دروازے سے نکل کر اس نے دروازہ بند کرنے کی بجائے اسے ذرا سا بھیڑ دیا۔ اور پھر راہداری میں تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا وہ اسی لفٹ والے کمرے میں پہنچ گیا ۔۔۔۔ چند لمحوں بعد جب وہ اس کمرے کے قریب پہنچا۔ جہاں ٹیکو نے اس سے ملاقات کی تھی تو ایک مسلح نوجوان تیزی سے ایک طرف سے نکل آیا۔

" اوہ باس ۔۔۔۔ چیف باس آپ کو بلا رہے ہیں وہ سخت غصے میں ہیں "۔۔۔۔ نوجوان نے پریشان سے لہجے میں کہا۔

" اچھا۔ آؤ چلیں "۔۔۔۔ عمران نے ٹیکو کے لہجے میں کہا۔ اور جس طرف سے نوجوان نمودار ہوا تھا۔ اس طرف کو مڑ گیا۔ نوجوان اس کے ساتھ ساتھ چل رہا تھا۔

" باس کو فون آیا ہے۔ اس کے بعد سے وہ سخت غصے میں ہے۔ اس کمرے کی چابی آپ کے پاس ہے۔ جس میں وہ آدمی بند ہے ۔۔۔۔ شاید اس لئے وہ بے چین ہے "۔۔۔۔ نوجوان نے ساتھ چلتے ہوئے کہا۔ اور عمران نے صرف سر ہلانے پر ہی اکتفا کیا۔ البتہ اس نے جیب میں ہاتھ ڈال کر ٹیکو کی چابیوں کا وہ گچھا نکال لیا۔ جس سے اس نے عقبی دروازہ کھولا تھا۔ اس میں دس بارہ چابیاں موجود تھیں۔

"یہ لو چابیاں۔ اور جا کر لاک کو کھول دو۔ میں باس کو یہی تاثر دینا چاہتا ہوں کہ دروازہ کھلا ہوا تھا" ——— عمران نے کہا۔

"اوہ ہاں۔ ٹھیک ہے" ——— نوجوان نے کہا۔ اور ٹیکو کے ہاتھ سے چابیاں لے کر وہ تیزی سے آگے بڑھنے لگا۔ عمران اس کے پیچھے چلتا گیا۔ ایک راہداری مڑتے ہوئے نوجوان انتہائی محتاط ہو گیا ——— اس کی نظریں سامنے تقریباً آدھے بند دروازے پر جمی ہوئی تھیں جیسے اُسے یہاں سے دیکھ لئے جانے کا خطرہ ہو اور عمران سمجھ گیا کہ اس کمرے میں راچی سنگ موجود ہے۔ نوجوان تو راہداری میں مڑ کر تیزی سے آگے بڑھ گیا۔ جب کہ عمران اُسی دروازے کی طرف بڑھا۔

"یس باس" ——— اس نے دروازہ کھول کر اندر داخل ہوتے ہوئے مؤدبانہ لیکن سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

"کہاں مر گئے تھے تم" ——— کمرے میں بے چینی سے ٹہلتے ہوئے راچی سنگ نے پھنکارتے ہوئے کہا۔ اس کے ہاتھ میں ایک خاردار کوڑا بھی موجود تھا۔

"باس۔ ایک پارٹی کی کال آئی تھی۔ بہت بڑی پارٹی ہے" عمران نے انتہائی سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اوہ اچھا ——— تم نے اس کمرے کا دروازہ کیوں لاک کر دیا تھا۔ جس میں کاتگن موجود ہے" ——— راچی سنگ نے اُسی طرح تیز لہجے میں کہا۔

"باس وہ لاک نہیں ہے، صرف بند ہے" ——— عمران نے جواب دیا۔

"اوہ اچھا۔ آؤ۔ میں اس بوڑھے کی کھال اتار دوں۔ وہ کوٹھی تو خالی پڑی ہوئی ہے جس کا پتہ اس نے دیا ہے" ——— راچی سنگ نے غراتے ہوئے کہا۔ اور تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

عمران سر ہلاتا ہوا اس کے پیچھے چلنے لگا۔ چند لمحوں بعد ہی وہ ایک بند دروازے تک پہنچ گئے۔ دروازے کے باہر دو مسلح نوجوان کھڑے تھے ——— عمران نے جلدی سے آگے بڑھ کر دروازے کو لات ماری تو دروازے کے پٹ ایک دھماکے سے کھل گئے اور عمران ایک طرف ہٹ گیا۔ راچی سنگ غراتا ہوا اور کوڑا پٹختا ہوا اندر داخل ہو گیا۔ عمران نے وہیں رک کر وہاں موجود دونوں نوجوانوں کو واپس جانے کا اشارہ کیا اور خود تیزی سے دروازہ بند کر دیا۔

"تم ——— تم بوڑھے سور۔ تم نے مجھ سے غلط بیانی کی۔ میں تمہاری کھال ادھیڑ دوں گا" ——— راچی سنگ نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔ اور ساتھ ہی اس کا کوڑے والا بازو ہوا میں اٹھا۔ لیکن اس دوران عمران دروازہ بند کر کے اس کے قریب پہنچ چکا تھا۔

"پہلے میری بات سن لو" ——— عمران نے اصل آواز میں کہا۔ اور راچی سنگ یک لخت حیرت بھرے انداز میں پلٹا ہی تھا کہ عمران کا ہاتھ بجلی سے بھی زیادہ تیزی سے حرکت میں آیا اور اس نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے ریوالور کا دستہ مڑتے ہوئے راچی سنگ کی کنپٹی پر پوری قوت سے رسید کر دیا ——— راچی سنگ چیختا ہوا لڑکھڑا کر پیچھے ہٹا۔ وہ باوجود ضرب کھانے کے نیچے نہ گرا تھا۔ عمران نے اچھل کر اس پر

دوسری ضرب لگانی چاہی۔ لیکن اُسی لمحے لڑکھڑا کر پیچھے ہٹتے ہوئے راجی سنگ نے یک لخت کوڑے کو اس کی ٹانگوں میں الجھا دیا۔ عمران منہ کے بل نیچے گرا ــــــ راجی سنگ نے یک لخت چیختے ہوئے جیب سے ریوالور نکالا ہی تھا کہ کرسی پر بیٹھے ہوئے بوڑھے کالگن نے اچھل کر لات ماری اور ریوالور راجی سنگ کے ہاتھوں سے نکل گیا۔

"اوہ۔ اوہ۔ تم" ــــــ راجی سنگ نے بے اختیار چیختے ہوئے کہا۔ اور تیزی سے دروازے کی طرف دوڑا۔ لیکن اس سے پہلے کہ وہ دروازے تک پہنچتا عمران نے اس پر چھلانگ لگا دی۔ اور وہ راجی سنگ کو ساتھ لیتا ہوا دروازے والی دیوار سے جا ٹکرایا۔

راجی سنگ نے اپنے جسم کی حرکت کے رکتے ہی عمران کو یک لخت گھٹنا موڑ کر واپس پشت کے بل اچھالنے کی کوشش کی۔ گو اس نے بڑے ماہرانہ انداز میں داؤ مارا تھا ــــــ لیکن عمران اب سنبھل چکا تھا۔ اس لئے جیسے ہی راجی سنگ کا گھٹنا اوپر کو اٹھا۔ عمران کا نچلا جسم ہوا میں بلند ہوا اور دوسرے لمحے اس کا جسم کلاک کے پنڈولیم کی طرح تیزی سے واپس آیا ــــــ اور دوسرے لمحے اس کا جسم پوری قوت سے راجی سنگ کے مڑے ہوئے گھٹنے سے ٹکرایا۔ اور کڑاک کی زوردار آواز کے ساتھ ہی راجی سنگ کے گھٹنے کا جوڑ ٹوٹ گیا ــــــ اور راجی سنگ کے حلق سے کریہہ چیخ نکل گئی۔ اور عمران اچھل کر نہ صرف پیچھے ہٹا بلکہ اس نے پیچھے ہٹتے ہوئے اس کی کنپٹی پر جہاں اس نے ریوالور کا دستہ مارا تھا مڑی ہوئی انگلی کا بک جما دیا ــــــ اور اس بار راجی سنگ لڑکھڑا کر کٹے ہوئے شہتیر کی طرح نیچے گرا اور چند لمحے تڑپنے کے بعد ساکت ہو گیا۔

کالگن اس دوران ڈھیلی رسیوں کی بندش سے آزاد ہو کر فرش پر کھڑا ہو چکا تھا۔ وہ دروازے کی طرف دوڑنے لگا۔

"ادھر نہیں انکل۔ ادھر" ــــــ عمران نے جھک کر راجی سنگ کو اٹھا کر کاندھے پر لادتے ہوئے پیچھے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ اور پھر تیزی سے دوڑتا ہوا پچھلے دروازے کی طرف بڑھ گیا ــــــ کالگن اس کے پیچھے تھا۔ تنگ راستے سے جہاں ٹیکو کی لاش پڑی ہوئی تھی گزر کر وہ راہداری میں سے ہوتے ہوئے اوپر پہنچے۔ عمران نے اپنا ریوالور اٹھا لیا تھا۔ اُسے معلوم تھا کہ اوپر بیرونی دروازے والی راہداری میں ایک مسلح آدمی موجود تھا۔ اس لئے اس نے کالگن سے بے ہوش راجی سنگ کو اٹھانے کے لئے کہا ــــــ اور کالگن نے جیسے ہی راجی سنگ کو اپنے کاندھے پر ڈالا عمران اُسے وہیں رکنے کا اشارہ کرتے ہوئے تیزی سے آگے بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ اصل دروازے سے گھومتا ہوا اس راہداری میں آ گیا جہاں سے سیڑھیاں اوپر جاتی تھیں۔ راستے میں اُسے چونکہ ایک بھی آدمی نہ ٹکرایا تھا ــــــ اس لئے وہ اطمینان سے آگے بڑھتا گیا۔ اور پھر اُسے راہداری میں دروازے کے قریب کھڑا وہ مسلح نوجوان نظر آ گیا۔ ٹیکو کو اپنی طرف آتے دیکھ کر وہ مستعد ہو گیا۔ عمران تیز تیز قدم اٹھاتا اس کے قریب پہنچا۔

"یہ دروازہ کیوں کھول رکھا ہے۔ بند کرو اسے" ــــــ عمران نے ٹیکو کے لہجے میں غراتے ہوئے کہا۔

"بند ہے دروازہ تو" ـــــ نوجوان نے حیرت بھرے انداز میں مڑکر دروازے کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی عمران کا ہاتھ لہرایا اور ریوالور کا دستہ پوری قوت سے نوجوان کی کھوپڑی کی پشت پر پڑا ـــــ اور نوجوان چیختا ہوا اچھل کر منہ کے بل پہلے دروازے سے ٹکرایا اور پھر نیچے گر پڑا۔ عمران نے جھک کر دوسری ضرب لگائی اور جب اُسے اطمینان ہو گیا کہ وہ بے ہوش ہو چکا ہے تو وہ تیزی سے واپس پلٹا ـــــ واپسی میں اُسے مین روم کے سامنے کھڑے دو مسلح آدمی نظر آ گئے۔

"اوہ۔ تم یہاں کیوں کھڑے ہو۔ باس کا حکم ہے کہ یہاں کوئی نہ ہو۔ تم اندر بیٹھو" ـــــ عمران نے چیخ کر ان دونوں سے کہا کیونکہ وہ بے حد چوکنے اور مستعد نظر آ رہے تھے۔ اور بیک وقت ان دونوں کو بے ہوش کرنا ممکن نہ تھا اور عمران گولی نہ چلانا چاہتا تھا۔ کیونکہ اُسے علم نہ تھا کہ یہاں اور کتنے افراد موجود ہیں۔

"اندر ـــــ اندر باس" ـــــ دونوں نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ ان کا انداز ایسا تھا جیسے عمران کا حکم ان کی سمجھ سے بالاتر ہو۔

"اندر جا کر بیٹھو احمقو ـــــ جلدی کرو" ـــــ عمران نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔ اور وہ دونوں بوکھلائے ہوئے انداز میں کمرے میں دوڑ گئے۔

"سنو۔ بالکل خاموش بیٹھنا۔ ایک لمبا چکر ہے باس کا۔ میں پھر تمہیں بتاؤں گا۔ میں فی الحال باہر سے دروازہ بند کر رہا ہوں"

عمران نے دروازے کے قریب سے تیز لہجے میں کہا اور پھر دروازہ بند کر کے باہر سے کنڈی لگا دی۔ اور خود دوڑتا ہوا اس طرف کو بڑھ گیا جہاں اس نے کالگن کو کھڑا کیا تھا ـــــ لیکن جیسے ہی وہ موڑ مڑ کر وہاں پہنچا دوسرے لمحے بے اختیار اچھل پڑا۔ کیونکہ کالگن وہاں بے ہوش پڑا ہوا تھا۔ اور راچی سنگ غائب تھا۔ ابھی عمران وہاں جا کر رکا ہی تھا کہ اچانک دو آدمی ایک چوڑے ستون کے پیچھے سے نکل کر آگے آ گئے۔

"بب ـــــ بب ـــــ باس۔ اس آدمی نے چیف باس کو بے ہوش کر دیا تھا۔ سانچو ماما انہیں نچلے تہہ خانے میں لے گیا ہے۔ ان کی حالت خراب ہے۔ ہم آپ کو ڈھونڈ رہے تھے"۔ ان میں سے ایک نے تیز تیز لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ بڑا اچھا کیا۔ نہیں تو بڑا ظلم ہو جاتا۔ جلدی سے جا کر سانچو ماما سے کہو کہ وہ باس کو فوراً ہوش میں لے آئے۔ میں اسے ہوش میں لا کر حالات پوچھتا ہوں" ـــــ عمران نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔ اور وہ دونوں سر ہلاتے ہوئے تیزی سے بائیں طرف مڑے اور غائب ہو گئے۔ اور ان کے اس طرح جانے پر عمران کو پہلی بار اس راستے کا علم ہوا ـــــ وہ سمجھ گیا تھا کہ یہ بھول بھلیوں نما عمارت ہے۔ اور اب راچی سنگ کے پیچھے جا کر اُسے ڈھونڈھنا بے سود تھا۔ اس نے جھک کر بے ہوش کالگن کو اٹھا کر کاندھے پر لادا اور پھر تیزی سے دوڑتا ہوا مین روم سے نکل کر وہ اس راہداری میں پہنچ گیا۔ جہاں دروازہ موجود تھا۔ اس نے دروازہ کھولا اور کالگن

کو اٹھائے دوڑتا ہوا اس طرف کو بڑھنے لگا جہاں اس کے ساتھیوں کی کاریں موجود تھیں۔ اُسے واقعی دلی افسوس ہوا تھا کہ ذرا سی غفلت کی بنا پر راچی سنگ اس کے ہاتھوں سے چکنی مچھلی کی طرح پھسل گیا ہے ——— لیکن بہرحال اُسے یقین تھا کہ وہ ہوگا لازماً اسی عمارت میں۔ چنانچہ دوڑتے دوڑتے اس نے یہی فیصلہ کیا تھا کہ کالگن کو اس کے بھتیجے اور ہونے والے داماد کے پاس پہنچا کر وہ اپنے ساتھیوں سمیت پوری قوت سے اس عمارت پر ریڈ کرے گا۔

اوکاسا جام اٹھائے بڑے مطمئن سے انداز میں کرسی پر بیٹھا چُسکیاں لے رہا تھا کہ یک لخت اس کے عقب میں دروازہ کھلا ——— اور اطمینان سے بیٹھا ہوا اوکاسا اس قدر تیزی سے مڑا کہ بجلی بھی اس کی مستعدی پر شرمندہ ہو جاتی۔ اس کے ہاتھ میں موجود جام کمان سے نکلے ہوئے تیر کی طرح اندر آنے والے پر جھپٹا ——— لیکن اندر آنے والے نے ہاتھ مار کر اُسے ایک طرف اچھال دیا۔

" اوہ اوہ ——— چیف باس آپ " ——— اوکاسا نے حیرت اور ...ف سے پُر لہجے میں کہا۔

" تمہاری مستعدی مجھے پسند آئی ہے۔ ورنہ جس طرح تم نے میری طرف جام اچھالا تھا گولی اب تک تمہارے سینے میں ترازو ہو چکی ہوتی " ——— راچی سنگ نے غراتے ہوئے کہا۔

"یس باس۔ دراصل آپ کی آمد کا مجھے تصور بھی نہ تھا میں سمجھا کہ نجانے کون اچانک آگیا ہے"۔۔۔۔ اوکاسا نے قدرے شرمندہ سے لہجے میں سر جھکاتے ہوئے جواب دیا۔

"بیٹھو۔ میں نے پہلے ہی کہا ہے کہ تمہاری مستعدی مجھے پسند آگئی ہے"۔۔۔۔ راجی سنگ نے کرسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اور خود بھی ایک کرسی گھسیٹ کر بیٹھ گیا۔ اوکاسا خاموشی سے واپس کرسی پر بیٹھ گیا۔

"سنو۔۔۔۔ وہ علی عمران اپنے ساتھیوں سمیت ہمارے مقابلے کے لئے یہاں پہنچ چکا ہے۔ میں نے اب تک کوشش کی ہے کہ ان کا خاتمہ ہو جائے۔ لیکن وہ لوگ بچ نکلے ہیں اور اب میں مزید ان کا وجود یہاں برداشت نہیں کر سکتا۔۔۔۔ یوں تو بلڈھاونڈز کے سب اعلیٰ عہدیداران کے مقابلے میں آنا چاہتے ہیں لیکن میں نے فیصلہ کیا ہے کہ ان کا خاتمہ تمہارے ہاتھوں سے ہو۔ تاکہ تم بلڈھاونڈ کے سیکنڈ چیف بن سکو"۔۔۔۔ راجی سنگ نے ہونٹ کاٹتے ہوئے سرد لہجے میں کہا۔

"آپ کی مہربانی ہے باس۔ آپ حکم فرمائیں پھر دیکھیں اوکاسا کس طرح انہیں چوہے کی موت مارتا ہے"۔۔۔۔ اوکاسا نے بے چینی سے ہاتھ ملتے ہوئے کہا۔

"پہلے تفصیلات سن لو۔ باقی باتیں بعد میں کریں گے"۔

راجی سنگ نے کہا اور پھر اس نے شروع سے لے کر ہائی سنٹر کی تباہی تک کی تمام تفصیلات سوائے اعلیٰ سطح کی میٹنگ کے اوکاسا کو تفصیل سے بتا دیں۔

"اوہ باس۔۔۔۔ اس کا مطلب ہے یہ اب تک بلڈھاونڈز کو خاصا نقصان پہنچانے میں کامیاب ہو چکے ہیں"۔۔۔۔ اوکاسا نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا

"ہاں۔۔۔۔ لیکن اب تک میں نے صرف ان کے خلاف سطحی سی کارروائی کی ہے۔ لیکن اب میں بھرپور انداز میں ان سے ٹکرانا چاہتا ہوں"۔۔۔۔ راجی سنگ نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"آپ کے ذہن میں کیا لائحہ عمل ہے باس"۔ اوکاسا نے اشتیاق بھرے لہجے میں کہا۔

"میں نے انہیں حتمی طور پر ٹریس کرنے کا ایک طریقہ طے کیا ہے وہ یہ کہ میں کھلے طور پر دھمکی دوں گا کہ چونکہ حکومت نے بلڈھاونڈز کے خلاف کام شروع کر دیا ہے۔ اس لئے میں حکومت کے اعلیٰ ترین عہدیداروں کو باری باری قتل کر دوں گا۔۔۔۔ اور پہلا ٹارگٹ چیف سیکرٹری ہوگا۔ اس طرح پوری لسٹ جاری کی جائے گی۔ میں نے وزیراعظم سے بات کر لی ہے۔ وزیراعظم نے مجھے تعاون کا یقین دلایا ہے۔۔۔۔ وہ اس طرح کہ وہ سیکرٹ سروس کو بلڈھاونڈز کے خلاف کام کرنے اور چیف سیکرٹری کی حفاظت کرنے کے کھلے عام احکامات دیں گے۔ لامحالہ علی عمران وزیراعظم سے رابطہ قائم کر کے اُسے بتائے گا کہ سیکرٹ سروس کو استعمال نہ کیا جائے کیونکہ اُسے معلوم ہو گیا ہو گا کہ چیکو بلڈھاونڈز کا آدمی ہے۔ اس طرح وزیراعظم اس سے براہِ راست میٹنگ کے لئے آمادہ ہو

جائیں گے اور میٹنگ کی جگہ کی اطلاع چیکو کے ذریعے ہمیں مل جائے گی اور ہم ان لوگوں کو چھاپ لیں گے اس کے بعد تردید کر دی جائے گی کہ یہ اعلان غلط اور شرانگیز تھا ——— اور دوسرا پہلو یہ کہ اگر عمران نے ایسا نہ کیا تو وہ کم از کم لازماً چیف سیکرٹری کو بچانے کے لئے نگرانی کرے گا۔ تم اس گروپ کے انچارج ہو گے جو کہ چیف سیکرٹری کو قتل کرے گا ——— تم نے ظاہر کرنا ہے کہ تم چیف سیکرٹری کو قتل کرنے والے ہو۔ باقی بلڈھاونڈز تمہاری نگرانی کرے گی۔ اور اس طرح ہم ان لوگوں کو ٹریس کر لیں گے" ——— راچی سنگ نے کہا۔

"باس ——— اگر اجازت ہو تو میں کچھ عرض کروں" ——— اوکاسا نے سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ہاں بولو۔ کھل کر بولو۔ اگر تمہارے ذہن میں اس سے کوئی مختلف تجویز ہے تو بتاؤ۔ میں اب فوراً ان کا خاتمہ کرنا چاہتا ہوں" راچی سنگ نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"باس۔ آپ کی تجویز سے بات لمبی ہو جائے گی جب کہ میرے ذہن میں انہیں ٹریس کرنے کی ایک اور تجویز آئی ہے۔ ماجوش کمپنی کے پاس ایک ایسی کمپیوٹر مشین موجود ہے جو کہ باچان کے ایک بڑے حصے کی ٹیلی فون کالیں چیک کر سکتی ہے ——— ماجوش کمپنی کا ڈائریکٹر جنرل میرا دوست ہے۔ اس نے بتایا کہ اس مشین کا سودا وہ خفیہ طور پر ایکریمیا سے کر رہا ہے۔ یہ اس کی انتہائی خفیہ ایجاد ہے۔ اور ایکریمیا بھی اس میں دلچسپی لے رہا ہے۔ تاکہ اس مشین کو سیکرٹ سروس کے لئے استعمال کرے اس مشین کا سرکل پانچ کلو میٹر تک ہے۔ میں نے اس کی کارکردگی دیکھی ہے۔ اس مشین کا نام سوپنچ کمپیوٹر ٹیلیفونک چیکنگ رکھا گیا ہے ——— کوڈ میں اسے ایس۔ سی۔ ٹی کہتے ہیں۔ اس میں کوئی نام یا لفظ فیڈ کر دیا جائے تو یہ اس سرکل کے اندر جتنے بھی ٹیلی فون کالیں ہوں گی اُسے چیک کر کے کمپیوٹر کے ذریعے ان کا تجزیہ کرتی ہے ——— اور جس فون پہ یہ نام یا لفظ ادا ہو گا۔ یہ اس کا نمبر اور مقام ٹریس کر کے دے دیتی ہے۔ عمران لازماً کہیں نہ کہیں ٹیلی فون کرے گا۔ تو اس مشین کے ذریعے اس کو چیک کیا جا سکتا ہے۔ چونکہ باچان کا دارالحکومت بیس کلو میٹر کے دائرے میں پھیلا ہوا ہے۔ اس لئے ہم ایسی چار مشینیں مختلف حصوں میں نصب کر سکتے ہیں۔ اس طرح زیادہ سے زیادہ چند گھنٹوں میں عمران اور اس کے ساتھیوں کو آسانی سے ٹریس کیا جا سکتا ہے" ——— اوکاسا نے کہا۔

"اوہ ویری گڈ ——— ویری گڈ۔ تم نے تو میرا بہت بڑا مسئلہ حل کر دیا۔ اب تک پرابلم یہی تھا کہ یہ لوگ نکل جاتے تھے۔ اور پھر ٹریس نہ ہو سکتے تھے۔ لیکن اب یہ نکل کر کہاں جائیں گے" ——— راچی سنگ نے خوشی سے اچھلتے ہوئے کہا۔

"میری درخواست ہے باس کہ یہ مشن میرے سپرد کر دیا جائے میں ان کے ٹریس ہوتے ہی انہیں اس طرح گھیر لوں گا کہ پھر یہ کسی صورت موت کے جال سے نہ نکل سکیں گے" ——— اوکاسا نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"گڈ شو۔ ٹھیک ہے۔ یہ مشن تمہارے ذمہ رہا۔ میں ہیڈ کوارٹر

جا رہا ہوں۔ تم اس کا بندوبست کرو اور اس ڈائریکٹر جنرل کو کہہ دو۔ کہ اگر اس کی مشینوں نے واقعی صحیح کام کیا تو بلڈ ھاونڈز بھی انہیں خریدے گی ——— اور ایکریمیا سے زیادہ رقم دے گی۔ میں اسے مستقل طور پر بلڈ ھاونڈز کے لئے استعمال کروں گا"۔

راجی سنگ نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"آپ بے فکر رہیں باس۔ سب ٹھیک ہو جائے گا۔ مجھے یقین ہے کہ زیادہ سے زیادہ کل تک ان کی لاشیں آپ کے قدموں میں ہوں گی"——— اوکاسا نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اگر تم اس مشن میں کامیاب ہو گئے اوکاسا تو میرا وعدہ کہ تمہیں بلڈ ھاونڈز کا سیکنڈ چیف بنا دیا جائے گا"——— راجی سنگ نے کہا اور اوکاسا کا چہرہ مسرت کی زیادتی سے کھل اٹھا۔

"تھینک یو باس"——— اوکاسا نے سر جھکاتے ہوئے کہا۔

"او۔ کے۔ میں ہیڈ کوارٹر میں رہوں گا۔ بہرحال پوری احتیاط سے کام ہونا چاہیئے۔ اور اگر ہو سکے تو ان کو زندہ گرفتار کر کے میرے سامنے لے آنا۔ میں ان کی بوٹیاں اپنے ہاتھوں سے اڑانا چاہتا ہوں"——— راجی سنگ نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

"جیسے آپ کا حکم۔ میں انہیں بے ہوش کر کے لے آؤں گا۔ آپ بے فکر رہیں"——— اوکاسا نے کہا اور راجی سنگ نے اوکاسا کے کندھے پر تھپکی دی اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا واپس دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

عمران نے کار الفرڈ بار سے کچھ فاصلے پر روکی اور پھر ساتھ بیٹھی ہوئی جولیا کو نیچے اترنے کا اشارہ کرتے ہوئے وہ کار سے اتر آیا ——— اس وقت وہ ایک مقامی غنڈے کے میک اپ میں تھا۔ دوسری طرف سے جولیا بھی نیچے اتر آئی۔ وہ بھی مقامی میک اپ میں تھی۔ ہائی سنٹر میں چھاپہ ناکام رہا تھا۔ راجی سنگ وہاں سے غائب ہو چکا تھا اور عمران نے گو ان کا شراب کا سارا ذخیرہ بھی تباہ کر دیا تھا اور اندر موجود ہر شخص کا خاتمہ بھی کر دیا تھا لیکن راجی سنگ اس کے ہاتھ نہ آیا تھا ——— اور اس کے بعد جب کانگن کا کلب انتقامی طور پر بموں سے اڑا دیا گیا تو عمران نے براہِ راست ایکشن کرنے کا فیصلہ کر لیا۔ چنانچہ پروگرام کے مطابق سب ساتھی دو دو کی ٹولیوں میں بٹ کر ان مقامات پر پہنچ گئے جہاں زیرِ زمین دنیا کے افراد زیادہ تعداد میں موجود رہتے تھے۔ اور اب

ان کا مشن ان جگہوں کی توڑ پھوڑ اور پرنس آف ڈھمپ کی طرف سے بلڈھاونڈز کو براہِ راست چیلنج تھا۔ عمران کو یقین تھا کہ اس طرح کی دو چار وارداتوں کے بعد ہی بلڈھاونڈز مقابلے پر اتر آئے گی۔ اور اس کے بعد ان کے ممبروں کے ذریعے آگے بڑھا جا سکتا ہے۔ چنانچہ پروگرام کے مطابق عمران نے اپنا پہلا نشانہ الفرڈ بار کو منتخب کیا تھا۔ چنانچہ وہ جولیا کو ہمراہ لے کر یہاں پہنچا تھا۔

الفرڈ بار میں اُسی طرح بے پناہ رش تھا۔ عورتوں اور مردوں کی تعداد تقریباً برابر تھی۔ اور مختلف منشیات کا زہریلا دھواں پورے ہال میں پھیلا ہوا تھا ـــــ کاؤنٹر کے قریب دو مسلح افراد دیوار سے پشت لگائے خاموش کھڑے ہال کا جائزہ لے رہے تھے۔

عمران اندر داخل ہوتے ہی سیدھا کاؤنٹر کی طرف بڑھ گیا۔ جولیا اس کے ساتھ ساتھ تھی۔ کاؤنٹر پر بھی اچھا خاصا رش تھا۔

کاؤنٹر کے قریب پہنچتے ہی یک لخت عمران مڑا اور دوسرے لمحے چٹاخ کی زوردار آواز سے ایک مسلح شخص کا چہرہ گھوم گیا۔ عمران کا بھرپور تھپڑ اس کے چہرے پر پڑا تھا۔

"الّو کی دم۔ پرنس آف ڈھمپ کی موجودگی میں مونچھیں اونچی کئے کھڑے ہو" ـــــ عمران نے تھپڑ مارتے ہی چیخ کر کہا۔ اور اُسی لمحے دوسرے مسلح آدمی کے حلق سے بھی یک لخت چیخ نکل گئی۔ کیونکہ جولیا نے اچانک اچھل کر اس کے سینے پر فلائنگ کک جما دی تھی ـــــ اور وہ چیختا ہوا نیچے جا گرا تھا۔ تھپڑ مارتے ہی عمران نے جھپٹ کر اس کی مشین گن بھی چھین لی۔ اور دوسرے لمحے

ہال مشین گن کی بے پناہ فائرنگ سے گونج اٹھا۔ اور دونوں مسلح افراد شہد کی مکھیوں کا چھتہ بنے فرش پر ڈھیر ہو چکے تھے۔ جولیا نے بھی اچھل کر اپنے شکار کے کاندھے سے گرنے والی مشین گن اٹھا لی تھی ـــــ اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے ہٹتی ہوئی مین دروازے کے سامنے پہنچ گئی۔

ہال میں موجود ہر شخص حیرت اور خوف سے اس طرح خاموش ہو گیا تھا جیسے ان کی روحیں پرواز کر چکی ہوں اور وہ بے جان لاشے ہوں۔

عمران نے ان دونوں کا خاتمہ کرنے کے ساتھ ساتھ کاؤنٹر پر موجود چار کاؤنٹر کلرکوں کے ساتھ ساتھ سامنے بیٹھے ہوئے آٹھ غنڈہ ٹائپ افراد کو بھی ساتھ ہی نشانہ بنا دیا تھا ـــــ اس لئے کاؤنٹر اور اس کے سامنے کا حصہ لاشوں اور ان سے نکلنے والے خون سے لت پت ہو چکا تھا۔

"خبردار۔ اگر کسی نے حرکت کی تو گولیوں سے بھون ڈالوں گا۔ سن لو کہ اب یہاں حکومت بلڈھاونڈز کی نہیں بلکہ پرنس آف ڈھمپ کی ہو گی ـــــ سن لو یہ نام۔ پرنس آف ڈھمپ" ـــــ عمران نے چیخ کر کہا۔ اور ایک بار پھر مشین گن کا فائر کھول دیا۔ لیکن گولیاں چھت کی طرف جا رہی تھیں۔ اور پھر تیزی سے کھسکتا ہوا عمران دروازے پر پہنچا اور جولیا کو اشارہ کرتا ہوا تیزی سے مڑ کر باہر نکل گیا ـــــ اس نے مشین گن ایک طرف پھینکی اور جولیا کا ہاتھ پکڑ کر دوڑتا ہوا عقبی گلی کی طرف بڑھ گیا۔ وہ دونوں ایک دوسرے کے پیچھے دوڑتے ہوئے

عقبی طرف پہنچے ۔ جولیا بھی مشین گن پھینک چکی تھی ۔ عقبی گلی میں پہنچتے ہی عمران نے جولیا کو اشارہ کیا ۔ اور جولیا تیزی سے عقبی سیڑھیاں چڑھتی ہوئی اوپر غائب ہو گئی —— عمران نے انتہائی پھرتی سے اپنی گردن پہ چٹکی بھری اور ایک پتلا سا ماسک چہرے اور سر سے اتار کر ایک طرف پھینک دیا ۔ اب وہ دوسرے میک اپ میں تھا ۔

چند لمحوں بعد ہی جولیا اسی طرح دوڑتی ہوئی نیچے اتری ۔ اور پھر وہ دونوں ایک دوسرے کے پیچھے دوڑتے ہوئے عقبی گلی سے سڑک پر آ گئے —— جہاں بے پناہ رش تھا ۔ الفرڈ بار سے لوگ نکل نکل کر بے تحاشا ادھر ادھر دوڑ رہے تھے ۔

عمران اور جولیا بھی ان کے ساتھ ہی شامل ہو گئے ۔ اور تھوڑی دیر بعد وہ کچھ فاصلے پر کھڑی کار تک پہنچ گئے ۔ پولیس کاروں کے سائرن اب ہر طرف سے سنائی دینے لگے تھے ۔

" فکس کر دیا —— کوئی رکاوٹ تو —— " عمران نے کار کی ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھتے ہوئے کہا ۔

" نہیں ۔ وہاں کوئی آدمی بھی نہ تھا " —— جولیا نے سر ہلاتے ہوئے کہا ۔ اور دوسری طرف والی سیٹ پر اچھل کر بیٹھ گئی ۔

عمران نے بجلی کی سی تیزی سے کار آگے بڑھائی اور ذرا آگے موجود بائی روڈ پہ اسے موڑ کر ایک اور سڑک پہ آ گیا ۔ اس نے کار کا ڈیش بورڈ کھول کر اس میں سے ایک چھوٹا سا ڈبہ نکال کر جولیا کی طرف بڑھا دیا ۔

" اب فکس کر آئی ہو تو آپریٹ بھی خود کرو ۔ جلدی کرو اس کی رینج کم



ہے " —— عمران نے کہا ۔

اور جولیا نے جلدی سے ڈبے پر لگی ہوئی ناب کو دائیں طرف گھما دیا ۔ چند لمحوں بعد کھٹک کی آواز ڈبے سے سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی اس پر ایک بلب جل اٹھا —— جولیا نے بلب جلتے ہی ڈبے پر موجود سرخ رنگ کا بٹن پریس کر دیا ۔ اور بٹن کے پریس ہوتے ہی بلب بجھ گیا ۔

عمران کار آگے دوڑائے لئے جا رہا تھا کہ ایک لمحے بعد انہیں عقب سے ایک خوفناک دھماکے کی آواز سنائی دی ۔ یہ دھماکہ اس قدر خوفناک تھا کہ سڑک پر دوڑتی ہوئی کاریں بے اختیار لڑکھڑا گئیں —— لیکن عمران کی کار ذرا بھی نہ لڑکھڑائی ۔ کیونکہ اسے پہلے سے معلوم تھا کہ دھماکہ ہونے والا ہے ۔ اسے معلوم تھا کہ الفرڈ بار کی پوری عمارت تنکوں کی طرح بکھر گئی ہو گی ۔ وہ اگر چاہتا تو ہال میں ہی یہ وائرلیس بم لگا کر خاموشی سے باہر آ جاتا —— لیکن اس طرح ہال میں موجود ہر شخص ختم ہو جاتا ۔ اس لئے عمران نے کچھ وقت دیا تھا تاکہ لوگ ہال سے باہر نکل جائیں ۔ اس کے باوجود اسے معلوم تھا کہ اس بڑی اور اونچی عمارت کی تباہی سے خاصے لوگ مرے ہوں گے ۔ لیکن بڑے آپریشن کے لئے چھوٹے زخم لگانے پر وہ مجبور تھا ۔

کار مختلف سڑکوں سے ہوتی ہوئی ایک رہائشی کالونی میں داخل ہوئی اور چند لمحوں بعد وہ ایک کوٹھی کے سامنے رک گئی ۔ عمران نے مخصوص انداز میں ہارن دیا تو پھاٹک کی چھوٹی کھڑکی کھلی اور اس میں سے کالگن کے بھتیجے ادماسو کی شکل نظر آئی —— کالگن کی بار تباہ ہونے کے

بعد عمران نے کالگن اور اس کی بیٹی کو توباجان سے باہر جانے کی ہدایت کر دی تھی۔ تاکہ جب تک بلڈھاونڈز کا مکمل طور پر خاتمہ نہیں ہو جاتا۔ وہ محفوظ رہیں ——— البتہ کالگن کے بھتیجے ادماسو نے عمران کے ساتھ رہنے پر اصرار کیا۔ وہ شاید عمران اور اس کے ساتھیوں کی کارکردگی سے بڑی طرح مرعوب ہو گیا تھا۔ اور جب کالگن نے بھی اس کی سفارش کی تو عمران نے اُسے کوٹھی میں اپنے پاس رکھ لیا ——— لیکن اس نے اس کا میک اپ کر دیا تھا۔ یہ کوٹھی بھی کالگن نے ہی اُسے مہیا کی تھی۔

"پھاٹک کھولو" ——— عمران نے تیز لہجے میں کہا۔ اور کالگن کے بھتیجے ادماسو کا سر کھڑکی سے غائب ہو گیا۔ چند لمحوں بعد پھاٹک کھل گیا۔

"ہمارے ساتھی تو نہیں پہنچے ابھی" ——— عمران نے کار روک کر دوڑ کر کار تک پہنچتے ہوئے ادماسو سے کہا۔ اور اس نے انکار میں سر ہلا دیا۔

"ٹھیک ہے تم پھاٹک کے قریب ہی رہو۔ تاکہ انہیں باہر زیادہ دیر نہ رکنا پڑے" ——— عمران نے کہا۔ اور پھر جولیا کو اپنے ساتھ آنے کا اشارہ کرتے ہوئے اندرونی کمرے کی طرف بڑھ گیا

"تمہارا کیا خیال ہے اس طرح واقعی یہ بلڈھاونڈز سامنے آجائیں گے" ——— جولیا نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"بالکل۔ انہیں آنا ہی پڑے گا۔ آج تو افتتاحی شو ہو رہا ہے۔ اس کے بعد جو شو ہو گا اس میں بلڈھاونڈز پوری طرح تیار ہوں گی" ——— عمران نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔



اور پھر تھوڑی دیر بعد باقی ساتھی بھی دو دو کی ٹولیوں میں پہنچ گئے۔

"کیا ہوا ——— کوئی رکاوٹ تو پیدا نہیں ہوئی" ——— عمران نے پوچھا۔

"نہیں۔ رکاوٹ کیسی" ——— تنویر نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ اس مشن پر سب سے زیادہ خوش تنویر ہی تھا۔ کیونکہ یہ مشن اس کی طبیعت کے عین مطابق تھا۔

"سنو ——— اب تم لوگوں نے مختلف میک اپ کر کے ایسے کلبوں اور باروں میں بیٹھنا ہے جہاں زیر زمین دنیا کے افراد کثیر تعداد میں بیٹھتے ہیں۔ آج کی تباہی کا چرچا لازماً زیر زمین دنیا میں ہو گا۔ اور ان کی مدد سے ہمیں بلڈھاونڈز کے ردعمل کا پتہ چل جائے گا۔ اور ہو سکتا ہے کوئی ایسا کلیو مل جائے جس سے ہم ان کے ہیڈ کوارٹر کو ٹریس کر سکیں" ——— عمران نے کہا۔

"میرے خیال میں رات کو کلبوں میں بیٹھا جائے تو زیادہ بہتر ہے" صفدر نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

اُسی لمحے میز پر پڑے ہوئے ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ عمران نے چونک کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس" ——— عمران نے بغیر نام لئے کہا۔

"پرنس عمران ——— میں کالگن بول رہا ہوں۔ میں باجان سے باہر محفوظ طریقے سے پہنچ گیا ہوں۔ میں نے سوچا تمہیں اطلاع کر دوں۔ تاکہ تمہیں تسلی رہے" ——— دوسری طرف سے بوڑھے کالگن کی

آواز ابھری۔

"اوہ اچھا ٹھیک ہے۔ اب میں نے دانہ ڈال دیا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ بلڈ ماونٹڈز جلد ہی یہ دانہ چگ لے گی اور اس کے بعد تمہاری واپسی کے راستے کھل جائیں گے ——— اور یہ میرا وعدہ کہ یہاں کی حکومت سے تمہارا سارا نقصان پورا کرا دوں گا"

عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"مجھے نقصان کی فکر نہیں پرنس عمران۔ مجھے اس راجی سنگ کی لاش چاہیئے جس نے میری بیٹی کی عزت پر نظریں ڈالی ہیں۔ میں اگر بوڑھا نہ ہوتا تو میں اس سے خود ٹکراتا ——— لیکن اب مجھے یقین ہے کہ وہ تمہارے ہاتھوں ضرور مارا جائے گا۔ بس اتنا ضرور کرنا کہ مجھے اطلاع کر دینا۔ میں آ کر ایک بار اس کی لاش پر تھوکنا چاہتا ہوں" ——— بوڑھے کالگن نے بڑے جذباتی انداز میں کہا۔

"دیکھو۔ اپنا پتہ نہ بتانا۔ کہیں کال ٹیپ نہ ہو جائے۔ میں یہاں کے سب سے بڑے اخبار میں اشتہار شائع کرا دوں گا۔ ضرورت رشتہ کا۔ اوماسو کی طرف سے۔ اور تم آ جانا" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور دوسری طرف سے کالگن کا زوردار قہقہہ سنائی دیا۔

"او۔ کے ——— گڈ بائی" ——— کالگن نے ہنستے ہوئے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

"اتنی بڑی تنظیم کا ایک ہیڈ کوارٹر تو نہیں ہو سکتا" ——— جولیا نے کہا۔



"ہیڈ کوارٹر تو ایک ہی ہو گا۔ باقی تو سب کوارٹرز ہوں گے۔ مجھے ہیڈ نہ بھی ملے صرف کوارٹر مل جائے میں تو اس پر بھی گزارہ کر لوں گا۔ تمہاری بات دوسری ہے۔ تم ظاہر ہے کوٹھی کی ضد کرو گی"

عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔ اور کمرے میں موجود تمام ممبر یک لخت ہنس پڑے۔

"تم پھر بکواس پر آ گئے۔ میں اپنے کمرے میں آرام کرنے جا رہی ہوں" ——— جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا اور اٹھ کر تیز تیز قدم اٹھاتی کمرے سے باہر چلی گئی۔

"آپ کو بھی جولیا کو ناراض کرنے میں لطف آتا ہے"

جولیا کے جانے کے بعد صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں تو اس لئے اُسے ناراض کرتا ہوں۔ کیونکہ تنویر کو منانے میں لطف آتا ہے۔ اب اگر وہ ناراض نہ ہو گی تو تنویر منائے گا کسے کیوں تنویر" ——— عمران نے کہا اور تنویر بھی ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"میں اپنے کمرے میں جا رہا ہوں" ——— تنویر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"ضرور ضرور۔ اگر نہ ملنے تو مجھے بتانا۔ میں تمہیں منانے کا ایسا گُر بتاؤں گا کہ روٹھ کر قبریں پہنچی ہوئی عورتیں بھی واپس آ جاتی ہیں"

عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ لیکن تنویر پیر پٹختا ہوا اس کی بات کا جواب دیئے بغیر کمرے سے نکل گیا۔

"ایسا کون سا گُر ہے آپ کے پاس" ——— صفدر نے ہنستے

ہوئے کہا۔

"ہے۔ ایک بڑا اکسیری نسخہ ہے۔ بس قبر پر جا کر اتنا کہنا پڑتا ہے۔ کہ آج مارکیٹ میں کپڑوں کا نیا فیشن آگیا ہے۔ آؤ تمہیں شاپنگ کرا لاؤں۔ پھر دیکھو کیا ہوتا ہے ——— وہی ہوتا ہے جو منظور خدا ہوتا ہے اور منظور خدا یہ ہوتا ہے کہ ......" ——— عمران کی زبان چل پڑی۔

"ارے ارے۔ بس بس۔ اتنا ہی کافی ہے" ——— صفدر نے بے طرح ہنستے ہوئے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔

"میرے خیال میں رات تک ہمیں بھی آرام کر لینا چاہیئے" صفدر نے اٹھتے ہوئے کہا۔ اور اس کی بات سن کر باقی سب بھی اٹھ کھڑے ہوئے۔

"ارے ارے نسخہ سنتے ہی آزمانے چل پڑے ہو۔ کمال ہے باجماعت" ——— عمران نے کہا اور کمرہ قہقہوں سے گونج اٹھا۔

لیکن ابھی قہقہہ مار کر ان کے منہ بند نہ ہوئے تھے کہ انہیں دیسے محسوس ہوا جیسے کسی نے یک لخت ان کا سانس سینے کے اندر روک دیا ہو ——— ان کے ہاتھ تیزی سے گلے کی طرف بڑھے۔ لیکن سانس باہر ہی نہ نکل رہا تھا۔ عمران نے اپنا گلا پکڑا ہوا تھا۔ اور پھر چند لمحوں بعد وہ اس طرح فرش پر گرنے لگے جیسے طاقت ور ڈی۔ ڈی۔ ٹی کا سپرے کرنے پر مکھیاں گرتی ہیں۔ عمران سمیت سب بے ہوش ہو چکے تھے۔

جیسے ہی سیاہ رنگ کی کار برآمدے میں رکی برآمدے میں کھڑا ہوا اوکاسا تیزی سے کار کی طرف بڑھا۔ اس کے ساتھ چار مسلح افراد کھڑے تھے ——— وہ اپنی جگہوں پر ہی کھڑے رہے تھے لیکن وہ سب انتہائی مستعد نظر آرہے تھے۔

کار کا دروازہ کھلا اور راچی سنگ نیچے اتر آیا۔

"کیا تمہاری کال واقعی درست ہے اوکاسا" ——— راچی سنگ نے نیچے اترتے ہی کہا۔

"یس باس۔ وہ سب لوگ نیچے تہہ خانے میں موجود ہیں۔" اوکاسا نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"حیرت ہے۔ مجھے واقعی یقین نہیں آرہا کہ تم نے انہیں اتنی جلدی نہ صرف ٹریس کر لیا بلکہ انہیں یہاں بھی لے آئے" راچی سنگ نے اندرونی حصے کی طرف قدم بڑھاتے ہوئے کہا۔

"یہ سب کچھ اس کال چیکنگ مشین کے ذریعے ممکن ہوا ہے باس۔ میں نے فوری طور پر ماجوشش کمپنی کے ڈائریکٹر جنرل سے رابطہ قائم کیا ـــــ بلڈھا ونڈز کا نام سنتے ہی وہ لوگ فوری تعاون پر آمادہ ہو گئے۔ ہم نے شہر کے مختلف حصوں میں چار مشینیں نصب کر دیں۔ اور کمپیوٹر کو عمران اور پرنس آف ڈھمپ کے الفاظ فیڈ کر دیئے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ مشین نے فوراً ہی ایک رہائشی کالونی کی کوٹھی کی نشاندہی کر دی ـــــ وہاں ایک کال کی گئی تھی جس میں عمران کا نام لیا گیا تھا۔ چونکہ آپ کا حکم تھا کہ انہیں زندہ گرفتار کیا جائے۔ اور یہ لوگ انتہائی خطرناک بھی تھے۔ اس لئے میں نے ایک ہیلی کاپٹر کے ذریعے اس کوٹھی پر دن کفری چوکنگ ریز ڈالیں ـــــ یہ ریز انتہائی تیز ہیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ جب میرے آدمی کوٹھی میں داخل ہوئے تو یہ سب مکھیوں کی طرح بے ہوش پڑے تھے۔ چنانچہ ہم انہیں لاد کر یہاں لے آئے اور پھر ہم نے آپ کو کال کر دیا" ـــــ اوکاسا نے ساتھ ساتھ چلتے ہوئے تفصیل بتانی شروع کر دی۔ وہ چاروں مسلح افراد بھی ان کے پیچھے پیچھے آ رہے تھے۔

"ویری گڈ اوکاسا ویری گڈ" ـــــ راچی سنگ نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"میں ان سے ایسا انتقام لوں گا کہ ان کی روحیں بھی صدیوں تڑپتی رہیں گی۔ انہوں نے بلڈھا ونڈز کو بے پناہ نقصان پہنچایا ہے۔ معلوم ہے آج پانچ سنٹر تباہ ہوئے ہیں۔ الفرڈ بار تو مکمل طور پر تباہ کر دیا گیا ہے" ـــــ راچی سنگ نے دانت پیستے ہوئے کہا۔



اس وقت وہ ایک چھوٹے سے کمرے میں پہنچ چکے تھے۔ جو اب کسی لفٹ کی طرح نیچے اتر رہا تھا۔

"پانچ سنٹر ـــــ الفرڈ بار تباہ ہو گیا ہے" ـــــ اوکاسا نے یقین نہ آنے والے لہجے میں کہا۔

"ہاں ـــــ ابھی تمہاری کال آنے سے پہلے مجھے رپورٹیں ملی ہیں۔ اب میں ان کی لاشوں کے ٹکڑے پورے دارالحکومت میں پھیلا دوں گا۔ تاکہ سب کو معلوم ہو جائے کہ بلڈھا ونڈز کو چیلنج کرنے والوں کا کیا انجام ہوتا ہے" ـــــ راچی سنگ نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

لفٹ رکی تو اوکاسا نے آگے بڑھ کر دروازہ کھولا اور وہ آگے پیچھے چلتے ہوئے ایک بڑے ہال نما کمرے میں پہنچ گئے۔ یہاں فرش پر ایک عورت سمیت دس مرد بے ہوش پڑے ہوئے تھے۔ ان کے پیچھے آنے والے چاروں مسلح افراد ایک سائیڈ پر قطار باندھ کر کھڑے ہو گئے۔

"انہیں ستونوں سے بندھوا دو" ـــــ راچی سنگ نے غور سے انہیں دیکھتے ہوئے کہا۔ اور اوکاسا کے کہنے پر مسلح افراد تیزی سے آگے بڑھے اور انہوں نے انہیں اٹھا اٹھا کر رسیوں سے ہال کے ستونوں سے باندھنا شروع کر دیا ـــــ اتفاق سے اس بڑے ہال نما کمرے کے ستونوں کی تعداد بھی گیارہ تھی۔ اس لئے وہ سب ایک ایک ستون کے ساتھ بندھ گئے۔

"انہیں ہوش میں لے آؤ" ـــــ راچی سنگ نے کہا۔

اور اوکاسا نے ایک بار پھر مسلح افراد میں سے ایک کو اشارہ کیا۔ وہ سر ہلاتا ہوا آگے بڑھا۔ اس نے جیب سے ایک ٹارچ نما آلہ نکالا اور اس کا رخ ایک ستون کی طرف کر کے اس نے بٹن دبا دیا ——— ٹارچ میں سے ہلکے دودھیا رنگ کی ریز نکل کر ستون سے بندھے ہوئے آدمی کے سینے پر پڑنے لگیں۔ پھر اس نے یہی عمل باری باری ہر ستون کے ساتھ بندھے ہوئے آدمی کے ساتھ کیا۔ اور ٹارچ کا بٹن آف کر کے اُسے جیب میں ڈال لیا۔

"اوکاسا ——— یہاں زیرو ایلیون تیزاب تو موجود ہو گا" اچانک راچی سنگ نے کہا۔

"یس باس۔ زیرو ایلیون بیٹریوں میں ڈالنے کے لئے اس کی خاصی مقدار موجود ہے" ——— اوکاسا نے جواب دیا۔

"گڈ۔ جا کر اس کا پمپ بھر لاؤ۔ میں ان کی ہڈیاں گلانی چاہتا ہوں" راچی سنگ نے کہا۔ اور اوکاسا سر ہلاتا ہوا دروازے کی طرف مڑ گیا۔

چند لمحوں بعد ستونوں سے بندھے ہوئے افراد نے اس طرح جھٹکے سے لمبے سانس لینے شروع کر دیئے جیسے بڑی مدت سے سینے میں بند سانسوں کو تیزی سے باہر نکال رہے تھے۔

"تم نے دیکھا کہ بلڈھاونڈز نے تمہیں کس طرح حقیر کیڑوں کی طرح گھیر لیا ہے۔ اب تم اپنی عبرت ناک موت کے لئے تیار ہو جاؤ" ——— راچی سنگ نے ان کے ہوش میں آتے ہی غراتے ہوئے کہا۔

"تمہارا مطلب ہے کہ بلڈھاونڈز حقیر کیڑے ہیں۔ جنہوں نے ہمیں گھیر لیا۔ واہ۔ اسے کہتے ہیں حقیقت پسندی" ——— سامنے کے ستون سے بندھے ہوئے نوجوان نے مضحکہ اڑانے والے لہجے میں کہا۔

"ہوں ——— تو تم ہو عمران۔ اچھا کیا تم نے اپنی شناخت کرا دی۔ ورنہ مجھے خواہ مخواہ تم سب کے چہروں کو چھیلنا پڑتا" راچی سنگ نے سرد لہجے میں کہا۔

"ویسے راچی سنگ مجھے تمہاری کارکردگی پر واقعی حیرت ہوئی ہے۔ تم نے ہمیں کس طرح ٹریس کر لیا" ——— عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"یہ کارکردگی اوکاسا کی ہے۔ اور تمہیں اب بتا دینے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ کیونکہ چند لمحوں بعد تم سب زیرو ایلیون تیزاب سے گل کر پانی بن چکے ہو گے" ——— راچی سنگ نے فاتحانہ انداز میں کہا اور پھر اس نے تفصیل سے ماجوش کمپنی کی ایجاد کردہ کال چیکنگ کمپیوٹر مشین کے متعلق بتایا اور ساتھ ہی اس نے یہ بھی بتا دیا کہ کس طرح اوکاسا نے ہیلی کاپٹر کے ذریعے ان کی کوٹھی پر دن بھری چوکنگ ریز ڈالیں۔

"اچھا ——— واقعی یہ اوکاسا تو بڑے کام کا آدمی ہے۔ کہاں ہے اس کی زیارت تو کراؤ" ——— عمران نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

اسی لمحے دروازہ کھلا اور اوکاسا ہاتھ میں سپرے پمپ سا اٹھائے

اندر داخل ہوا۔

"یہ ہے اوکاسا" ۔۔۔ راجی سنگ نے اوکاسا کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"واہ ۔۔۔ ذہین آدمی لگتا ہے" ۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر ایسا اطمینان تھا جیسے وہ دشمنوں کی بجائے کسی کلب میں بیٹھا دوستوں سے گپ شپ کر رہا ہو۔

"اوکاسا۔ پہلے اس کی ٹانگوں پر زیرو الیون تیزاب کی بوچھاڑ ڈالو۔ پھر چند لمحے جب یہ اچھی طرح تڑپ لے تو پھر اس کے بازوؤں پر اور آخر میں اس کے پورے جسم پر سپرے کر دینا ۔۔۔ میں اس کے حلق سے نکلنے والی چیخوں کی موسیقی سننا چاہتا ہوں" راجی سنگ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

اسی لمحے اوکاسا نے ہاتھ میں پکڑا ہوا سپرے پمپ سیدھا کیا اور دوسرے لمحے اس نے پمپ کا رخ عمران کی ٹانگوں کی طرف کر کے پمپ کا ہینڈل دبا دیا ۔۔۔ اور پمپ کی باریک نال سے نیلے رنگ کے خوفناک تیزاب کی دھار نکل کر سیدھی عمران کی ٹانگوں کی طرف بڑھی۔ لیکن اس سے پہلے کہ دھار عمران کی ٹانگوں پر پڑتی۔ عمران بجلی کی سی تیزی سے گول ستون کے ساتھ گھوم گیا ۔۔۔ اور اس کی ٹانگوں کے گرد بندھی ہوئی رسیاں عمران کے گھومتے ہی سامنے آ گئیں جب کہ عمران ستون کی دوسری طرف پہنچ چکا تھا۔ خوفناک تیزاب پڑتے ہی رسیاں اس طرح گل گئیں جیسے ان کا وجود ہی نہ رہا ہو۔

اور پھر اس سے پہلے کہ اوکاسا اس کھیل کو سمجھتا عمران یک لخت کسی عقاب کی طرح اڑتا ہوا ستون کے عقب سے نکلا اور اوکاسا چیختا ہوا نیچے فرش پر جا گرا ۔۔۔ لیکن عمران اس دوران اس کے ہاتھ سے سپرے پمپ جھپٹ چکا تھا۔ اور پھر ہال کمرہ مسلح افراد کی چیخوں سے گونج اٹھا۔ عمران نے قلابازی کھا کر سیدھا ہوتے ہی سپرے پمپ کی دھار ایک سائیڈ پر حیرت سے بت بنے کھڑے مسلح افراد پر ڈال دی تھی۔

"اب بولو راجی سنگ" ۔۔۔ عمران نے سپرے پمپ کا رخ راجی سنگ کی طرف کرتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"اوہ اوہ ۔۔۔ تم خطرناک ہو۔ انتہائی خطرناک" ۔۔۔ راجی سنگ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اور اپنے ہاتھ اس طرح سر سے بلند کر لئے جیسے اگر اسے ایک لمحے کی بھی دیر ہو گئی تو اس پر قیامت ٹوٹ پڑے گی۔

"گڈ۔ تم واقعی اچھے سیکرٹ ایجنٹ رہے ہو کہ جیسے ہی شکست نظر آئی ہاتھ اٹھا کر اس کا اعلان کر دیا۔ چلو میرے ساتھیوں کی رسیاں کھولو ۔۔۔ جلدی۔ اور سنو۔ اگر ذرا بھی شرارت کرنے کی کوشش کی تو ......" ۔۔۔ عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

اوکاسا فرش پر پشت کے بل پڑا ہوا تھا۔ اس کی ناک اور منہ سے خون نکل رہا تھا۔ عمران نے اس کے سینے پر زوردار فلائنگ کک ماری تھی جس سے شاید اس کا دل پھٹ گیا تھا۔

راجی سنگ خاموشی سے آگے بڑھا اور اس نے سب سے

پہلے صفدر کی پشت پر جا کر اس کی رسیاں کھولیں۔ عمران اس کے ساتھ ساتھ ستون کے عقب میں آ گیا تھا تاکہ راچی سنگ کوئی شرارت نہ کر سکے ——— اور پھر جب اس کے سارے ساتھیوں اور ادماسو جو ساتھ تھا کی رسیاں کھل گئیں تو راچی سنگ نے دوبارہ اپنے ہاتھ سر سے بلند کر لئے۔

"تم واقعی جیت گئے عمران ——— لیکن میں حیران ہوں کہ تم نے اپنے ہاتھ کیسے آزاد کرا لئے تھے" ——— راچی سنگ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"چلو جس طرح تم نے تفصیل بتا دی تھی اس طرح میں بھی بتا دیتا ہوں۔ میرے ناخنوں میں بلیڈ موجود ہیں جن سے میں نے نہ صرف ہاتھوں بلکہ اوپر والے جسم کی رسیاں بھی کاٹ لی تھیں ——— لیکن مسئلہ تھا نچلے جسم کی رسیوں کا۔ انہیں کاٹنے میں ظاہر ہے وقت چاہیئے تھا۔ اور اگر میں انہیں کھولنا چاہتا تو تمہارے مسلح افراد گولیوں کی بوچھاڑ کر دیتے۔ اس لئے وہ کام تمہارے اس خوفناک تیزاب نے سرانجام دے دیا" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہوں ——— اب تم کیا چاہتے ہو۔ سنو۔ میرے مرنے سے بلڈ ھاؤنڈ تنظیم ختم نہیں ہو سکتی۔ اس کا جال تو بے حد وسیع ہے" راچی سنگ نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

"تو میں کب تمہیں مارنا چاہتا ہوں راچی سنگ۔ آخر تم سابقہ سیکرٹ ایجنٹ ہو۔ ہمارے ساتھی ہو۔ اس لئے میں تو صرف تمہیں یہاں کی حکومت کے حوالے کر دوں گا اور بس۔ میرا کام ختم۔ اس کے بعد یہاں کی حکومت جانے اور تم" ——— عمران نے جواب دیا۔

اور راچی سنگ کی آنکھوں میں تیز چمک ابھر آئی جیسے اس نے عمران کی بات سے بڑا اطمینان حاصل ہوا ہو۔

"صفدر ——— راچی سنگ کے ہاتھ پیچھے کر کے اچھی طرح باندھ دو۔ کم از کم اتنی سزا تو اسے ملنی ہی چاہیئے" ——— عمران نے صفدر سے کہا۔

اور راچی سنگ نے جلدی سے خود ہی دونوں ہاتھ اس طرح پیچھے کی طرف کر لئے جیسے وہ خود اپنے ہاتھ بندھوانے کے لئے تیار ہو گیا ہو ——— صفدر نے ایک رسی اٹھا کر اس کے ہاتھ پشت پر اچھی طرح باندھ دیئے۔ اور اس کے ساتھ ہی عمران نے ہاتھ میں پکڑا ہوا سپرے پمپ ایک طرف اچھال دیا۔

"گڈ ——— تمہاری فرمانبرداری مجھے بے حد پسند آئی ہے راچی سنگ۔ تم واقعی ایک کامیاب شوہر بن سکتے ہو" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور آگے بڑھ کر فرش پر پڑی ہوئی ایک مشین گن اٹھا لی۔ اس کے مشین گن اٹھاتے ہی دوسری مشین گنیں اس کے ساتھیوں نے اٹھا لیں۔

"ہاں اب بتا دو کہ اس سنٹر میں اور کتنے افراد موجود ہیں" عمران نے کہا۔

"اور کوئی آدمی نہیں ہے" ——— راچی سنگ نے جواب دیا۔

"سوچ لو۔ ایسا نہ ہو کہ میں یہ بھول جاؤں کہ تم سیکرٹ ایجنٹ رہے ہو" ۔۔۔۔ عمران نے کرخت لہجے میں کہا۔

"میں سچ کہہ رہا ہوں۔ تم بے شک چیک کر لو" ۔۔۔۔ راچی سنگ نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ اسے لے آؤ" ۔۔۔۔ عمران نے کہا۔ اور پھر مشین گن اٹھائے وہ دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ ساری کوٹھی گھوم گئے۔ واقعی وہاں اور ایک آدمی بھی نہ تھا۔

"یہ تمہارا سب ہیڈ کوارٹر لگتا ہے راچی سنگ۔ چھوٹی سی کوٹھی ہے۔ بلڈھاونڈز کا ہیڈ کوارٹر تو خاصا بڑا ہو گا" ۔۔۔۔ عمران نے راچی سنگ سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ظاہر ہے۔ یہ اوکاسا کا اپنا اڈہ ہے۔ اور سنو۔ اگر تم یہ چاہتے ہو کہ میں تمہیں ہیڈ کوارٹر کے بارے میں تفصیل بتاؤں گا۔ تو ایسا ناممکن ہے" ۔۔۔۔ راچی سنگ نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

"مجھے کیا ضرورت پڑی ہے تم سے تفصیل پوچھنے کی۔ بس بلڈھاونڈز کا چیف ہاتھ آ گیا حکومت کے لئے اتنا ہی کافی ہے۔ باقی کام ان کی سیکرٹ سروس کرے گی" ۔۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

اور راچی سنگ نے اس طرح سر ہلا دیا جیسے اُسے عمران کی یہ تجویز بے حد پسند آئی ہو۔ لیکن جولیا سمیت سب ساتھی عمران کے اس عجیب وغریب رویے پر خاصے پریشان نظر آرہے تھے۔

انہیں سمجھ نہ آرہی تھی کہ آخر عمران اسے اتنی ڈھیل کیوں دے رہا ہے۔

"اس کوٹھی کی مکمل تلاشی لو۔ اب یہی ہمارا اڈہ ہو گا" ۔۔۔۔ عمران نے اِدھر اُدھر دیکھتے ہوئے اپنے ساتھیوں سے کہا اور وہ سب سر ہلاتے ہوئے اِدھر اُدھر بکھر گئے۔

"عام سی کوٹھی ہے۔ کوئی خاص چیز موجود نہیں ہے" ۔۔۔۔ چند لمحوں بعد سب ساتھیوں نے آکر بتایا۔

"گڈ ۔۔۔۔ کہیں میک اپ باکس تو ضرور موجود ہو گا" ۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میک اپ باکس ۔۔۔۔ ہاں۔ ہے۔ میں نے اُسے چھوٹے کمرے میں دیکھا ہے" ۔۔۔۔ صفدر نے جواب دیا۔

"گڈ ۔۔۔۔ اٹھالاؤ۔ نعمانی صحیح معنوں میں راچی سنگ بن سکتا ہے۔ بس ذرا نام بدلنا پڑے گا۔ کیوں نعمانی" ۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے نعمانی سے کہا۔ اور نعمانی بے اختیار ہنس پڑا۔

"کیا مطلب ۔۔۔۔ کیا تم اپنے آدمی کو میرے میک اپ میں لے آؤ گے" ۔۔۔۔ عمران کے فقرے پر راچی سنگ نے بُری طرح چونکتے ہوئے کہا۔

"یار اصل بات یہ ہے کہ اس بیچارے ساتھی نعمانی کی بچپن سے خواہش ہی ہے کہ وہ کسی بہت بڑی مجرم تنظیم کا چیف بن جائے۔ اس لئے میں نے سوچا کہ چلو چند روز یہ مزے اٹھا لے ۔۔۔۔ آخر اس کی ایک معصوم سی خواہش پوری ہو جائے تو اس میں ہرج ہی کیا

ہے ۔۔۔۔۔ عمران نے کہا ۔

"بکواس مت کرو ۔ میں اب تمہاری پلاننگ سمجھ گیا ہوں ۔ چونکہ تمہیں یقین ہے کہ تم مجھ سے کچھ نہ اگلوا سکو گے اس لئے تم نے یہ چکر چلایا ہے " ۔۔۔۔ راچی سنگ نے تیز لہجے میں کہا ۔

"ارے نہیں راچی سنگ ۔ ایسی بھی خوش فہمی اچھی نہیں ہوتی ۔ تم تو کیا تمہارے فرشتے بھی بلڈھاونڈز کا پورا نامۂ اعمال طوطے کی طرح بتا دیں گے ۔۔۔۔ لیکن اصل بات یہ ہے کہ اس بلڈھاونڈز تنظیم کا جال بقول تمہارے بہت پھیلا ہوا ہے ۔ اس لئے ان سب کو سمیٹنے میں کچھ وقت تو بہرحال لگے گا ۔ لیکن میرا وعدہ قائم ہے ۔ تمہیں واقعی حکومت کے حوالے کر دیا جائے گا ۔۔۔۔ البتہ یہ دوسری بات ہے کہ نعمانی تمہاری جگہ راچی سنگ بن کر مزے کرے گا " ۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا ۔

اسی لمحے صفدر ایک جدید قسم کا میک اپ باکس اٹھائے اس کمرے میں پہنچ گیا جہاں یہ سب موجود تھے ۔

"چلو نعمانی ۔ اس کرسی پر بیٹھ جاؤ ۔ اور صفدر تم اس راچی سنگ کا خیال رکھنا ۔ اگر یہ بھاگنے کی کوشش کرے تو بے شک گولی مار دینا " ۔۔۔۔ عمران نے میک اپ باکس لیتے ہوئے سرد لہجے میں کہا ۔

اور پھر اس نے نعمانی پر راچی سنگ کا میک اپ کرنا شروع کر دیا ۔ جب کہ صفدر مشین گن اٹھائے راچی سنگ کے عقب پر بڑے چوکنے انداز میں کھڑا تھا ۔۔۔۔ انہیں اب عمران کی ساری

پلاننگ سمجھ میں آگئی تھی ۔ کہ وہ اس ملک سے بلڈھاونڈز تنظیم کو جڑ سے اکھاڑ پھینکنا چاہتا تھا ۔

تھوڑی دیر بعد نعمانی بالکل راچی سنگ کے روپ میں آگیا ۔ جب کہ راچی سنگ اس طرح حیرت بھرے انداز میں نعمانی کو دیکھ رہا تھا ۔ جیسے اُسے یقین نہ آرہا ہو ۔

"ہاں تو مسٹر راچی سنگ ۔ کیا تم بلڈھاونڈز تنظیم کو سنبھالنے کے لئے تیار ہو " ۔۔۔۔ عمران نے نعمانی سے مخاطب ہو کر کہا ۔

" بالکل تیار ہوں " ۔۔۔۔ نعمانی نے راچی سنگ کے لہجے میں کہا ۔

" دیکھو ذرا سا گلے پر دباؤ ڈال کر بات کرو " ۔۔۔۔ عمران نے نعمانی کے لہجے کی تصحیح کرتے ہوئے کہا ۔

" اب تو بالکل تیار ہوں " ۔۔۔۔ نعمانی نے گلے پر زور ڈال کر بات کرتے ہوئے کہا ۔

" گڈ ۔۔۔۔ اب بالکل ٹھیک ہے " ۔۔۔۔ عمران نے مطمئن لہجے میں کہا ۔ اور پھر راچی سنگ کی طرف مڑ گیا ۔

" ہاں تو راچی سنگ ۔ اب تم بتاؤ کہ تمہارا ہیڈ کوارٹر کہاں ہے ۔ تاکہ نعمانی جا کر اس کا چارج سنبھال لے " ۔۔۔۔ عمران نے راچی سنگ کی طرف مڑتے ہوئے کہا ۔

" تم جو چاہے کر لو ۔ میں کچھ نہیں بتاؤں گا " ۔۔۔۔ راچی سنگ نے منہ بناتے ہوئے فیصلہ کن لہجے میں جواب دیا ۔

" دیکھو راچی سنگ ۔ میں وعدے پر قائم ہوں ۔ اس لئے خاموشی

سے وہ سب کچھ بتاتے جاؤ جو میں پوچھتا جاؤں۔ ورنہ یہ بھی ہو سکتا ہے
کہ جو حالت تم نے شاؤ چنگ کی کی ہے۔ وہی میں تمہاری کر دوں۔
اُسے تو شہنشاہ باجان نے اپنے خاص محل میں بلوا لیا تھا تمہیں
تو اتنی سہولت بھی نہ ملے گی" ـــــ عمران کا لہجہ یک لخت سرد
ہو گیا۔

"جو تمہارا جی چاہے کرو۔ میں تمہیں کچھ نہیں بتا سکتا"
راجی سنگ کا لہجہ بھی سرد تھا۔

"او۔ کے ـــــ تمہاری مرضی۔ بہر حال پھر مجھے گلہ نہ کرنا۔ کہ
میں نے سابقہ پیشہ ور بھائی ہونے کا خیال نہیں کیا" ـــــ عمران
نے کہا اور صفدر کی طرف مڑ گیا۔

"صفدر۔ اس کے منہ میں رومال ڈال کر اس کا منہ بند کر دو۔ تاکہ
یہ اطمینان سے بیٹھ کر دیکھ سکے کہ میں کس طرح اس کا ہیڈ کوارٹر ٹریس
کرتا ہوں" ـــــ عمران نے صفدر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"تم کسی طرح بھی اُسے ٹریس نہیں کر سکتے۔ کسی طرح بھی"
راجی سنگ نے منہ بناتے ہوئے حتمی لہجے میں کہا۔

"مجھے ضرورت ہی نہیں پڑے گی ٹریس کرنے کی۔ ہیڈ کوارٹر
خود ہی ٹریس ہو کر یہاں پہنچ جائے گا۔ ابھی دیکھ لینا" ـــــ عمران
نے کہا اور ٹیلی فون کی طرف بڑھ گیا۔

صفدر نے اس دوران جیب سے رومال نکال کر راجی سنگ
کے جبڑے پر مکہ مارا اور مکہ پڑتے ہی جیسے ہی چیخنے کے لئے
راجی سنگ نے منہ کھولا صفدر نے پھرتی سے اس کے منہ



میں رومال کا گولہ ڈال دیا۔ اس کا یہ انداز دیکھ کر سب بے اختیار ہنس
پڑے۔ اور اس کے بعد صفدر نے دوسرے رومال سے اس کا
منہ اچھی طرح باندھ دیا۔

"اب میں بتاتا ہوں تمہیں کہ تمہارا ہیڈ کوارٹر کیسے ٹریس ہو گا۔ اگر
تم زیرو الیون تیزاب کا استعمال نہ کرتے تو شاید میں ہمیشہ چکر میں
رہتا ـــــ مجھے تمہارے ہیڈ کوارٹر کا فون نمبر معلوم ہے۔ اور یہ بھی
معلوم ہے کہ ہیڈ کوارٹر کا انچارج چیم ہے۔ لیکن مسئلہ یہ تھا کہ میں
جب بھی اس نمبر پر ڈائل کرتا وہ نمبر ایک ایمرجنسی لنک بوتھ کا نکلتا
جب کہ تمہارا آدمی جب بھی وہ نمبر ڈائل کرتا تو وہ نمبر ہیڈ کوارٹر کا
ہو جاتا ـــــ مجھے اس چکر کی سمجھ نہ آ رہی تھی لیکن تمہارے زیرو الیون
تیزاب کے استعمال سے میں سمجھ گیا کہ تم نے اپنے اڈوں میں زیرو
الیون بیٹریاں نصب کی ہوئی ہیں جن کا تعلق ٹیلی فون سے ہے۔ اور
جب تم اس پر یہ نمبر ڈائل کرتے ہو تو زیرو الیون بیٹری اسے عام لائن
سے کاٹ کر وائر لیس نمبر بنا کر تمہارے ہیڈ کوارٹر رنگ کرا دیتی ہیں۔
یہ بیٹری اس مقصد کے لئے مخصوص ہے" ـــــ عمران نے
مسکراتے ہوئے کہا۔ اور پھر ٹیلی فون کا رسیور اٹھا کر اس نے
وہی نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے جو پہلے تن چن نے کئے تھے۔
اور پھر زیرو الیون بار کے گنجے کاؤنٹر مین چنگ تسی نے ڈائل کئے
تھے۔

"یس ـــــ ہیڈ کوارٹر سپیکنگ" ـــــ رابطہ قائم ہوتے
ہی دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔ اور عمران کے لبوں پر

مسکراہٹ ابھر آئی جب کہ سامنے بیٹھے راچی سنگ کا چہرہ تیزی سے مسخ ہو گیا۔

"نیچم سے بات کراؤ"۔۔۔۔۔ عمران نے راچی سنگ کے لہجے میں تحکمانہ انداز میں کہا۔

"اوہ باس۔ بلیو ھاونڈ آپ۔ ہولڈ آن کریں"۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے بوکھلاتے ہوئے انداز میں کہا گیا۔ اور عمران نے سر ہلا دیا۔

اُسے بولنے والے کی گھبراہٹ کی وجہ سے راچی سنگ کے ذاتی کوڈ کا علم ہو گیا تھا۔

"یس باس۔۔۔۔ نیچم سپیکنگ"۔۔۔۔۔ چند لمحوں بعد نیچم کی آواز سنائی دی۔

"نیچم۔ تم فوراً ادکاسا کے اڈے پہ پہنچو۔ میں وہاں موجود ہوں۔ فوراً آؤ"۔۔۔۔۔ عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس باس۔۔۔۔ میں ابھی حاضر ہو جاتا ہوں"۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران نے اور کے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

"دیکھ لیا راچی سنگ۔ تمہارا ہیڈ کوارٹر لیس ہو کر خود یہاں آ رہا ہے"۔۔۔۔۔ عمران نے رسیور رکھ کر مسکراتے ہوئے راچی سنگ سے مخاطب ہو کر کہا۔

"صفدر۔ اب میری بات سنو۔ نیچم ہیڈ کوارٹر کا انچارج ہے۔ اور تمہارا قد و قامت بالکل نیچم کے مطابق ہے۔ اس لئے جیسے ہی نیچم یہاں پہنچے گا۔ میں تم پہ اس کا میک اپ کر دوں گا۔۔۔۔۔ اس کے بعد تم نے جا کر ہیڈ کوارٹر کا چارج سنبھالنا ہے۔ تمہاری ڈیوٹی یہ ہو گی کہ تم نے نیچم کے روپ میں بلڈ ھاونڈز کے تمام ممبرز۔ ان کے تمام اڈوں کی تفصیلات اکٹھی کر کے مجھے سپلائی کرنی ہیں۔ تاکہ اس تنظیم کا خاتمہ ہمیشہ کے لئے کیا جا سکے"۔۔۔۔۔ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے"۔۔۔۔۔ صفدر نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"چوہان۔ تم ادھر آؤ۔ میں تمہارے چہرے پر ادکاسا کا میک اپ کر دوں۔ تاکہ جب نیچم یہاں پہنچے تو تم اُسے اپنے ساتھ لے آؤ۔۔۔۔۔ وہ خاصا تیز آدمی ہے۔ اُسے شک نہیں پڑنا چاہیئے"۔ عمران نے کہا اور چوہان سر ہلاتا ہوا آگے بڑھ آیا۔

عمران نے میک اپ باکس کھولا اور تیزی سے چوہان کے چہرے پر ادکاسا کا میک اپ کرنا شروع کر دیا۔ اس کے ہاتھ انتہائی تیز رفتاری سے چل رہے تھے۔۔۔۔۔ اور تھوڑی ہی دیر بعد چوہان ادکاسا کے میک اپ میں آ چکا تھا۔

"بس ٹھیک ہے۔ لباس یہی چل جائے گا۔ اب جیسے ہی کال بیل بجے تم نے جا کر نیچم کو لے آنا ہے۔ کہہ دینا کہ چیف باس نے باقی آدمیوں کو کہیں بھیجا ہوا ہے۔ اس لئے تمہیں خود آنا پڑا ہے"۔۔۔۔۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے چوہان کو نیچم کا حلیہ بھی بتا دیا تاکہ وہ اُسے پہچان سکے۔

اور ابھی اس کی بات ختم نہ ہوئی تھی کہ کال بیل کی آواز سنائی دی اور چوہان اٹھ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

عمران کمرے کے دروازے کی سائیڈ میں رک گیا۔ تھوڑی دیر بعد باہر پورچ میں کار رکنے کی آواز سنائی دی اور اس کے بعد باتوں کی آوازیں اس کمرے کی طرف بڑھتی سنائی دینے لگیں۔

عمران کے ساتھی سب دروازے کی اوٹ میں ہو گئے تھے۔ صرف نعمانی راچی سنگ کے میک اپ میں سامنے کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔ اصل راچی سنگ پہلے ہی ایسی جگہ پر تھا جو دروازے کے باہر سے نظر نہ آ سکتی تھی۔

دوسرے لمحے بیچم کمرے میں داخل ہوا۔ اس کے پیچھے نوجوان اوکاسا کے روپ میں تھا۔

"خبردار۔۔۔۔ ہاتھ اٹھاؤ بیچم"۔۔۔۔ یک لخت عمران نے دروازے کی اوٹ سے مشین گن بیچم کی پشت سے لگاتے ہوئے کہا۔ جس کے ہاتھ کوٹ کی جیبوں میں تھے۔ اور بیچم نے جلدی سے دونوں ہاتھ کوٹ کی جیبوں سے باہر نکالے۔ تو عمران چونک پڑا۔

"مجھے افسوس ہے۔ میرے دونوں ہاتھوں میں خوف ناک بم ہیں اور ان کے کلپ میں نے انگوٹھوں سے دبائے ہوئے ہیں جیسے ہی میں نے انگوٹھے ہٹائے یہ بم پھٹ جائیں گے۔۔۔۔ اور اس کے ساتھ ہی یہ پوری کوٹھی تنکوں کی طرح اڑ جائے گی اور یہ بھی بتا دوں کہ میں بیچم نہیں ہوں بلکہ بلڈھاونڈز کا ایک ادنیٰ کارکن ہوں۔ اور میں اپنی جان بلڈھاونڈز پر نثار کرنا فخر سمجھتا ہوں۔۔۔۔ بولو۔ انگوٹھے ہٹا لوں یا تم باس کو میرے ساتھ باہر بھیجتے ہو۔ بولو۔ جلدی فیصلہ کرو"۔۔۔۔ اس آدمی نے بڑے جنونی سے انداز میں کہا۔ اور عمران سمجھ گیا کہ واقعی بازی پلٹ چکی ہے۔

"لیکن تمہارا باس بھی تو ساتھ ہی ختم ہو جائے گا"۔۔۔۔ عمران نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

"ظاہر ہے۔ ایک کام تو ہونا ہے۔ ہماری کوشش تو یہی ہے کہ باس بچ جائے لیکن اگر باس نہیں بچ سکتا تو پھر بلڈھاونڈز کو دوسرا باس مل جائے گا۔ لیکن تم سب کا خاتمہ بھی تو ہو جائے گا" اس آدمی نے بڑے مطمئن لہجے میں کہا۔

"او کے۔ ٹھیک ہے تم اپنے باس کو لے جاؤ۔ ہماری جانیں تمہارے باس سے زیادہ قیمتی ہیں۔ میں اسے کھولتا ہوں" عمران نے کہا اور تیزی سے کرسی پر بیٹھے ہوئے راچی سنگ کی طرف بڑھ گیا جسے صفدر نے کرسی سے باندھ رکھا تھا۔ عمران نے جھک کر اس کی رسیاں کھولیں۔۔۔۔ اور پھر اس کے منہ پر بندھا ہوا رومال بھی کھول دیا۔ لیکن اس نے راچی سنگ کے منہ میں موجود رومال کا گولا ابھی نہ نکالا تھا اور نہ اس کے پشت پر بندھے ہوئے ہاتھ کھولے تھے۔

"جاؤ راچی سنگ۔ پھر ملاقات ہو گی"۔۔۔۔ عمران نے کہا اور راچی سنگ تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ وہ نوجوان اُسی طرح دونوں ہاتھوں میں خوف ناک بم پکڑے دروازے کے پاس کھڑا تھا۔

"تم سب پھاٹک تک ساتھ چلو گے تاکہ تم ہمیں علیحدہ ہوتے

ہی گولی نہ مار دو۔ چلو جلدی کرو "۔۔۔۔۔ نوجوان نے تیز لہجے میں کہا۔

"ہاں بھئی چلو۔ خاصے ذہین آدمی لگ رہے ہو "۔۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور اپنے ساتھیوں کو باہر چلنے کا اشارہ کیا۔ وہ بموں والا نوجوان اُسی انداز میں بم پکڑے سب سے آخر میں باہر نکلا ۔۔۔۔۔ اور پھر یہ قافلہ تیزی سے پھاٹک کی طرف بڑھنے لگا۔ سب سے آگے راچی سنگ تھا۔ جب کہ اس کے پیچھے عمران کے ساتھی اور ان کے پیچھے اداماسو اور آخر میں عمران تھا۔

اور سب سے پیچھے وہ نوجوان تھا جس نے دونوں ہاتھوں میں بم پکڑے ہوئے تھے ۔۔۔۔۔ اصل راچی سنگ کے قدم خاصے تیز اٹھ رہے تھے۔ جب برآمدے سے اتر کر وہ کوٹھی کے کھلے صحن میں آئے تو وہ بموں والا نوجوان ابھی برآمدے میں ہی تھا۔

"آپ آگے جائیں عمران صاحب "۔۔۔۔۔ اچانک کالگن کے بھتیجے اداماسو نے عمران کے قریب ہوتے ہوئے کہا۔

اور اس کے ساتھ ہی وہ یک لخت مڑا اور اس نے دونوں ہاتھ اٹھا کر بم پکڑے ہوئے نوجوان کا راستہ روک دیا۔

"اٹھاؤ انگوٹھے بموں سے "۔۔۔۔۔ اداماسو نے جذباتی انداز میں چیختے ہوئے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی وہ اس نوجوان کو دھکیلتا ہوا واپس برآمدے کے کافی اندر تک لیتا گیا۔

"اداماسو۔ مت اپنی جان ضائع کرو "۔۔۔۔۔ عمران نے چیخ کر کہا۔ اور وہ تیزی سے پلٹ کر اداماسو کی طرف بڑھنے لگا ہی تھا کہ اداماسو نے یک لخت اچھل کر اس نوجوان کے ایک ہاتھ پہ لات ماری۔ اور اس کے ساتھ ہی انتہائی خوفناک دھماکہ ہوا اور اس کے ایک سیکنڈ بعد دوسرا دھماکہ ہوا اور عمران اور اس کے ساتھی جو برآمدے سے کچھ دور صحن میں پہنچ چکے تھے دھماکے کے ساتھ ہی اچھل کر فرش پہ گرے ۔۔۔۔۔ خوفناک دھماکوں سے کوٹھی کا اندرونی حصہ فضا میں آتش فشاں کے لاوے کی طرح بلند ہو کر واپس ہر طرف بارش کی طرح گرنے لگا اور گرد و غبار نے ساری فضا کو اپنی لپیٹ میں لے لیا۔

"اوہ باس ——— آپ نکل آئے۔ میں تو سمجھا تھا کہ دھماکوں کے ساتھ سب ختم ہو گیا" ——— کوٹھی کے سامنے کھڑے بیچم نے دھماکوں کے ساتھ ہی پھاٹک سے اندھا دھند نکل کر دوڑتے ہوئے راجی سنگ کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"ہاں ——— وہ سب ختم ہو گئے ہیں۔ میں سب سے آگے تھا۔ اس لئے بچ گیا ہوں۔ جلدی کرو یہاں سے نکل چلو۔ سب ساتھیوں کو لے چلو۔ یہاں شہنشاہ کا خاص محافظ دستہ پہنچنے والا ہے" ——— راجی سنگ نے تیزی سے آنکھیں ملتے ہوئے کہا۔

"اوہ اچھا باس۔ آپ ادھر آئیں" ——— بیچم نے راجی سنگ کا ہاتھ پکڑا اور دوڑتا ہوا ایک سائیڈ پر کھڑی کار کی طرف بڑھ گیا۔ راجی سنگ کی آنکھیں گردو غبار کی وجہ سے تقریباً اندھی ہو چکی تھیں۔ کار کے قریب پہنچتے ہی بیچم نے جلدی سے جیب سے سیٹی نکالی اور منہ میں ڈال کر اُسے تین بار زور سے بجایا ——— اور پھر خود اچھل کر کار کی ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا۔ راجی سنگ پہلے ہی سائیڈ سیٹ پر بیٹھ چکا تھا۔ دوسرے لمحے کار ایک جھٹکے سے آگے بڑھ گئی۔

"یہ تمہیں کیا سوجھی۔ اگر یہ بم پہلے پھٹ جاتے تو......" راجی سنگ نے آنکھیں پھاڑتے ہوئے انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔

"دراصل باس اس کے سوا اور کوئی چارہ بھی نہ تھا جب مجھے ہیڈ کوارٹر کال ہوئی تو تصویر میں اجنبی آدمی نظر آیا جو آپ کے لہجے میں بول رہا تھا ——— چنانچہ میں نے فوری طور پر ہیڈ کوارٹر میں موجود الٹرا چیکنگ مشین آن کر دی اور اس طرح مجھے معلوم ہو گیا کہ یہ عمران گروپ ہے جس نے آپ پر قبضہ کر لیا۔ اس لئے میں نے ہارا کاری گروپ کے آدمی کو تیار کیا ——— مجھے یقین تھا کہ یہ لوگ اپنی جانیں بچانے کے لئے آپ کو لازماً باہر بھیج دیں گے اس کے بعد ہم ان پر ٹوٹ پڑیں گے۔ لیکن پھر دھماکے ہو گئے۔ لیکن شکر ہے کہ آپ زندہ نکل آئے" ——— بیچم نے کہا۔

"ہاں۔ تمہارا خیال درست تھا۔ لیکن ان کے ساتھ کاگن کا بھتیجا اوما سو تھا۔ اس احمق کا پیر لڑکھڑا گیا اور بم پھٹ گئے۔ لیکن میں چونکہ سب سے آگے تھا اس لئے میں نکل آنے میں کامیاب ہو گیا اور وہ سب ختم ہو گئے" ——— راجی سنگ نے سر

ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

"میری پلاننگ کامیاب رہی باس ۔۔۔ لیکن انہوں نے آپ پر قابو کیسے پالیا تھا" ۔۔۔ بیچم نے کہا۔

"اس احمق آدکا سا کی وجہ سے۔ وہ بالکل ہی احمق نکلا۔ اس نے انہیں اچھی طرح باندھا ہی نہ تھا" ۔۔۔ راچی سنگ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"چلو باس۔ یہ مسئلہ تو ختم ہو گیا۔ اب آپ کو میں آپ کے ہیڈ کوارٹر چھوڑ دوں۔ تاکہ میں اس دھماکے کے نتیجے میں ان کی لاشیں تو چیک کرا دوں۔ ہو سکتا ہے کوئی زندہ بچ گیا ہو" بیچم نے کہا۔

"ہاں ضرور چیک کرو۔ یہ شیطان فطرت لوگ ہیں۔ ان کا کوئی پتہ نہیں ہے" ۔۔۔ راچی سنگ نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

اور تھوڑی دیر بعد بیچم نے ایک رہائشی کالونی میں کار موڑ دی اور پھر ایک نیلے رنگ کی بڑی سی کوٹھی کے پھاٹک پر اس نے کار روک دی۔

"اوہ بیچم۔ مجھے یاد آ گیا۔ اس شیطان کو ہیڈ کوارٹر کے نمبر کیسے معلوم ہو گئے تھے ۔۔۔ راچی سنگ نے دروازہ کھول کر نیچے اترتے اترتے رک کر کہا۔

"یس باس ۔۔۔ میں خود بھی حیران ہوں" ۔۔۔ بیچم نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے پھاٹک کی چھوٹی کھڑکی سے ایک نوجوان باہر نکل آیا۔

"اوہ مجھے چیک کرنا ہو گا۔ تم میرے ساتھ آؤ" ۔۔۔ راچی سنگ نے دوبارہ سیٹ پر بیٹھتے ہوئے کار کا دروازہ بند کرتے ہوئے کہا۔

نوجوان بیچم اور راچی سنگ کو دیکھ کر واپس اندر چلا گیا۔ اور جب راچی سنگ نے کار کا دروازہ بند کیا تو پھاٹک کھل چکا تھا۔

"میں ساتھ آؤں" ۔۔۔ بیچم نے حیرت بھرے انداز میں کہا۔

"ہاں چلو۔ اندر چلو" ۔۔۔ راچی سنگ نے تیز لہجے میں کہا۔ اور بیچم نے سر ہلاتے ہوئے کار اندر بڑھا دی۔ پورچ میں کار رکتے ہی وہ دونوں کار سے اترے۔ تو راچی سنگ نے دیکھا کہ وہ نوجوان پھاٹک بند کر کے اب واپس آ رہا تھا۔

"تم وہیں پھاٹک کے پاس رکو۔ بیچم ابھی واپس جائے گا" ۔۔۔ راچی سنگ نے مڑ کر واپس آتے ہوئے نوجوان سے تیز لہجے میں کہا۔ اور نوجوان سر ہلاتا ہوا مڑا اور واپس پھاٹک کی طرف بڑھ گیا۔

"آؤ بیچم۔ میں تمہیں بتاؤں کہ انہیں یہ نمبر کیسے معلوم ہوا۔ تاکہ تمہیں بھی معلوم ہو جائے کہ ہمارے ہیڈ کوارٹر میں یہ کمزوری کیسے پیدا ہوئی" ۔۔۔ راچی سنگ نے آگے بڑھتے ہوئے کہا۔ اس کا لہجہ خاصا سخت تھا۔ اور بیچم سر ہلاتا ہوا پیچھے چل پڑا۔ اس بڑی کوٹھی میں اس پھاٹک کھولنے والے نوجوان کے علاوہ اور کوئی آدمی ابھی نظر نہ آیا تھا۔

برآمدے سے گزر کر وہ دونوں راہداری میں سے ہوتے ہوئے ایک بڑے کمرے میں آ گئے۔

"باس - آپ دفتر کی بجائے۔۔۔۔۔۔۔۔" نیچم نے اس بڑے کمرے میں راچی سنگ کے پیچھے داخل ہوتے ہوئے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ لیکن ابھی اس کا فقرہ مکمل بھی نہ ہوا تھا۔ کہ یک لخت راچی سنگ تیزی سے مڑا اور دوسرے لمحے اس کا مکہ پوری قوت سے نیچم کی کنپٹی پر پڑا اور نیچم چیختا ہوا اچھل کر فرش پر گرا ــــ اس نے اٹھنے کی کوشش کی تھی کہ راچی سنگ نے اچھل کر پوری قوت سے بوٹ کی ٹو اس کی کنپٹی پر جڑ دی - اور نیچم کے ہاتھ پیر سیدھے ہوتے گئے۔ راچی سنگ نے جھک کر اس کی نبض چیک کی ــــ اور پھر مطمئن انداز میں اس نے نیچم کے لباس کی تلاشی لینی شروع کر دی۔ دوسرے لمحے وہ اس کی بغل میں موجود ہولسٹر سے ریوالور باہر نکال چکا تھا۔ اس نے ریوالور اپنی جیب میں ڈالا اور کمرے سے باہر نکل کر راہداری سے ہوتا ہوا برآمدے میں آ گیا ــــ وہ نوجوان ابھی تک پھاٹک کے قریب ہی کھڑا تھا البتہ اس کا رخ اندر کی طرف ہی تھا۔ وہ شاید نیچم کے باہر آنے کا منتظر تھا۔ راچی سنگ نے ہاتھ کے اشارے سے اُسے اپنی طرف بلایا تو نوجوان تیز تیز قدم اٹھاتا اس کی طرف آنے لگا ــــ پھر جیسے ہی نوجوان نے برآمدے میں قدم رکھا راچی سنگ نے جیب سے ریوالور نکالا اور دوسرے لمحے دھماکے کے ساتھ ہی نوجوان چیختا ہوا اچھل کر برآمدے کے فرش پر پشت کے بل گرا

گولی اس کے سینے پر پڑی تھی۔ وہ چند لمحے ذبح ہوتی ہوئی بکری کی طرح پھڑکتا رہا۔ پھر ساکت ہو گیا۔ راچی سنگ نے آگے بڑھ کر اس کی ٹانگ پکڑی اور اُسے گھسیٹتا ہوا راہداری سے گزر کر اُسی کمرے میں لا ڈالا جہاں نیچم بے ہوش پڑا ہوا تھا ــــ اس کے بعد وہ دوبارہ باہر نکل گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ پوری کوٹھی کا راؤنڈ لگا کر واپس اُسی کمرے میں پہنچ گیا۔ البتہ اب اس کے ہاتھ میں ایک رسی کا گچھا موجود تھا ــــ اس نے نیچم کو اٹھا کر کرسی پر بٹھایا اور پھر وہ اُسے کرسی کے ساتھ اچھی طرح باندھنے میں مصروف ہو گیا۔

کرسی سے باندھنے کے بعد راچی سنگ نے پوری قوت سے نیچم کے چہرے پر تھپڑ مارنے شروع کر دیئے۔ اور کمرہ چٹاخ چٹاخ کی زوردار آوازوں سے گونج اٹھا۔ چار تھپڑوں کے بعد ہی نیچم نے آنکھیں کھول دیں۔

"ب ــــ ب ــــ باس" ــــ نیچم کے لہجے میں تکلیف کے ساتھ ساتھ شدید حیرت تھی۔

"اب تمہیں پتہ چلا کہ ہیڈ کوارٹر کے نمبر کیسے معلوم ہوئے"، راچی سنگ نے کہا۔ اور اس کے بدلے ہوئے لہجے پر نیچم بُری طرح چونک پڑا۔ کیونکہ یہ لہجہ راچی سنگ کا نہ تھا۔

"تت ــــ تت ــــ تم کون ہو" ــــ نیچم نے بُری طرح ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

"جن کا خاتمہ کرنے کے لئے تم نے اس بم بردار کو بھیجا تھا۔ ان میں سے ایک ہوں۔ نعمانی میرا نام ہے۔ سمجھے۔ اب تم شرافت

سے اپنے ہیڈ کوارٹر کا پتہ بتا دو۔ ورنہ میں تمہاری ہڈیاں توڑ دوں گا۔ اور یہاں تمہاری چیخیں سننے والا کوئی نہیں ہے۔ اس نوجوان کی لاش تمہارے ساتھ پڑی ہوئی ہے۔ جو یہاں موجود تھا" راچی سنگ نے جو دراصل نعمانی تھا بڑے سرد لہجے میں کہا۔

"اوہ اوہ۔ تو تم وہ ہو جو چیف باس کے میک اپ میں موجود تھا۔ اوہ۔ مجھ سے واقعی حماقت ہوئی۔ مجھے پہلے ہی اس بات کا خیال رکھنا چاہیئے تھا" ——— نیچم نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

"میرے پاس زیادہ وقت نہیں ہے۔ اس لئے جلدی سے ہیڈ کوارٹر کا پورا پتہ بتا دو" ——— نعمانی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے پوری قوت سے نیچم کے گال پر ایک اور تھپڑ جڑ دیا۔

"تم جو چاہے کرو۔ میں تمہیں کچھ نہیں بتاؤں گا" ——— نیچم نے جواب میں چیختے ہوئے کہا۔

"تمہارے فرشتے بھی بتائیں گے" ——— نعمانی نے کہا۔ اور دوسرے لمحے اس نے ہاتھ میں پکڑا ہوا ریوالور سیدھا کیا۔ اور ٹریگر دبتے ہی دھماکے کے ساتھ ہی نیچم کے حلق سے زوردار چیخ نکلی ——— نیچم کا جسم کرسی پر ہی بُری طرح پھڑکنے لگا۔ گولی نے اس کا دایاں کان اڑا دیا تھا۔

"بولو۔ ورنہ" ——— نعمانی نے دھاڑتے ہوئے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے دوبارہ ٹریگر دبا دیا۔ اور اس بار نیچم کا بایاں کان اڑ گیا۔

"مم ——— مم ——— میں نہیں بتاؤں گا" ——— نیچم نے تکلیف کی شدت سے بڑی طرح سر مارتے ہوئے کہا۔

"بولو۔ جلدی بولو" ——— نعمانی نے تیز لہجے میں کہا۔ اور ریوالور کی نال جھکا کر اس نے پھر ٹریگر دبا دیا۔ اور گولی اس بار نیچم کی دائیں ران میں گھس گئی۔ اور اس کے ساتھ ہی نیچم کی گردن یک لخت ڈھلک گئی ——— نعمانی کا ہاتھ ایک بار پھر حرکت میں آیا۔ اور اس نے پوری قوت سے نیچم کے گال پر تھپڑ مارنے شروع کر دیئے۔ دو چار تھپڑ پڑتے ہی نیچم دوبارہ ہوش میں آ گیا۔

"دیکھو نیچم۔ میں نے نہ تمہیں مرنے دینا ہے اور نہ بغیر ہیڈ کوارٹر کا پتہ پوچھے زندہ رہنے دینا ہے۔ اس لئے اگر تم اپنی ساری ہڈیاں نہیں تڑوانا چاہتے تو سیدھی طرح بتا دو" ——— نعمانی نے سرد لہجے میں کہا۔

"میں نہیں بتاؤں گا" ——— نیچم نے چیختے ہوئے کہا۔

"اچھا تو پھر لو" ——— نعمانی نے کہا۔ اور اس نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے ریوالور کو فضا میں اچھال کر اُسے نال سے پکڑا۔ اور پھر پوری قوت سے اس کا دستہ نیچم کی انگلیوں پر مار دیا۔ جو کہ کرسی کے بازو پر بندھے ہونے کی وجہ سے پھیلی ہوئی تھیں ——— نیچم کے حلق سے چیخیں نکلنے لگیں۔ لیکن نعمانی پر اب واقعی جنون سوار ہو گیا تھا اس لئے پہلے اس کے دائیں ہاتھ کو ضربیں لگا کر کچلا۔ اور پھر اس نے بائیں ہاتھ پر ضرب لگائی۔

"رک جاؤ۔ رک جاؤ۔ بتاتا ہوں ——— تم پاگل ہو۔ جنونی ہو" نیچم نے چیختے چیختے کہا۔

"بولو۔ ورنہ"۔۔۔۔ نعمانی نے اُسی جنونی انداز میں دوسری ضرب لگاتے ہوئے کہا۔

"راشیکا کلب کے نیچے۔ راشیکا کلب کے نیچے ہے" بیچم نے تکلیف کی شدت سے بُری طرح سر مارتے ہوئے کہا۔ اور نعمانی تیز تیز سانس لیتا ہوا پیچھے ہٹ گیا۔ وہ چند لمحے تو کھڑا اپنا سانس برابر کرتا رہا۔۔۔۔ بیچم کی حالت واقعی بے حد خراب ہو چکی تھی۔ اس کے دونوں کان غائب ہو چکے تھے۔ اور ان کی جگہ سے خون لکیروں کی صورت میں نیچے بہہ رہا تھا۔ ران سے بھی خون نکل نکل کر گر رہا تھا۔۔۔۔ ایک ہاتھ کی ساری انگلیاں بُری طرح کچلی گئی تھیں۔ جب کہ دوسرے ہاتھ کی تین انگلیاں بھی کچلی جا چکی تھیں۔ اس کا چہرہ تکلیف کی شدت سے بُری طرح مسخ ہو چکا تھا۔ اور وہ کرسی پر بندھے ہونے کے باوجود بُری طرح پھڑک رہا تھا۔۔۔۔ اور پھر چند لمحوں بعد اس کی گردن ایک بار پھر ڈھلک گئی۔ وہ ایک بار پھر بے ہوش ہو چکا تھا۔

نعمانی دروازے کی طرف مڑا۔ اُسی لمحے اس کی نظر سائیڈ پر رکھے فون پر پڑی تو اس نے اس کا رسیور کریڈل سے اٹھا کر رکھ دیا۔ تاکہ عمران کو کال کرنے سے پہلے کوئی کال نہ آ جائے۔

نعمانی نے کلائی پر بندھی ہوئی گھڑی کو کھولا اور پھر اس کا ونڈ بٹن کھینچ کر اُسے تیزی سے گھمانے لگا۔ جیسے ہی دونوں سوئیاں ایک ہندسے پر اکٹھی ہوئیں اس نے ونڈ بٹن کو اور زیادہ کھینچ لیا۔ اور اس کے ساتھ ہی گھڑی کے درمیان سرخ رنگ کا نقطہ تیزی سے جلنے بجھنے لگا۔



"ہیلو ہیلو۔ این کالنگ پی۔ اوور"۔۔۔۔ نعمانی نے گھڑی کو منہ کے قریب لے آتے ہوئے تیز تیز لہجے میں کہا۔

"یس۔۔۔ پی سپیکنگ اوور"۔۔۔۔ چند لمحوں بعد ہی گھڑی سے عمران کی آواز سنائی دی۔ اور نعمانی نے اس طرح طویل سانس لیا۔ جیسے اس کے کندھوں سے ٹنوں سے بوجھ اتر گیا ہو۔

"اوہ عمران صاحب۔۔۔ آپ سب بخیریت ہیں نان مجھے آپ کی طرف سے بے حد فکر تھی اوور"۔۔۔۔ نعمانی نے کہا۔

"ہاں۔۔۔ ہم سب ٹھیک ہیں۔ مجھے خطرہ تھا کہ دھماکوں کے بعد بیچم کے ساتھی کوٹھی پر حملہ آور ہوں گے۔ لیکن کسی نے حملہ نہیں کیا۔ اور ہم وہاں سے نکل آنے میں کامیاب ہو گئے۔ میں نے تمہیں پھاٹک سے نکلتے دیکھ لیا تھا۔۔۔۔ اس لئے راجی سنگ کو میں نے چھاپ لیا تھا اوور"۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔

"دھماکہ ہوتے ہی میں باہر نکلنے میں کامیاب ہو گیا۔ اور پھر میں نے اپنی طرف آتے ہوئے بیچم کو پہچان لیا۔ لیکن میں نے اس طرح ظاہر کیا۔ جیسے میری آنکھیں گرد و غبار سے اندھی ہو رہی ہیں۔ تاکہ وہ مجھے فوراً وہاں سے لے کر چل دے۔۔۔۔ مجھے یقین تھا کہ اصل بیچم یہاں موجود ہے تو لازماً اس کے ساتھی بھی ہوں گے۔ اس لئے میں نے اُسے یہ کہہ کر فوراً سب کو ہٹانے کا کہہ دیا کہ شہنشاہ کا خاص دستہ آنے والا ہے۔۔۔۔ کیونکہ پاکیشیا میں بریفنگ کے وقت ایکسٹو نے بتایا تھا کہ شاذ جنگ کو شہنشاہ کا خاص دستہ

ہسپتال سے محل لے گیا۔ اس لئے میں نے بھی انہیں ڈرانے کے لئے اسی کو استعمال کیا۔ اور بچیم نے سیٹی مار کر سب کو واپس کر دیا ——— اور پھر وہ خود مجھے لے کر راچی سنگ کے اپنے ہیڈ کوارٹر میں لے آیا۔ یہ موشا کی کالونی کی کوٹھی نمبر پچیس ہے۔ بہت بڑی نیلے رنگ کی کوٹھی ہے۔ یہاں صرف ایک آدمی تھا۔ میں نے بچیم کو کور کر کے اس آدمی کو ختم کر دیا ——— اور پھر بچیم پر زبردست تشدد کر کے اس سے ہیڈ کوارٹر کا پتہ معلوم کر لیا ہے۔ اس نے بتایا ہے کہ ہیڈ کوارٹر راشیکا کلب کے نیچے ہے اوور" نعمانی نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ تم وہیں رکو۔ ہم سب وہیں پہنچ رہے ہیں۔ اصل راچی سنگ بھی ہمارے ساتھ ہے۔ اس کا یہ اڈا ہمارے لئے سب سے زیادہ محفوظ ثابت ہوگا۔ اوور اینڈ آل" ——— دوسری طرف سے عمران نے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی گھڑی کے درمیان جلتا بجھتا نقطہ تاریک ہو گیا۔ اور نعمانی نے گھڑی کی سوئیاں دوبارہ ایڈجسٹ کیں ——— اور پھر ونڈ بٹن بند کر کے اس نے گھڑی کلائی پر باندھی اور ریوالور ہاتھ میں پکڑے وہ کمرے سے نکل کر باہر برآمدے میں آ کر کھڑا ہو گیا۔ لیکن وہ جان بوجھ کر ستون کی اوٹ میں ہو کر کھڑا ہوا تھا۔ تاکہ باہر سے اُسے کوئی فوری طور پر چیک نہ کر سکے۔

ابھی اُسے وہاں کھڑے تین چار منٹ ہی ہوئے تھے کہ اچانک کوٹھی کی طرف سے کھٹکے کی آواز سنتے ہی وہ بے اختیار اچھل پڑا۔

اس نے تیزی سے مڑ کر اس طرف دیکھا تو اس نے دائیں طرف بنے ہوئے گیراج جس کا دروازہ کھلا تھا کی سائیڈ کا فرش کسی ڈھکن کی طرح اوپر کو اٹھتے ہوئے دیکھا ——— نعمانی جلدی سے ستون کی اوٹ میں ہو گیا۔ دوسرے لمحے فرش پر بننے والے خلا سے ایک انسانی سر ابھرا اور پھر آہستہ آہستہ وہ بلند ہوتا گیا۔ اور چند لمحوں بعد ایک نوجوان اچھل کر باہر فرش پر آ گیا ——— اس نے باہر آ کر دیوار کی جڑ کے ایک مخصوص حصے پر پیر مارا تو ڈھکن کی طرح اٹھا ہوا فرش تیزی سے برابر ہو گیا۔

نوجوان فرش برابر ہوتے ہی مڑا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا گیراج سے نکل کر برآمدے کی طرف آنے لگا۔ نعمانی ستون کی اوٹ میں کھڑا اُسے آتا دیکھ رہا تھا ——— برآمدے کے قریب پہنچتے ہی نوجوان کی نظریں اچانک اس جگہ پر پڑیں جہاں نعمانی نے پہلے والے نوجوان کو گولی ماری تھی۔ اور پھر اس کی لاش کو گھسیٹ کر اندر لے گیا تھا ——— وہاں اس نوجوان کے سینے سے نکلنے والے خون کا خاصا بڑا دھبہ اب بھی نمایاں تھا۔

خون کا دھبہ دیکھتے ہی نوجوان نے بجلی کی سی تیزی سے جیب سے ریوالور نکالا۔ لیکن اُسی لمحے نعمانی نے ستون کی اوٹ سے فائر کیا۔ اور نوجوان کے ہاتھ سے ریوالور نکل کر دور جا گرا۔

"تمہیں یہاں ریوالور نکالنے کی جرأت کیسے ہوئی" ——— نعمانی نے ستون کی اوٹ سے باہر نکلتے ہوئے راچی سنگ کے لہجے میں انتہائی غصیلے انداز میں کہا۔

"اوہ ـــــ بب ـــــ بب ـــــ باس ۔ یہ خون کا دھبہ دیکھ کر مجھے خطرے کا احساس ہوا تھا۔ آئی ۔ ایم ۔ سوری باس "
نوجوان نے نعمانی کو دیکھتے ہی قدرے مطمئن ہوتے ہوئے جواب دیا۔

"کیوں آئے ہو" ـــــ نعمانی نے پہلے سے زیادہ کرخت لہجے میں پوچھا۔

"باس بیچم تو آپ کے ساتھ آ گئے تھے اور آتے ہوئے انہوں نے سب کو واپسی کا سگنل دے دیا تھا۔ لیکن سپیشل بیکر کو چونکہ واپسی کا سگنل نہ دیا گیا تھا ـــــ اس لئے وہ اپنی جگہ پر رکا رہا۔ اور باس اس کی رپورٹ انتہائی حیرت انگیز ہے "
نوجوان نے قدرے قریب آتے ہوئے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"کیا رپورٹ ہے ۔ تفصیل بتاؤ" ـــــ نعمانی نے کرخت لہجے میں کہا۔

"باس یہیں ـــــ وہ دفتر میں ...... " ـــــ نوجوان نے حیرت بھرے انداز میں کہا۔ جیسے اُسے یقین نہ آ رہا ہو کہ راجی سنگ یہیں برآمدے میں ہی ساری بات سننا چاہتا ہے ۔

"اندر بیچم ایک اہم کام میں مصروف ہے ۔ اس لئے میں خود باہر آ گیا ہوں ۔ جلدی بتاؤ ۔ کیا بات ہے" ـــــ نعمانی نے کرخت لہجے میں کہا ۔

"اوہ ۔ ٹھیک ہے باس ـــــ اس کی رپورٹ ہے کہ دھماکے کے فوراً بعد آپ باس بیچم کے ساتھ چلے گئے ۔ باقی ساتھی بھی



سگنل سن کر چلے گئے ۔ چند منٹوں بعد ابھی گرد و غبار موجود تھا ۔ کہ پھاٹک سے ایک عورت اور دس آدمی باہر نکلے ۔ اور باس ان میں ایک باس بیچم تھا ـــــ ایک اوکاسا ۔ اور بب ـــــ بب باس ایک آپ تھے ۔ باقی افراد اجنبی تھے ۔ آپ سب گلیوں میں سے ہوتے ہوئے کالونی کے آخری کونے میں واقع ایک زیر تعمیر کوٹھی کے اندر چلے گئے ـــــ چونکہ باس وہ آپ کو باس بیچم کے ساتھ جاتے ہوئے دیکھ چکا تھا ۔ اس لئے وہ سمجھ گیا کہ یہ لوگ نقلی ہیں ۔ اس نے ان کی مزید سن گن لینے کی کوشش کی ۔ اور باس اس نے ان کی گفتگو سنی تو اُسے یقین ہو گیا کہ یہ واقعی نقلی ہیں ـــــ وہ موشا کی کالونی اور کوٹھی نمبر پچپن کی باتیں کر رہے تھے ۔ اس پر وہ چونکا ۔ اور اس نے فوری طور پر ہیڈ کوارٹر رپورٹ کی ۔ جہاں سے میں نے اُسے مکمل نگرانی کا حکم دیا ۔ اس کے بعد میں نے آپ کو یہاں فون کرنے کی کوشش کی لیکن کال نہ مل سکی ـــــ چنانچہ میں نے سوچا کہ خود جا کر آپ کو رپورٹ دوں ۔ میرا خیال ہے یہ وہی لوگ ہیں جن کے خاتمے کے لئے باس بیچم نے پلاننگ کی تھی ۔ لیکن دھماکوں کے باوجود وہ مرے نہیں ہیں بلکہ انہوں نے نیا کھیل کھیلا ہے کہ وہ آپ کے اور باس بیچم کے میک اپ میں اس کوٹھی پر قبضہ کر کے یہاں سے خفیہ راستے کے ذریعے ہیڈ کوارٹر پر قبضہ کرنا چاہتے ہیں"
نوجوان نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا ۔

"ٹھیک ہے ۔ تم نے اچھا کیا ۔ خود جا کر اندر بیچم کو پوری رپورٹ

دو۔ وہ خود ہی ان کا بندوبست کرے گا۔ یہ اس کا کام ہے"۔ نعمانی نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

اور نوجوان بھی سر ہلاتا ہوا اندر کی جانب بڑھنے لگا۔ جیسے ہی وہ برآمدہ کراس کر کے راہداری کی طرف بڑھنے کیلئے نعمانی کے قریب سے گزرا۔ نعمانی کا ہاتھ بلند ہوا اور ریوالور کا دستہ پوری قوت سے اس نوجوان کی کھوپڑی کی پشت پر پڑا ——— اور نوجوان چیخ مار کر نیچے گرا ہی تھا کہ نعمانی نے اچھل کر بوٹ کی ٹو اس کی گردن پر جڑ دی۔ اور نوجوان کا پھڑکتا ہوا جسم ساکت ہو گیا۔

اُسی لمحے کال بیل بجنے کی آواز سنائی دی ——— اور نعمانی مڑ کر واپس پھاٹک کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے پھاٹک کی چھوٹی کھڑکی کھول کر باہر جھانکا۔ باہر ایک بڑی ویگن کھڑی تھی۔ اور ڈرائیونگ سیٹ پر عمران موجود تھا ——— نعمانی نے سر ہلاتے ہوئے پیچھے ہٹ کر پھاٹک کھول دیا۔ اور نیلے رنگ کی ویگن اندر داخل ہو گئی۔ نعمانی نے پھاٹک بند کیا اور واپس پورچ کی طرف آنے لگا۔ جہاں پہنچ کر ویگن رک چکی تھی۔

ویگن سے عمران اور اس کے ساتھی نیچے اتر رہے تھے کہ نعمانی ان کے قریب پہنچ گیا۔

"عمران صاحب ——— آپ کا باقاعدہ تعاقب کیا جا رہا تھا۔ مجھے ابھی رپورٹ ملی ہے" ——— نعمانی نے قریب جاتے ہی تیز لہجے میں کہا۔

"ہاں ——— یہاں آتے ہوئے ہم نے چیک کر لیا تھا۔ اور ہم اسے ڈاج دے کر آ رہے ہیں" ——— عمران نے مطمئن انداز میں کہا۔

"اوہ ——— ڈاج کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اُسے معلوم ہے کہ آپ نے یہیں آنا ہے" ——— نعمانی نے کہا۔ اور عمران بری طرح چونک پڑا۔

"کیا مطلب ——— کیسے پتہ تھا اُسے" ——— عمران نے تیز لہجے میں پوچھا۔

اور جواب میں نعمانی نے اُسے اس نوجوان کی آمد۔ اس کی رپورٹ سے لے کر اس کی بے ہوشی تک اُسے سب کچھ تفصیل سے بتا دیا۔

"اوہ۔ پھر تو اس کا پکڑا جانا ضروری تھا۔ بہرحال ابھی تمہارا اور چیم والا کارڈ ہمارے ہاتھوں میں ہے۔ کہاں ہے وہ نوجوان۔ میں اس سے ہیڈکوارٹر کی مزید تفصیلات پوچھ لوں" ——— عمران نے کہا۔ اور نعمانی کے اشارہ کرنے پر وہ تیزی سے برآمدہ کراس کر کے آگے راہداری میں آ گیا۔ نعمانی اس کے ساتھ تھا۔ لیکن راہداری میں پہنچتے ہی نعمانی چونک پڑا ——— کیونکہ وہاں پڑا نوجوان غائب تھا۔ البتہ اس کے گھسٹ کر اندر کمرے میں جانے کے نشانات صاف نظر آ رہے تھے۔ عمران بھی ان نشانوں کو دیکھ کر بات سمجھ گیا۔ چنانچہ بیک وقت وہ دونوں ہی دوڑتے ہوئے اندر کمرے کی طرف بڑھے۔ اور پھر نعمانی کی آنکھیں واقعی حیرت کی شدت سے کانوں تک پھیلتی چلی گئیں ——— کیونکہ کمرے میں صرف اس نوجوان کی لاش پڑی ہوئی تھی۔ جسے نعمانی نے پھاٹک سے بلا کر ہلاک کیا تھا۔ باقی نہ ہی وہاں

نہ بیچم تھا۔ اور نہ بعد میں آنے والا نوجوان۔ مہرے سے وہ کرسی غائب تھی جس پر نعمانی نے بیچم کو باندھ کر اس پر تشدد کیا تھا۔

ان کے پیچھے باقی ساتھی بھی اندر آ گئے تھے۔ کیپٹن شکیل نے کاندھے پر بے ہوش راچی سنگ کو اٹھایا ہوا تھا۔ عمران اور نعمانی کو اس طرح کھڑے دیکھ کر وہ سب بھی چونک پڑے۔

"کیا ہوا ——— آپ کے منہ کیوں لٹکے ہوئے ہیں" ——— صفدر نے چونک کر پوچھا جب کہ کیپٹن شکیل نے بے ہوش راچی سنگ کو کندھے سے اتار کر ایک سائیڈ پر پڑے ہوئے کاؤچ پر لٹا دیا۔

"جنازہ پڑھنے والے موجود ہیں۔ لیکن میت راہِ فرار اختیار کر گئی ہے" ——— عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے جواب دیا۔ اور ابھی اس کا فقرہ مکمل ہوا ہی تھا کہ یک لخت کمرے کی چھت پر روشن بلب سے روشنی کا ایک زوردار جھماکا ہوا۔ اور اس جھماکے کے ساتھ ہی وہ سب ایک لمحے کے لئے چونکے ضرور۔ لیکن ان کی حرکت کا بس وہی لمحہ تھا ——— دوسرے لمحے ان کے وجود بے جان مجسموں کی طرح بے حس و حرکت ہو چکے تھے۔ چونکہ ان کی حرکت چونکتے ہوئے منجمد ہوئی تھی۔ اس لئے سب کی شکلیں اور ایکشن عجیب و غریب سے تھے۔

نوجوان کا رکا ہوا سانس جیسے ہی بحال ہوا۔ وہ لاشعوری طور پر اٹھ کر بیٹھ گیا۔ اور پھر ایک لمحے کے عرصے میں ہی اُسے ساری صورت حال کا ادراک ہو گیا ——— باہر برآمدے کے پار پورچ میں اُسے راچی سنگ چند لوگوں کے ساتھ کھڑا باتیں کرتا دکھائی دے رہا تھا۔ اس نے اٹھ کر کھڑے ہونے کی کوشش کی۔ لیکن اس کے اعصابی نظام نے فوری طور پر اس کا ساتھ دینے سے انکار کر دیا اس لئے وہ فرش پر گھسٹتا ہوا تیزی سے آگے بڑھا ——— اور پھر پہلے ہی دروازے سے جیسے وہ اندر کمرے میں پہنچا اس کا دماغ بھک سے اڑ گیا۔ کیونکہ سامنے کرسی پر باس بیچم بندھا ہوا بیٹھا تھا۔ ایک آدمی کی لاش بھی ایک طرف پڑی تھی ——— باس بیچم کی حالت بے حد خراب تھی۔ اس کی ایک ران اور دونوں کانوں سے خون بہہ رہا تھا۔ ہاتھوں کی انگلیاں بُری طرح کچلی ہوئی تھیں۔ وہ کرسی

کا سہارا لے کر جلدی سے اٹھا اور پھر لڑکھڑاتا ہوا دروازے کے ساتھ
لگے ہوئے سوئچ بورڈ کی طرف بڑھا۔ اس نے انتہائی تیزی سے
سوئچ بورڈ پر موجود بٹنوں کی قطار میں سے ایک بٹن دبا دیا۔ دوسرے
لمحے سائیڈ کی دیوار میں ایک دروازہ سا نمودار ہو گیا ——— نوجوان
جلدی سے مڑ کر واپس کرسی کی طرف بڑھا۔ اور اس نے رسیاں
کھولنے کی کوشش کی۔ لیکن گانٹھ اس طرح لگائی گئی تھی کہ وہ کھلنے
میں ہی نہ آ رہی تھی ——— چنانچہ اس نے بجائے گانٹھ کھول کر بیہوش
بیچم کو لے جانے کے دونوں بازوؤں میں بیچم کو کرسی سمیت اٹھایا
اور تیزی سے اس خلا کی طرف دوڑ پڑا۔ خلا کی دوسری طرف ایک اور
کمرہ تھا ——— دوسری طرف پہنچ کر اس نے کرسی نیچے رکھی اور دیوار
کی جڑ میں پیر مار کر دیوار برابر کر دی۔ اور پھر خود بھاگتا ہوا اس
کمرے کے متبادل دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ یہاں سے
سیڑھیاں نیچے جاتی دکھائی دے رہی تھیں ——— وہ بجلی کی سی
تیزی سے سیڑھیاں اترتا ہوا ایک بڑے ہال کمرے میں پہنچا۔
جہاں دیواروں کے ساتھ ساتھ کئی مشینیں نصب تھیں۔ لیکن ہر
مشین بند تھی اور اُسے کور سے ڈھکا گیا تھا ——— نوجوان جلدی
سے ایک مشین کے پاس پہنچا اور اس نے جھٹکے سے اس کا
کور ہٹایا۔ اور پھر بجلی کی سی تیزی سے اس کے مختلف بٹن دبانے
لگا ——— بٹنوں کے دبتے ہی مشین میں زندگی کی لہر سی دوڑ گئی اور
اس پر موجود سکرین ایک جھماکے سے روشن ہو گئی۔ دوسرے لمحے
اس سکرین پر اُسی کمرے کی تصویر ابھر آئی۔ جس سے وہ بیچم کو کرسی

سمیت اٹھا کر لایا تھا۔ اور سکرین پر اس وقت راجی سنگھ ایک اور
نوجوان کے ساتھ اندر داخل ہو رہا تھا۔ اور اندر داخل ہوتے ہی وہ
دونوں ——— بڑی طرح اچھلے اور راجی سنگھ تو حیرت
سے آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر ادھر ادھر دیکھ رہا تھا ——— جیسے اُسے اپنی
آنکھوں پر یقین نہ آ رہا ہو۔ اُسی لمحے دوسرے افراد بھی اندر داخل
ہوئے۔ ان میں سے ایک کے کاندھے پر ایک بے ہوش آدمی
لدا ہوا تھا ——— اور اس نے اُسے ایک کاؤچ پر لٹا دیا۔ اُسے
دیکھتے ہی نوجوان نے جلدی سے مشین پر موجود ایک ناب کو
تیزی سے گھمانا شروع کر دیا۔ ناب کے گھومتے ہی مشین سے
سیٹی کی تیز آواز نکلنی شروع ہو گئی ——— اور ایک ڈائل پر سرخ
رنگ کی سوئی تیزی سے حرکت میں آ گئی۔ جیسے ہی سوئی درمیانی
ہندسے پر پہنچی۔ نوجوان نے جلدی سے مشین کے نیچے لگے ہوئے
ایک سرخ رنگ کے ہینڈل کو جھٹکے سے کھینچا ——— اور سکرین پر
تیز روشنی کا جھماکا سا ہوا۔ سیٹی کی آواز اب تیز ہوتی جا رہی تھی اور
ساتھ ہی ڈائل پر موجود سوئی مسلسل آگے بڑھتی جا رہی تھی۔ جب
سوئی آخری ہندسے پر پہنچی تو نوجوان نے ایک بار پھر ہینڈل کو
پکڑ کر زور سے کھینچا ——— اور سکرین پر ایک بار پھر تیز روشنی کا جھماکا
ہوا۔ اور اس کے ساتھ ہی سیٹی کی آواز بھی بند ہو گئی۔ اور ساتھ ہی
سوئی بھی تیزی سے واپس اپنی پہلی والی جگہ پر پہنچ گئی۔ اس کے
ساتھ ہی اس نے کمرے میں موجود افراد کو فرش پر ڈھیر ہوتے دیکھ
لیا ——— نوجوان نے اطمینان کا ایک طویل سانس لیا۔ اور اس

نے مشین کے بٹن آف کرنے شروع کر دیئے۔ مشین آف کر کے وہ اٹھا اور واپس دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ سیڑھیاں چڑھتا ہوا وہ واپس اس کمرے میں آیا۔ جہاں بیچم اُسی طرح کرسی پر بندھا بیہوش پڑا ہوا تھا —— نوجوان نے دیوار کی جڑ میں پیر مارا تو دیوار میں خلا پیدا ہوا۔ اور نوجوان اس خلا کو پار کر کے اس کمرے میں آ گیا۔ جہاں بیہوش افراد موجود تھے۔ وہ تیز تیز قدم اٹھاتا اس کاؤچ کی طرف بڑھا جس پر راچی سنگ پڑا ہوا تھا —— اس نے جھک کر اُسے اٹھایا۔ اور کاندھے پہ لاد کر واپس اُسی خلا میں سے ہوتا ہوا بیچم والے کمرے میں آ گیا۔ اور پھر دیوار کی جڑ میں پیر مار کر اس نے خلا برابر کی۔ اور راچی سنگ کو اٹھائے سیڑھیاں اترتا مشینوں والے ہال کمرے میں پہنچ گیا —— اس نے راچی سنگ کو ایک کرسی پر بٹھا دیا۔ اور اس کے بعد خود دوبارہ اُسی مشین کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے مشین کی سائیڈ میں ہک کے ساتھ لٹکا ہوا ایک گول بلب جس کے ساتھ گچھے دار تار بھی تھی اتارا —— اس بلب کا رنگ نیلا تھا۔ اس نے مشین کے بٹن دبائے۔ مشین دوبارہ چالو ہو گئی۔ لیکن اس کی سکرین اُسی طرح تاریک رہی۔ نوجوان نے ایک اور ناب گھمائی۔ اور اس بار مشین سے زوں زوں کی تیز آوازیں نکلنے لگیں۔ ناب کو پوری طرح گھما کر نوجوان نے چھوڑ دیا —— اور نیلا گول بلب پکڑے وہ کرسی پر بیٹھے راچی سنگ کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے بلب کے ہولڈر کی سائیڈ میں موجود ایک بٹن کو دبایا تو بلب روشن ہو گیا —— اور اس میں نیلے رنگ کی روشنی کی دھار نکل کر کرسی پر بیٹھے ہوئے راچی سنگ پر پڑنے لگی۔ مشین سے نکلنے والی زوں زوں کی آوازیں اب آہستہ آہستہ مدھم ہونے لگیں۔ جب مشین بالکل خاموش ہو گئی۔ تو اس کے ساتھ ہی نیلے بلب سے نکلنے والی روشنی بھی بجھ گئی۔

"ابھی ہوش کیوں نہیں آیا" —— نوجوان نے حیرت بھرے انداز میں راچی سنگ کو دیکھا مگر دوسرے لمحے ایک خیال اس کے ذہن میں ابھرا اور وہ چونک پڑا۔

"اوہ باس تو پہلے ہی بے ہوش تھے۔ ٹرم ریزاٹیک تو ختم ہو گیا ہو گا۔ اب پہلے والی بے ہوشی موجود ہو گی" —— نوجوان نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اور پھر اس نے مڑ کر جلدی سے بلب کو واپس مشین کے ساتھ ہک کیا۔ اور مشین کے بٹن بند کر کے وہ ایک کونے میں موجود چھوٹے دروازے کی طرف بڑھ گیا —— دروازہ کھول کر وہ دوسری طرف ایک چھوٹے سے کمرے میں پہنچ گیا۔ یہ باتھ روم تھا۔ ایک سائیڈ پر پڑا ہوا جگ اٹھا کر اس نے اُسے پانی سے بھرا اور واپس ہال کمرے میں آ گیا —— اس نے جگ کا پانی راچی سنگ کے سر پر انڈیلنا شروع کر دیا۔ چند لمحوں بعد ہی راچی سنگ کے جسم میں حرکت محسوس ہونے لگی تو اس نے جلدی سے جگ ایک طرف رکھ دیا —— اُسی لمحے راچی سنگ کی آنکھیں کھل گئیں۔ لیکن ان آنکھوں میں شعور کی چمک موجود نہ تھی۔

"باس۔ باس۔ ہوش میں آ جایئے۔ میں ہو چنگ ہوں"

نوجوان نے بڑے مؤدبانہ انداز میں کہا۔
اور راجی سنگ کی آنکھوں میں یک لخت شعور کی چمک لہرائی۔
اور وہ اچھل کر سیدھا ہو گیا۔
"اوہ ہوچنگ۔ تم ——— یہ میں کہاں ہوں" ——— راجی سنگ
نے حیرت بھرے انداز میں ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔
"آپ اپنے ہیڈکوارٹر کے مشین روم میں ہیں باس۔ میں
آپ کو یہاں لے آیا ہوں" ——— ہوچنگ نے مؤدبانہ لہجے میں کہا
"تم مجھے یہاں لے آئے ہو۔ کہاں سے۔ کیسے"
راجی سنگ نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔ اور جواب میں
ہوچنگ نے شروع سے آخر تک تمام باتیں تفصیل سے بتا دیں۔
"اوہ اوہ ——— تم نے واقعی بہت بڑا کارنامہ انجام دیا ہے۔
ویل ڈن ہوچنگ ویل ڈن۔ میں تمہیں اتنا بڑا انعام دوں گا کہ تمہارے
تصور میں بھی نہ ہو گا" ——— راجی سنگ نے مسرت بھرے انداز
میں کہا۔ اور تیزی سے آگے بڑھ کر اس نے ہوچنگ کے کاندھے
پر تھپکی دی۔
"وہ جیم کہاں ہے" ——— راجی سنگ نے پوچھا۔
"وہ اوپر والے کمرے میں ہیں۔ کرسی سے بندھے ہوئے ہیں۔
ان پر خوفناک تشدد کیا گیا ہے" ——— ہوچنگ نے جواب دیا۔
"ہونہہ ——— تم جا کر اُسے یہاں لے آؤ۔ میں ان کو چیک کرتا
ہوں۔ تاکہ جیم بھی اپنا انتقام اپنی آنکھوں سے پورا ہوتا دیکھ لے"
راجی سنگ نے تیز لہجے میں کہا۔ اور خود اُسی مشین کی طرف بڑھ



گیا۔ جب کہ ہوچنگ سیڑھیوں والے دروازے کی طرف مڑ گیا۔
راجی سنگ نے جلدی سے مشین کے بٹن دبائے تو سکرین
روشن ہو گئی ——— کمرے میں ابھی تک عمران اور اس کے ساتھی
اُسی طرح ٹیڑھے میڑھے انداز میں پڑے ہوئے تھے۔ راجی
سنگ ہونٹ بھینچے انہیں دیکھتا رہا۔ اس کے ذہن میں زلزلہ
سا آیا ہوا تھا ——— اس کا بس نہ چل رہا تھا کہ عمران اور اس کے
ساتھیوں کی بوٹیاں اپنے دانتوں سے چبا ڈالے۔
"میں انہیں آسان موت نہیں مرنے دوں گا۔ میں انہیں
عبرت ناک موت مارنا چاہتا ہوں" ——— راجی سنگ نے
دانت پیستے ہوئے کہا۔
"بب ——— بب ——— باس" ——— اُسی لمحے ہوچنگ کی آواز
دروازے سے سنائی دی۔ اور راجی سنگ نے چونک کر ادھر
دیکھا۔
ہوچنگ بازوؤں میں جیم کو کرسی سمیت اٹھائے اندر داخل
ہو رہا تھا۔
"باس جیم مر گئے ہیں" ——— ہوچنگ نے کرسی کو نیچے
رکھتے ہوئے کہا۔
"مر چکے ہیں ——— اوہ جیم مر گیا" ——— راجی سنگ نے
اتنے زور سے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا کہ ہونٹوں سے خون
رسنے لگا۔
"ہاں باس ——— میرے خیال میں خون زیادہ بہہ جانے کی

وجہ سے ایسا ہوا ہے" ——— ہوچنگ نے خوف زدہ لہجے میں کہا۔

"اوہ ——— تمہیں پہلے اس کا خیال رکھنا چاہیئے تھا نانسنس" راجی سنگ نے غصے سے دھاڑتے ہوئے کہا۔

"جب ——— جب ——— باس ۔ میں آپ کو وہاں سے لا کر ہوش میں لانے میں مصروف رہا ۔ اگر میں باس تجیم کی مرہم پٹی شروع کر دیتا تو باس دیر ہو جاتی" ——— ہوچنگ نے بُری طرح سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ہوں ——— ٹھیک ہے" ——— راجی سنگ نے اس بار نرم لہجے میں جواب دیا ۔ اور ہوچنگ کے چہرے پر قدرے اطمینان کے آثار پیدا ہو گئے۔

"جب ——— جب ——— باس ۔ ان آدمیوں کا کیا کرنا ہے" ہوچنگ نے راجی سنگ کا خیال بدلنے کے لئے کہا۔

"ان کا کیا کرنا ہے ۔ عبرت ناک موت ان کا مقدر بن چکی ہے ۔ انتہائی عبرت ناک" ——— راجی سنگ نے ایک بار پھر دانت پیستے ہوئے کہا۔

"میں جا کر انہیں گولیوں سے چھلنی کر دوں باس" ہوچنگ نے کہا۔

"نہیں ——— یہ آسان موت ہے ۔ اور میں انہیں آسان موت دے کر ان پہ مہربانی نہیں کرنا چاہتا ۔ یہ مہربانی کے قابل نہیں ہیں" ——— راجی سنگ نے کہا اور اٹھ کر تیزی سے ایک



دیوار میں موجود الماری کی طرف بڑھ گیا ۔ اس نے الماری کھولی اور اس میں سے ایک جدید ساخت کا فون نکال کر ایک سائیڈ پر موجود میز پہ اُسے رکھا ——— اور پھر اس کا ایریل کھینچ کر اوپر کیا اور اس کے مختلف بٹن دبانے لگا۔

"ہیلو ہیلو ——— بلیو ھاونڈ کالنگ ۔ ایگل ٹاپ" ——— بٹن پریس کر کے راجی سنگ نے تیز تیز لہجے میں کہا۔

"یس باس ——— ایگل ٹاپ اٹنڈنگ" ——— چند لمحوں بعد ایک بھاری آواز سنائی دی۔

"ایگل ٹاپ ۔ تمہارے کیبن خالی ہیں" ——— راجی سنگ نے تیز لہجے میں کہا۔

"کیبن ——— یس باس" ——— ایگل ٹاپ کی حیرت بھری آواز سنائی دی۔

"میں چند افراد کو عبرت ناک موت مارنا چاہتا ہوں ۔ انتہائی عبرتناک ۔ اس لئے پوچھ رہا ہوں" ——— راجی سنگ نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

"اوہ یس باس ——— کتنے آدمی ہیں اور کہاں موجود ہیں" ایگل ٹاپ نے پوچھا۔

"ایک عورت اور نو مرد ہیں" ——— راجی سنگ نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے باس ۔ ان کے لئے ایک ہی بڑا کیبن کافی رہے گا" ایگل ٹاپ نے جواب دیا۔

"او کے ——— میں انہیں خود لے کر تمہارے پاس آ رہا ہوں"

راچی سنگ نے کہا۔ اور بٹن پریس کر کے اس نے ایریل واپس دبا دیا۔

"سنو ہوچینگ ——— بچم کے مرنے کے بعد میں تمہیں ہیڈ کوارٹر کا انچارج بناتا ہوں۔ تم جا کر چارج سنبھال لو۔ میں انہیں انگل ٹاپ کے پاس لے کر جا رہا ہوں۔ تاکہ انہیں عبرت ناک موت مار سکوں۔ تم نے میرے واپس آنے تک ہر طرح خیال رکھنا ہے" ——— راچی سنگ نے ایک طرف کھڑے ہوچینگ سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یقیناً یو باس۔ آپ بے فکر رہیں۔ ویسے باس باہر ایک بڑی نیلی ویگن موجود ہے جس میں یہ سب لوگ آ تے ہیں۔ اگر آپ چاہیں تو ان میں انہیں ڈالا جا سکتا ہے" ——— ہوچینگ نے کہا۔

"ہاں ٹھیک ہے۔ انہیں اس میں منتقل کر دو۔ چلو" ——— راچی سنگ نے کہا اور سیڑھیوں کی طرف بڑھ گیا۔ ہوچینگ نے مشین کے بٹن آف کئے۔ اور پھر راچی سنگ کے پیچھے سیڑھیوں والے دروازے کی طرف لپک گیا۔



عمران کی آنکھیں ایک جھٹکے سے کھلیں تو اُسے ماحول میں بے حد سردی کا احساس ہوا۔ وہ چونک کر اٹھ بیٹھا۔ اور پھر اس طرح آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھنے لگا جیسے اُسے یقین نہ آ رہا ہو کہ وہ کس جگہ پہنچ گیا ہے۔ اس نے چونک کر ادھر ادھر دیکھا ——— اور پھر ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔ اس کے تمام ساتھی بھی اس کے ساتھ ہی موجود تھے اور تقریباً سب کے جسم کسمسا رہے تھے۔ وہ شیشے کے ایک بہت بڑے کیبن کے فرش پر لیٹے ہوئے تھے ——— اور شیشے کا یہ کیبن ایک کافی بڑے کمرے میں رکھا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ کمرے کی چاروں دیواریں اُسے دکھائی دے رہی تھیں۔ ان دیواروں میں کوئی دروازہ نہ تھا ——— کیبن اوپر اس کمرے کی چھت تک ملا ہوا تھا۔ جب کہ سائیڈوں میں کافی خالی جگہ نظر آ رہی تھی۔ اس کے تمام ساتھی اپنی اصل شکلوں میں تھے۔ اور عمران نے بے اختیار اپنے چہرے پر ہاتھ پھیرا۔ وہ

سمجھ گیا کہ وہ بھی اصل شکل میں ہے۔ کیونکہ میک اپ غائب تھا۔

"یہ ہم کہاں پہنچ گئے" ——— اُسی لمحے جولیا کی آواز سنائی دی۔

"معلوم تو یہی مون کیبن ہوتا ہے۔ لیکن یہ کباب میں ہڈیاں یہاں کیوں ہیں" ——— عمران نے باقی لوگوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ جو سب اٹھ کر بیٹھ گئے تھے۔ اور اُسی کی طرح حیرت سے ادھر ادھر دیکھ رہے تھے۔

"یہاں تو بے پناہ سردی ہے" ——— جولیا نے ٹھٹھرتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"مون کا مطلب چاند ہوتا ہے۔ اور ظاہر ہے چاند پر سورج تو نہیں پہنچ سکتا۔ اس لئے ظاہر ہے سردی تو ہوگی ہے" عمران نے کہا۔

اُسی لمحے سامنے والی دیوار میں خلا پیدا ہوا اور وہ سب اس کی طرف متوجہ ہو گئے۔ کیبن کی شفاف دیوار سے وہ دوسری طرف بخوبی دیکھ رہے تھے۔

خلا میں سے ایک لمبا تڑنگا نوجوان ایک ٹرالی دھکیلتا ہوا اندر آتا دکھائی دیا۔ ٹرالی پر مستطیل شکل کی ایک مشین موجود تھی۔ اس کے پیچھے جو آدمی اندر آیا اُسے دیکھ کر عمران چونک پڑا وہ راچی سنگ تھا ——— بلڈھا ونڈز کا چیف۔ ٹرالی والا نوجوان تو ٹرالی دھکیلتا ہوا ایک سائیڈ پر بڑھ گیا۔ جب کہ راچی سنگ چلتا ہوا کیبن کی شیشے والی دیوار کے قریب آ کر کھڑا ہو گیا۔ وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو دیکھ رہا تھا۔ اور اس کی آنکھوں سے نفرت کے شعلے نکل رہے



تھے۔

"اسلام علیکم جناب راچی سنگ صاحب۔ کیا حال ہیں آپ کے۔ بچے بخیریت ہیں ناں۔ سنائیے کب تشریف آوری ہوئی۔ مجھے اطلاع دے دیتے تو میں آپ کو ایئر پورٹ پر ریسیو کرنے آ جاتا۔ آخر آپ میرے پیشہ ور بھائی ہیں" ——— عمران نے بڑے مودبانہ انداز میں ماتھے پر ہاتھ رکھ کر سلام کرتے ہوئے کہنا شروع کر دیا۔ لیکن شاید آواز باہر نہ جا رہی تھی اس لئے راچی سنگ کے چہرے پر کوئی تاثر پیدا نہ ہوا ——— وہ اس طرح نفرت بھرے انداز میں انہیں گھورتا رہا۔ اُسی لمحے ٹرالی والا نوجوان واپس آیا۔ اور اُسی خلا میں جا کر غائب ہو گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ دوبارہ نمودار ہوا تو اس نے ایک کرسی اٹھائی ہوئی تھی ——— اس نے کرسی کیبن کے قریب رکھ دی اور راچی سنگ دیوار سے ہٹ کر کرسی پر بیٹھ گیا۔ نوجوان واپس اُسی خلا میں چلا گیا۔

کیبن میں سردی لمحہ بہ لمحہ بڑھتی جا رہی تھی۔ اور اب سب لوگ واقعی کانپنے لگ گئے تھے۔ صرف عمران اُسی طرح بیٹھا ہوا تھا۔ البتہ اس کے چہرے پر ہلکے سے کپکپاہٹ کے آثار نمودار ہو گئے تھے۔

"عمران صاحب۔ یہ لوگ ہمارے ساتھ کوئی خاص کارروائی کرنا چاہتے ہیں" ——— صفدر نے ٹھٹھرتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ لگتا تو ایسا ہی ہے۔ پورا ڈرامہ کرنے کے چکر میں ہیں" عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ اور اپنے کوٹ کی جیبیں ٹٹولنی شروع کر دیں۔ لیکن ہر جیب خالی تھی۔ اس کی خفیہ جیب میں موجود

امیر جنسی پسٹل بھی غائب تھا۔ کلائیوں سے گھڑیاں بھی اتار لی گئی تھیں۔ اُسی لمحے وہ نوجوان خلا میں سے دوبارہ نمودار ہوا۔ اس نے ایک کرسی اٹھائی ہوئی تھی ــــ اور ساتھ ہی اس بار اس کے کاندھے سے ایک چھوٹی سی مشین بھی تسموں سے بندھی لٹک رہی تھی۔ اس نے کرسی راچی سنگ سے ذرا پیچھے رکھی۔ اور پھر کندھے سے لٹکی ہوئی مشین اتار کر راچی سنگ کی طرف بڑھا دی۔ راچی سنگ نے مشین اس کے ہاتھ سے لی اور پھر اس کے مختلف بٹن دبانے لگا۔

"کیا میری آواز تمہارے کانوں تک پہنچ رہی ہے عمران" یک لخت کیبن میں راچی سنگ کی تیز اور چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

"بالکل پہنچ رہی ہے۔ بہت بہت شکریہ۔ چلو سردی تو کم ہوئی" عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"اب یہ سردی اس قدر بڑھے گی کہ تمہاری ہڈیوں میں اتر جائے گی" ــــ راچی سنگ نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"یار۔ تم اس طرح بولتے رہے تو خاصی بچت ہو جائے گی تمہاری آواز میں گرمی بہت زیادہ ہے" ــــ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"سنو۔ میں نے تمہیں عبرت ناک موت مارنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اور اس وقت تم جس کیبن میں موجود ہو۔ اس میں سے تمہاری روحیں بھی باہر نہیں نکل سکتیں ــــ فی الحال تو صرف سردی ہے۔ لیکن اب ہر لمحہ تم پر نئے سے نیا عذاب نازل ہوتا رہے گا۔



پھر دیکھنا تمہارا کیا حشر ہوتا ہے" ــــ راچی سنگ نے چیختے ہوئے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے ساتھ بیٹھے نوجوان کو اشارہ کیا۔ تو وہ نوجوان اٹھ کر تیزی سے اس کونے کی طرف بڑھ گیا جہاں وہ ٹرالی لے گیا تھا۔ اس کونے میں گہرا اندھیرا تھا اس لئے وہ کیبن کے اندر سے نظر نہ آ رہا تھا۔

"زیرو دن آن کر دو۔ اینگل ٹاپ" ــــ راچی سنگ کی آواز کیبن میں گونجی اور اس کا فقرہ مکمل ہونے کے چند لمحے بعد ہی کیبن کی چھت پر ہلکا سا کھٹکا ہوا۔ اور اس کے ساتھ ہی جیسے بارش کی بوچھاڑ ان کے جسموں پر پڑی اور انہیں یوں محسوس ہوا جیسے یہ پانی کے قطرے نہ ہوں بلکہ مشین گن کی گولیاں ہوں ــــ یہ قطرے جہاں جہاں گرے وہیں اس قدر خوفناک آگ سی بھڑک اٹھی جیسے لوہے کی گرم سلاخیں گوشت کے اندر اتر گئی ہوں اور ان سب کے منہ سے بے اختیار چیخیں نکلنے لگیں ــــ پانی کی بوچھاڑیں مسلسل گر رہی تھیں اور وہ سب بری طرح تڑپ رہے تھے۔ عمران پانی گرنے سے اچھل ضرور رہا تھا۔ لیکن اس کے منہ سے چیخ ابھی تک نہ نکلی تھی۔

"یہ چیخ نہیں رہا۔ میں اس کی چیخیں سننا چاہتا ہوں ــــ ریکوم فائر کر دو" ــــ راچی سنگ کی چیختی ہوئی آواز دوبارہ سنائی دی۔ اور اس کے ساتھ ہی چھت سے برسنے والے پانی کی دھاریں تو غائب ہو گئیں۔ البتہ اس کے فوراً بعد چھت سے سفید رنگ کے پاؤڈر کا چھڑکاؤ شروع ہو گیا ــــ اور اس بار باقی ساتھیوں

کے حلق سے نکلنے والی خوف ناک چیخوں سے کیبن گونج اٹھا پاؤڈر نے واقعی انہیں ہلاک کر رکھ دیا تھا۔ پاؤڈر نے ان کے جسموں پر آبلے ڈال دیئے تھے ـــــ اور ان کے پورے جسم کے اندر جیسے خوف ناک آگ بھڑک اٹھی تھی۔ یوں لگ رہا تھا جیسے ان کے جسموں کے اندر خون کی بجائے آتش فشاں کا لاوا دوڑنے لگا ہو۔ انہیں اپنی کھالیں جلنے کی سڑانڈ بھی محسوس ہونے لگ گئی تھی ـــــ یہ اس قدر خوف ناک تکلیف تھی کہ ان کے جسم بے اختیار ٹیڑھے میڑھے انداز میں مڑنے لگے۔ اور دوسرے لمحے دھڑام دھڑام سے وہ سب ایک ایک کر کے کیبن کے فرش پر بے ہوش ہو کر گرتے گئے ـــــ عمران نے اپنے دانت سختی سے بھینچ رکھے تھے۔ لیکن اس کا چہرہ تکلیف کی شدت سے بُری طرح مسخ ہو چکا تھا۔ اور پھر وہ بھی دھڑام سے فرش پر گر گیا۔

"ابھی بھی نہیں چیخا خاصا سخت جان ہے۔ فائر روک کر انٹی فائر کرو۔ ورنہ یہ جلد ہی مر جائیں گے" ـــــ راچی سنگ کی آواز سنائی دی۔

اور اس کے ساتھ ہی نہ صرف چھت سے پاؤڈر گرنا بند ہو گیا بلکہ چھت پر سے نیلے رنگ کے پانی کی تیز دھاریں گرنے لگیں۔ جہاں جہاں یہ نیلے رنگ کا پانی پڑ رہا تھا وہیں وہیں جسم میں بھڑکی ہوئی آگ سرد پڑتی جا رہی تھی ـــــ اور عمران کو یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے سخت آگ میں سے انہیں نکال کر کسی نے ان کے زخموں پر اکسیر مرہم رکھ دیئے ہوں۔ اس کے ساتھ ہی عمران اچھل کر دوبارہ کھڑا ہو گیا۔

"میری بات سنو راچی سنگ ـــــ اگر تم واقعی سزا دینا چاہتے ہو تو مجھے دو۔ میرے ساتھیوں کو ساتھ مت ملوث کرو۔ یاد رکھو۔ اگر میں چاہتا تو اس وقت میں تمہیں اس سے بھی زیادہ عبرت ناک سزا دے سکتا تھا جب تم میرے قابو آئے تھے ـــــ لیکن میں تمہاری طرح گھٹیا ذہن کا مالک نہیں ہوں" ـــــ عمران نے غراتے ہوئے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"یہ تمہاری حماقت تھی عمران کہ تم نے مجھے کچھ نہیں کہا۔ لیکن میں تمہاری طرح احمق نہیں ہوں۔ یہ خوف ناک عذاب تو اب تمہارا اور تمہارے ساتھیوں کا مقدر بن چکا ہے ـــــ اور ابھی تو یہ کچھ بھی نہیں۔ یوں سمجھو کہ یہ تو ابتدائی باتیں ہیں جب اصل عذاب شروع ہو گا تب تم دیکھنا کہ تمہارا اور تمہارے ساتھیوں کا کیا حشر ہوتا ہے۔ میں تمہارے جسم کی ایک ایک رگ ٹوٹتی اپنی آنکھوں سے دیکھوں گا" ـــــ راچی سنگ نے بڑے فاتحانہ انداز میں قہقہہ لگاتے ہوئے کہا۔

"جسے تم میری حماقت کہہ رہے ہو۔ ابھی تھوڑی دیر بعد اس حماقت کا نتیجہ تمہارے سامنے آ جائے گا۔ اس کے بعد تمہیں شاید یہ سوچنے کا بھی موقع نہ ملے کہ حماقت کا مطلب کیا ہوتا ہے" عمران نے اُسی طرح سرد لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہو۔ اپنے آپ کو دیکھ کر بھی تم ابھی تک خواب دیکھنے میں مصروف ہو۔ یہ ٹھیک ہے تم نے انتہائی عیاری سے نہ صرف مجھ پر قابو پا لیا تھا بلکہ ہیڈ کوارٹر بھی ٹریس کر لیا تھا ـــــ لیکن تم شاید

بلڈھاونڈز کو عام مجرموں کی تنظیم سمجھ بیٹھے تھے۔ ایسی بات نہیں۔ ہمارے ہیڈ کوارٹر سائنسی لحاظ سے بھی بے حد محفوظ ہیں۔ اور مجھے صرف شہنشاہ کے مرنے کا انتظار تھا۔۔۔۔ اس کے بعد باچان پر میرا قبضہ ہوتا۔ میں باچان کا اصل حاکم ہوتا۔ لارڈ فلنک کے نام سے۔ لارڈ فلنک کا نام میں نے یہاں کے بہت بڑے مخیر اور سخی آدمی کے طور پر مشہور کیا ہوا ہے۔۔۔۔ لارڈ فلنک اس قدر سخی اور مخیر ہے کہ پورا باچان اس کے گن گاتا ہے۔ اس لئے شہنشاہ کے مرنے کے بعد جب لارڈ فلنک شہنشاہت پر قبضہ کرے گا تو کسی کو کوئی اعتراض نہ ہوگا۔ کیونکہ شہنشاہ کی اولاد نہیں ہے"۔۔۔۔ راچی سنگ نے فاتحانہ انداز میں کہا۔

"اوہ تو یہ ارادے ہیں تمہارے۔ بہت خوب۔ پھر تو میں اپنے سامنے مستقبل کے شہنشاہ باچان کو دیکھ رہا ہوں۔ لیکن شہنشاہ تو بڑے کھلے ذہن اور دل کے مالک ہوتے ہیں۔۔۔ جب کہ تمہارا ذہن ابھی تک گھٹیا مجرموں جیسا ہے۔ جس طرح تم ہمیں یہاں ڈال کر ہم پر سائنسی حربے استعمال کر رہے ہو۔ اس سے تو یہی ظاہر ہوتا ہے"۔۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"تم ایسی باتیں کر کے اپنے لئے آسان موت طلب کرنا چاہتے ہو۔ ایسی بات نہیں۔ تمہارے لئے تو مجھے جس قدر بھی گھٹیا بننا پڑا میں بنوں گا"۔۔۔۔ راچی سنگ نے کہا۔

"تو پھر مجھے بھی تمہاری ہی سطح پر آنا ہوگا۔ ٹھیک ہے۔ ایسے ہی سہی"۔۔۔۔ عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"تم میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔ یہ کیبن بظاہر شیشے کا بنا ہوا ہے۔ لیکن یہ فولاد سے بھی زیادہ مضبوط ہے"۔۔۔۔ راچی سنگ نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"ابھی معلوم ہو جاتا ہے"۔۔۔۔ عمران نے کہا اور تیزی سے پیچھے ہٹنے لگا۔ باقی ساتھی بھی اب ہوش میں آچکے تھے۔

"میں تمہارا تماشہ دیکھوں گا۔ تم پہلے اپنی حسرتیں نکال لو۔ اس کے بعد میں اپنی کارروائی شروع کر دوں گا"۔۔۔۔ راچی سنگ نے اس طرح کہا جیسے وہ عمران کی ان حرکتوں سے واقعی لطف لینا چاہتا ہو۔

"کیپٹن شکیل۔ ادھر میرے سامنے آکر کھڑے ہو جاؤ۔ میں چاہتا ہوں کہ راچی سنگ میری شکل نہ دیکھ سکے۔ کیونکہ جادو کا عمل کرتے وقت چہرہ بگڑ جاتا ہے"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔ اور کیپٹن شکیل اس کی بات سن کر تیزی سے اٹھا اور عمران کے سامنے آکر کھڑا ہو گیا۔

"ہا۔۔۔ ہا۔۔۔ ہا۔۔۔ تم کب تک اپنا مسخ شدہ چہرہ مجھ سے چھپاؤ گے۔ تم چھپا بھی نہیں سکتے"۔۔۔۔ راچی سنگ کا فاتحانہ قہقہہ سنائی دیا۔ لیکن اس دوران عمران نے تیزی سے پلکیں جھپکا جھپکا کر کیپٹن شکیل کو آئی کوڈ میں سمجھانا شروع کر دیا۔ اور چند لمحوں بعد کیپٹن شکیل نے سر ہلایا۔ اور وہ

تیزی سے صفدر کی طرف مڑ گیا اور اُس نے اُسی انداز میں پلکیں جھپکانا شروع کر دیں۔

"ہاں تو شہنشاہ باجان صاحب۔ آپ کی شہنشاہت کی تاجپوشی پھر کب ہو رہی ہے" ـــــ عمران نے دوبارہ راجی سنگ سے مخاطب ہو کر کہا۔

"تم کوئی کرتب دکھا رہے تھے۔ دکھاؤ۔ رک کیوں گئے" راجی سنگ نے طنزیہ انداز میں ہنستے ہوئے کہا۔

"کرتب دیکھنا چاہتے ہو" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں دکھاؤ۔ میں بھی دیکھوں کہ موت کو سامنے دیکھ کر تم جیسوں کی ذہنی حالت کیسی ہو جاتی ہے" ـــــ راجی سنگ نے کہا۔

"تو اپنے اس اینگل ٹاپ کو بھی بلا لو۔ وہ بے چارہ یہ کرتب دیکھنے سے نہ رہ جائے" ـــــ عمران نے جواب دیا۔

"اینگل ٹاپ ادھر آؤ۔ یہ عمران کوئی کرتب دکھانا چاہتا ہے۔ میرے پاس بڑا وقت ہے۔ جلدی نہیں ہے۔ ہم اطمینان سے ان پر عذاب نازل کرتے رہیں گے ـــــ آج کی ساری رات اس کام پہ لگے گی" ـــــ راجی سنگ نے طنزیہ انداز میں کہا۔

اور وہ نوجوان تیز تیز چلتا ہوا اس اندھیرے کونے سے نکلا اور آ کر خاموشی سے راجی سنگ کے ذرا پیچھے رکھی ہوئی کرسی پہ بیٹھ گیا۔ اس کے چہرے پہ قدرے اکتاہٹ کے آثار تھے۔

"ہاں بھئی تم لوگ بھی تیار ہو میرا کرتب دیکھنے کے لئے"

عمران نے مڑ کر اپنے ساتھیوں سے کہا۔ اور انہوں نے آہستہ سے سر ہلا دیئے۔

آئی کوڈ میں ہونے والی گفتگو سب تک پہنچ چکی تھی۔ اور کیپٹن شکیل دائیں طرف دیوار کے قریب جا کر کھڑا ہو گیا تھا۔

"چلو پھر کرتب شروع" ـــــ عمران نے ہاتھ اٹھا کر شعبدہ بازوں کی طرح کہا۔

دوسرے لمحے ایک طرف کھڑا صفدر یک لخت اڑتا ہوا کیپٹن شکیل کی طرف بڑھا۔ کیپٹن شکیل کے قریب پہنچ کر اس نے اچھل کر فضا میں قلابازی کھائی اور اس کی دونوں ٹانگیں سیدھی کیپٹن شکیل کی گردن کے گرد جم گئیں ـــــ اور اس کا جسم کمان کی طرح مڑ گیا۔ اُسی لمحے عمران بجلی کی سی تیزی سے دوڑا اور اس نے اچھل کر اپنی ٹانگیں نیچے کو جھکے ہوتے صفدر کی گردن میں ڈالیں ـــــ اور دوسرے لمحے حیرت انگیز طور پہ عمران اور صفدر دونوں کے جسم سیدھے ہوتے گئے۔ پلک جھپکنے کے وقفہ میں وہ سیدھے ایک دوسرے کے کندھوں پر کھڑے نظر آئے ـــــ کیپٹن شکیل نیچے تھا۔ اس کے کاندھوں پہ صفدر اور صفدر کے کاندھوں پہ عمران۔ اور اُسی لمحے عمران کا ہاتھ بلند ہوا۔ اور اس کے ساتھ ہی کھٹاک کی آواز ابھری ـــــ اور کیبن کی سامنے والی دیوار میں ایک دروازہ نمودار ہوا۔ دوسرے لمحے تنویر اور نعمانی بجلی کی سی تیزی سے

باہر نکلے اور پھر راچی سنگ اور وہ نوجوان ایگل ٹاپ چیختے ہوئے کرسیوں سمیت نیچے جا گرے۔

اسی لمحے عمران نے چھلانگ لگائی اور قلابازی کھا کر سیدھا کیبن کے فرش پہ آ کھڑا ہوا۔ اس کے بعد صفدر نے بھی چھلانگ لگا دی ـــــ عمران تیزی سے باہر نکلا۔ نعمانی اور تنویر نے البتہ اس دوران ٹانگیں مار مار کر راچی سنگ اور اس کے ساتھی کا برا حشر کر دیا تھا وہ کرسیوں میں پھنسے ہونے کی وجہ سے جوابی ردعمل بھی ظاہر نہ کر پا رہے تھے۔

"بس رک جاؤ" ـــــ عمران نے قریب پہنچ کر کہا۔ اور تنویر اور نعمانی ہانپتے ہوئے پیچھے ہٹ گئے۔

اس دوران سارے ساتھی اس خوفناک کیبن سے باہر آ گئے۔

"ان دونوں کو اٹھا کر اس کیبن کے اندر پھینک دو۔ اب یہ خود اس عذاب کا مزہ چکھیں گے جو یہ ہمیں چکھانا چاہتے تھے" عمران نے کرخت لہجے میں کہا۔

اور تنویر اور نعمانی ایک بار پھر آگے بڑھے اور انہوں نے ان کے پھڑکتے ہوئے جسم کرسیوں سے کھینچ کر نکلا لے اور اس طرح انہیں اچھال کر کیبن کے اندر پھینک دیا جیسے کسی کتے کی لاش کو پھینکا جاتا ہے۔

عمران اس دوران دوڑتا ہوا اس اندھیرے کونے کی طرف بڑھ گیا۔ وہاں ٹرالی والی مشین موجود تھی۔ اس کا کنکشن دیوار میں لگا ہوا تھا ـــــ اور پھر عمران نے اس کا ایک ہینڈل کھینچا تو کھٹاک



کی آواز کے ساتھ ہی کیبن میں نمودار ہونے والا دروازہ بند ہو گیا۔

اور پھر عمران نے اس کے مختلف بٹن دبائے اور واپس ان کرسیوں کی طرف بڑھ آیا جہاں اس کے ساتھی کھڑے تھے۔ راچی سنگ اور ایگل ٹاپ دونوں ہی اب اٹھ کر پاگل کتوں کی طرح چیختے ہوئے کیبن میں دوڑتے پھر رہے تھے۔

"ہاں تو مستقبل کے شہنشاہ باجان صاحب۔ اب آپ کی تخت نشینی کا آغاز کر دیا جائے" ـــــ عمران نے ایک طرف پڑی ہوئی مشین اٹھا کر اس کا بٹن دباتے ہوئے کہا۔

"تت ـــ تت ـــ تم واقعی جادوگر ہو۔ شیطان ہو۔ مافوق الفطرت آدمی ہو۔ میں اپنی شکست تسلیم کرتا ہوں۔ مجھے معاف کر دو" ـــــ کیبن کے اندر سے راچی سنگ نے بے اختیار دونوں ہاتھ جوڑ کر بری طرح گڑگڑاتے ہوئے کہا۔

"سنو۔ اگر تم واقعی ایسا چاہتے ہو تو اب مجھے اپنے ہیڈ کوارٹر اور اس کے اندر موجود افراد کی مکمل تفصیلات بتا دو۔ میرا وعدہ کہ تمہیں اس کیبن سے نکال دوں گا" ـــــ عمران نے یک لخت سرد لہجے میں کہا۔

"نہیں نہیں ـــــ یہ ناممکن ہے۔ ایسا ہونا ناممکن ہے" راچی سنگ نے فوراً ہی احتجاجی انداز میں چیختے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ پھر بھگتو" ـــــ عمران نے کہا اور مشین پکڑے دوبارہ ٹرالی کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے جا کر مشین کے دو تین بٹن بیک وقت دبائے تو کیبن سے خوفناک چیخوں کی آوازیں

بلند ہوئیں۔ عمران نے مڑ کر دیکھا تو راجی سنگ اور اس کا ساتھی پانی سے نکلی ہوئی مچھلی کی طرح فرش پر پھڑک رہے تھے۔ اور کیبن کی چھت سے دھاگے سے نکل نکل کر ان کے جسموں سے لپٹتے جا رہے تھے ——— ان کی حالت واقعی بے حد خراب تھی۔ چند لمحوں بعد ہی وہ تڑپ تڑپ کر ساکت ہو گئے۔ لیکن دھاگے مسلسل گر رہے تھے اور باقاعدہ جسموں سے لپٹ کر اس طرح رینگ رہے تھے جیسے وہ دھاگوں کے بجائے زندہ کیڑے ہوں ——— جو دھاگے فرش پر پڑے ہوئے تھے وہ بھی رینگ رینگ کر ان دونوں کے جسموں کی طرف بڑھتے جا رہے تھے۔

عمران نے واپس تیزی سے بٹن آف کئے تو تمام دھاگے تیزی سے بلند ہو کر چھت میں غائب ہونے لگ گئے۔

"خاصی خوف ناک قسم کی چیز ہے یہ" ——— عمران نے کہا اور واپس مڑ آیا۔

"تم سب یہیں کھڑے ہو۔ میں نے سمجھا تھا کم از کم باہر کی صورت حال اب تک چیک کر لی ہو گی تم نے" ——— عمران نے کہا۔

"اوہ ٹھیک ہے" ——— صفدر نے کہا اور پھر سوائے جولیا کے باقی سب خلا کی طرف بڑھ گئے۔

"تم نے کمال کر دیا عمران۔ ورنہ میں تو اس بار اپنی موت کو یقینی سمجھ بیٹھی تھی" ——— جولیا نے بڑے عقیدت مندانہ انداز میں کہا۔



"تمہیں شادی سے پہلے تو نہیں مرنے دوں گا۔ یہ میرا وعدہ رہا" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور جولیا اس بار بجائے ناراض ہونے کے بے اختیار ہنس پڑی۔

"تم بس یہی فقرے کہتے رہو گے اور میں کسی روز قبر میں پہنچ جاؤں گی" ——— جولیا نے کہا اور پھر تیزی سے مڑ کر خلا کی طرف بڑھنے لگی۔

"فکر نہ کرو۔ قبر میں بھی مولوی صاحب کو لے آؤں گا۔ بس فیس ذرا ڈبل دینی پڑے گی" ——— عمران نے کہا۔ اور جولیا مڑے بغیر خلا میں سے باہر نکل گئی۔

عمران نے خاموشی سے کرسی سیدھی کی اور پھر اس پر بیٹھ کر سوچنے لگا کہ اب اس کھیل کو ختم ہو جانا چاہئے۔ لیکن اس سلسلے میں وہ کس سے بات کرے ——— اُسے وزیر اعظم پر بھی اعتماد نہ تھا۔ اور اُسے معلوم تھا کہ یہاں کا شہنشاہ بذاتِ خود کچھ نہیں کر سکتا۔ اچانک اُسے ایک خیال آیا تو وہ چونک پڑا۔ اُسی لمحے اس کے ساتھی واپس اندر داخل ہوئے۔

"یہ ایک خاصی وسیع عمارت ہے عمران صاحب۔ اس میں نیلے رنگ کی منشیات کے بڑے بڑے سٹور ہیں اور آدمی کوئی بھی نہیں" ——— صفدر نے کہا۔

"اوہ اچھا۔ میں سمجھ گیا۔ میں بھی سوچ رہا تھا کہ یہ عجیب و غریب کیبن آخر کس مقصد کے لئے بنایا گیا ہے۔ یہ منشیات کی خصوصی قسم ایگل ٹاپ کی تیاری کے کام آتا ہے ——— ٹھیک ہے

اب بات واضح ہو گئی ۔ اس کا مطلب ہے اس عمارت میں ایگل ٹاپ باقاعدہ تیار کی جاتی ہے " ——— عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا ۔ اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا ۔

" اوہ ——— اس لئے وہ اس نوجوان کو ایگل ٹاپ کا نام دے رہا تھا " ——— صفدر نے سر ہلاتے ہوئے کہا ۔

" ہاں ۔ پہلے میں یہی سمجھا کہ شاید یہ بھی بلڈ ھاونڈز کی طرح خالی نام ہے ۔ لیکن اب نیلے رنگ کی منشیات کی بات سامنے آتے ہی ساری بات کھل گئی ——— یہاں فون ہے ۔ میں اب اس سارے کھیل کو ختم کرنا چاہتا ہوں " ——— عمران نے کہا ۔

" ہاں ۔ ایک دفتر نما کمرہ ہے اس میں فون موجود ہے " صفدر نے کہا اور عمران اس کے ساتھ مڑ کر خلا کی طرف بڑھ گیا ۔ واقعی یہ ایک خاصی وسیع عمارت تھی ۔ عمران مختلف بڑے بڑے ہال کمروں کو دیکھتا ہوا اس دفتر نما کمرے میں پہنچ گیا ۔ اس نے فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے کے لئے ہاتھ بڑھایا ہی تھا کہ اچانک رسیور سے ایک آواز ابھری ۔

" باس ۔ میں ہوچنگ بول رہا ہوں ہیڈ کوارٹر سے " بولنے والے نے شاید پہلے نمبر ڈائل کر دیئے تھے ۔ اور عمران نے عین اس لمحے رسیور اٹھا لیا تھا جس لمحے گھنٹی بجنے والی تھی ۔

" یس ——— بلیو ھاونڈ " ——— عمران نے راچی سنگ کے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا ۔

" باس ۔ آپ کے لئے اہم اطلاع ہے ۔ سیکرٹ سروس کے چیف جناب چیکو کی کال آئی ہے کہ شہنشاہ باچان کی طبیعت اچانک بگڑ گئی ہے ——— اور ڈاکٹروں نے مایوسی کا اظہار کیا ہے ۔ جناب چیکو نے کہا ہے کہ یہ اطلاع فوراً آپ تک پہنچا دی جائے " ——— دوسری طرف سے کہا گیا ۔

اور عمران کو چونکہ راچی سنگ پہلے ہی اس بارے میں بتا چکا تھا اس لئے وہ سارا کھیل سمجھ گیا تھا ۔

" تم چیکو سے میری بات کراؤ اس نمبر پہ " ——— عمران نے کچھ سوچتے ہوئے کہا ۔

" یس باس ——— ہولڈ آن کریں " ——— دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا ۔

اور عمران نے فون کے ماؤتھ پیس پر ہاتھ رکھتے ہوئے ارد گرد موجود اپنے ساتھیوں سے مخاطب ہو کر کہا ۔

" میں سوچ رہا تھا کہ شہنشاہ کو فون کر کے بلڈ ھاونڈز کے خلاف ان کا خاص دستہ استعمال کر دوں گا ۔ یہاں تو صورتحال ہی بدل گئی ہے " ۔

" ہیلو ——— چیکو بول رہا ہوں جناب " ——— اسی لمحے رسیور سے ایک آواز ابھری ۔

" چیکو ۔ صحیح پوزیشن بتاؤ " ——— عمران نے راچی سنگ کے لہجے میں کہا ۔

" جناب شہنشاہ باچان پر ابھی تھوڑی دیر پہلے دل کا دورہ

پڑا ہے۔ وزیر اعظم فوری طور پر پہنچے تھے۔ اور پھر انہوں نے مجھے فون کر کے کہا تھا کہ میں ملک میں حفاظتی انتظامات سخت کر دوں ——— کیونکہ شہنشاہ کی طبیعت خاصی خراب ہے۔ اور ڈاکٹروں نے مایوسی کا اظہار کیا ہے۔ چنانچہ میں نے فوراً ہیڈ کوارٹر کال کیا۔ وہاں سے پتہ چلا کہ باس بیچم کسی مشن میں ہلاک ہو گئے ہیں ——— اور اب ان کی جگہ ہوچنگ ہیڈ کوارٹر کا انچارج ہے۔ چنانچہ میں نے اُسے کہا کہ وہ آپ کو مطلع کر دے۔" دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے۔ تم فون بند کر دو۔ میں ہوچنگ سے بات کرتا ہوں" ——— عمران نے ایک لمحہ خاموش رہنے کے بعد کہا۔

"یس باس" ——— ہوچنگ کی آواز فوراً سنائی دی۔

"ہوچنگ ——— ہم نے انتہائی فوری اقدامات کرنے ہیں۔ میں نے لارڈ فانک کے طور پر شہنشاہ باچان کی وفات کے فوراً بعد ہی وہ جگہ لینی ہے۔ میں نے اس سلسلے میں ایک جامع پلان بنایا ہوا تھا ——— لیکن وہ پلان بیچم کو معلوم تھا۔ تمہیں بتانا پڑے گا۔ کیا تم ان فوری اقدامات کے لئے اپنے آپ کو تیار کر سکتے ہو" ——— عمران نے جیکو کی دی ہوئی ٹپ کو فوری طور پر استعمال کرتے ہوئے کہا۔

"یس باس ——— آپ حکم فرمائیں۔ بس ایک بار مجھے بتانا پڑے گا۔ پھر میں تمام انتظامات کر لوں گا۔ اگر آپ کہیں تو میں آپ کے ہیڈ کوارٹر آ جاؤں۔ یا پھر آپ کے پاس ایگل ٹاپ اڈے پر پہنچ جاتا ہوں" ——— ہوچنگ نے جلدی جلدی کہنا شروع کر دیا۔

"نہیں ——— مجھے خود ہیڈ کوارٹر میں آنا پڑے گا۔ ٹھیک ہے۔ تم میرے ہیڈ کوارٹر آ جاؤ۔ میں خود وہاں پہنچ رہا ہوں۔ اس کے لئے میں نے ایک مخصوص گروپ بھی تشکیل دیا ہوا ہے۔ میں انہیں کال کر لیتا ہوں ——— اس اہم مشن کے دوران ان کی ہیڈ کوارٹر میں موجودگی ضروری ہے" ——— عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"یس باس ——— جیسے حکم باس" ——— ہوچنگ نے جواب دیا۔

"او۔ کے ——— میں سپیشل گروپ کو کال کر کے اس سمیت پہنچ رہا ہوں۔ تم پہنچو" ——— عمران نے کہا اور رسیور رکھ کر ایک طویل سانس لیا۔

چند لمحوں تک وہ خاموش بیٹھا رہا۔ پھر اس نے دوبارہ رسیور اٹھایا تو دوسری طرف سے فون رکھا جا چکا تھا اور ٹون آ رہی تھی۔ اور اسی لئے عمران نے وقفہ دیا تھا۔ اس نے تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس ——— شہنشاہ ہاؤس" ——— دوسری طرف سے ایک آواز سنائی دی۔

"میں پاکیشیا سے علی عمران بول رہا ہوں۔ یہاں پرائم منسٹر صاحب ہوں گے۔ ان سے بات کرائیں" ——— عمران نے کہا۔

"اوہ اچھا ـــــ آپ کے متعلق ہمیں ہدایات ملی ہوئی ہیں۔ وزیر اعظم صاحب ابھی یہاں سے جانے ہی والے تھے۔ ایک لمحہ توقف کیجیے" ـــــ دوسری طرف سے مودبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"ہیلو ـــــ پرائم منسٹر سپیکنگ" ـــــ چند لمحوں بعد رسیور پر ایک بھاری اور باوقار آواز سنائی دی۔

"میں علی عمران بول رہا ہوں جناب ایکسٹو کا نمائندہ" عمران نے سادہ سے لہجے میں جواب دیا۔

"اوہ یس ـــــ لیکن آپریٹر نے بتایا ہے کہ کال پاکیشیا سے آئی ہے۔ جب کہ ہمارا خیال تھا کہ آپ باچان میں پہنچ چکے ہوں گے" ـــــ وزیر اعظم کی قدرے طنزیہ آواز سنائی دی۔

"اس وقت ہماری کال آپریٹر سن رہا ہوگا۔ پلیز اسے ڈائریکٹ کر دیں۔ میں آپ سے ایک اہم ترین بات کرنا چاہتا ہوں" عمران نے وزیر اعظم کی بات سنی ان سنی کرتے ہوئے کہا۔

"ایک منٹ" ـــــ دوسری طرف سے کہا گیا اور لائن پر خاموشی طاری ہو گئی۔ پھر وزیر اعظم کی آواز دوبارہ سنائی دی۔

"اب کھل کر بات کیجیے۔ میں نے خصوصی بندوبست کر دیا ہے" وزیر اعظم نے کہا۔

"سب سے پہلے تو یہ بتائیے کہ شہنشاہ سلامت کی طبیعت اب کیسی ہے" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ ـــــ آپ کو کیسے معلوم ہوا کہ ان کی طبیعت خراب ہے۔ یہ تو ٹاپ سیکرٹ تھا" ـــــ وزیر اعظم کے لہجے میں بے پناہ



حیرت تھی۔

"اس بات کو چھوڑیئے۔ ایکسٹو کے نمائندوں سے کوئی بات چھپی نہیں رہ سکتی۔ جو میں نے پوچھا ہے وہ بتائیے" عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"اب ان کی طبیعت سنبھل گئی ہے۔ حالت خطرے سے باہر ہے۔ مگر ......" ـــــ وزیر اعظم کے لہجے میں ابھی تک حیرت کی جھلکیاں موجود تھیں۔

"گڈ گاڈ ـــــ اب سن لیجیے۔ کہ میں اپنے ساتھیوں سمیت نہ صرف باچان پہنچ چکا ہوں۔ بلکہ بلڈ ھاؤنڈز تنظیم کا ہیڈ کوارٹر۔ اس کے چیف بلیو ھاؤنڈ کا ہیڈ کوارٹر۔ اور خود بلیو ھاؤنڈ بھی میرے سامنے موجود ہے ـــــ یہ تنظیم جیسا کہ آپ نے بتایا تھا۔ عام مجرموں کی تنظیم نہیں ہے بلکہ یہ تنظیم انتہائی طاقتور وسائل کی حامل ہے۔ اور انہوں نے اپنے ہیڈ کوارٹر میں سائنسی ایجادات بھی نصب کر رکھی ہیں ـــــ اور ویسے بھی ان کا جال بہت وسیع حلقوں تک پھیلا ہوا ہے۔ آپ کی سیکرٹ سروس کا چیف بھی ان کا آدمی ہے۔ اور اب خاص بات بھی سن لیجیے۔ آپ لارڈ فلنک کو جانتے ہیں" ـــــ عمران نے کہا۔

"لارڈ فلنک ـــــ اوہ ہاں۔ جانتا ہوں۔ اس کا باچان پر بڑا ہولڈ ہے" ـــــ وزیر اعظم نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"لارڈ فلنک دراصل شہنشاہ باچان کی وفات کے بعد ان کی جگہ لینا چاہتا ہے۔ اور اب آپ کو بتا دوں کہ بلڈ ھاؤنڈز کا

چیف ہی لارڈ فلنکس ہے" ــــــ عمران نے کہا۔

"یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں ۔ یہ کیسے ممکن ہے" ــــــ وزیراعظم کا لہجہ بتا رہا تھا کہ انہیں عمران کی باتوں پر یقین نہیں آ رہا۔

"میں درست کہہ رہا ہوں ۔ اب صورت حال یہ ہے کہ مجھے ابھی تک یہ صحیح معلومات نہیں مل سکیں کہ بلڈ ہاونڈز تنظیم کے ہاتھ کہاں تک پھیلے ہوئے ہیں ــــــ اس کی دو صورتیں ہو سکتی ہیں ۔ ایک تو یہ کہ میں اس کے چیف کو آپ کے حوالے کر دوں اور پھر آپ اس تنظیم کے خلاف خود ہی کام کرتے رہیں" عمران نے کہا۔

"اوہ ــــــ اصل مشکل تو یہی ہے جناب علی عمران ۔ کہ واقعی مجھے خود بھی یقین نہیں ہے کہ کیا میرا قریب ترین ساتھی بھی بلڈ ہاونڈز کا آدمی ہے یا نہیں ۔ فوج میں بھی ان کے آدمی ہیں اس لئے ہو سکتا ہے کہ جیسے ہی میں کوئی اقدام کروں فوراً ہی حکومت کا بھی تختہ الٹ دیا جائے" ــــــ وزیراعظم کے لہجے میں اس بار مؤدبانہ پن تھا۔

"تو پھر دوسری صورت یہی ہو سکتی ہے کہ میں پہلے ان کے ہیڈکوارٹر سے بلڈ ہاونڈز سے متعلق افراد کی لسٹیں آپ کو مہیا کروں ــــــ آپ فوری طور پر انہیں گرفتار کریں اس کے بعد فائنل ایکشن ہو" ــــــ عمران نے کہا۔

"بالکل ۔ اگر ایسا ہو جائے تو شہنشاہ باجان اور حکومت باجان آپ کی ہمیشہ مشکور رہے گی" ــــــ وزیراعظم نے فوراً ہی جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے ۔ پھر آپ کوئی ایسا نمبر یا ٹرانسمیٹر فریکونسی دے دیں جس پر میں آپ سے کسی بھی وقت براہِ راست رابطہ قائم کر سکوں" ــــــ عمران نے کہا۔ اور جواب میں وزیراعظم نے ٹیلی فون نمبر بھی بتا دیا اور فریکونسی بھی۔

"گڈ بائی ۔ میں پھر کال کروں گا" ــــــ عمران نے کہا ۔ اور رسیور رکھ دیا۔

"یہ لوگ چاہتے ہیں کہ یکی پکائی کھیر ان کے حوالے کی جائے" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تو اب آپ کا کیا پروگرام ہے" ــــــ صفدر نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"پروگرام کیا ہونا ہے ۔ بس میں اور نعمانی یہاں سے راجی سنگ کے ہیڈکوارٹر جائیں گے ۔ پھر وہاں سے ہوچنگ کو ساتھ لے کر ان کے مین ہیڈکوارٹر ــــــ وہاں سے بلڈ ہاونڈز سے متعلق افراد کی لسٹیں اور ان کے اڈوں کی تفصیلات لے کر وزیراعظم کو دے دوں گا ۔ اس کے بعد وہ لوگ خود ہی سب سنبھال لیں گے ۔ مجھے دراصل خطرہ تھا کہ کہیں وزیراعظم خود بلڈ ہاونڈز سے متعلق تو نہیں ہے ــــــ اگر وزیراعظم کہہ دیتے کہ راجی سنگ کو میرے حوالے کر دو اور آپ فارغ تو میں سمجھ جاتا کہ وہ بھی اس تھیلی کے چٹے بٹے ہیں ۔ لیکن اب وہ تھیلی سے باہر کے چٹے ہیں" ــــــ عمران نے کہا اور اس کے سب ساتھی اس کے ہاتھوں

محاورے کی مٹی پلید ہوتے سن کر بے اختیار ہنس پڑے۔

"اور ہم"۔۔۔۔ صفدر نے ہنستے ہوئے کہا۔

"تم سب میری واپسی تک یہاں رہو گے۔ راچی سنگ سے آخری ملاقات تو بہرحال ہونی ہی ہے۔ اور یہ کیبن اس ملاقات کے لئے بے حد سود مند رہے گا"۔۔۔۔ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"لیکن اگر آپ کے بعد یہاں کوئی آ گیا تو"۔۔۔۔ جولیا نے کہا۔

"تو جلدی سے چارپائیوں کے نیچے چھپ جانا"۔۔۔۔ عمران نے کہا اور جولیا خفیف سی ہو کر رہ گئی۔

"اب مجھے پہلے میک اپ باکس ڈھونڈنا پڑے گا۔ اچھا بھلا میک اپ کیا ہوا تھا نعمانی کے چہرے پر۔ لیکن شاید راچی سنگ کو اپنی شکل پسند نہیں۔ اس لئے اس نے اسے صاف کر دیا"۔۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ اور پھر اٹھ کر اس نے اس دفتر نما کمرے کی تلاشی لینی شروع کر دی۔



راچی سنگ کی آنکھیں کھلیں تو وہ حیرت سے ادھر ادھر دیکھنے لگا۔ اُسے یقین نہ آ رہا تھا کہ وہ کہاں پہنچ گیا ہے۔ کیونکہ یہ کمرہ شاہانہ شاندار خواب گاہ کے انداز میں سجا ہوا تھا۔۔۔ انتہائی قیمتی فرنیچر۔ انتہائی شاندار سجاوٹ۔ اور وہ ایک نرم و گداز بستر پر لیٹا ہوا تھا۔ اس کے جسم پر شاندار اور انتہائی قیمتی کپڑے کا نائٹ گاؤن تھا۔ ہر چیز سے واقعی شاہانہ پن ٹپک رہا تھا۔

"یہ تو شاہی محل کی خواب گاہ لگتی ہے۔ لیکن میں تو اینگل ٹاپ کے کیبن میں تھا۔ پھر یہاں"۔۔۔۔ راچی سنگ نے اٹھ کر بار بار اس طرح آنکھیں ملتے ہوئے کہا۔ جیسے اُسے یقین نہ آ رہا ہو۔

اُسی لمحے دروازہ کھلا۔ اور ایک خوب صورت جاپانی لڑکی اندر داخل ہوئی۔

"شہنشاہ معظم کی خدمت میں ان کی خاص کنیز سلام پیش کرتی ہے۔ سیکرٹ سروس کے چیف جناب چیکو ایک معزز آدمی جناب ہوچینگ کے ساتھ سلام کے لئے باہر حاضر ہیں۔ حضور تشریف لائیں گے" ——— باچانی لڑکی نے رکوع کے بل جھکتے ہوئے کہا۔

اور راچی سنگ نے بے اختیار ہونٹ بھینچ دیئے۔ چیکو اور ہوچینگ کے نام سنتے ہی اس کے ذہن میں جیسے پنکھے سے چل پڑے ——— اور وہ فوراً ہی سمجھ گیا کہ اس کی بے ہوشی کے عالم میں انقلاب آچکا ہے۔ اور اب وہ شہنشاہ باچان بن چکا ہے۔ لیکن کسی طرح یہ بات ابھی تک اس کی سمجھ میں نہ آرہی تھی۔ ظاہر ہے اس کے لئے فوری طور پر چیکو اور ہوچینگ کو ملنا ضروری تھا۔

"ہم فوری طور پر ان سے ملاقات کرنا چاہتے ہیں۔ انہیں یہیں لے آؤ" ——— راچی سنگ نے کہا۔

"حضور۔ یہ آداب شاہی کے خلاف ہے کہ کوئی اجنبی شہنشاہ کی خواب گاہ میں داخل ہو۔ آپ کو انہیں بڑے کمرے میں شرف ملاقات بخشنا ہوگا ——— میں آپ کی رہنمائی کے لئے حاضر ہوں" لڑکی نے دوبارہ جھکتے ہوئے کہا۔

"اوہ اچھا ——— پھر مجھے کیا کرنا ہوگا" ——— راچی سنگ نے کہا۔

"ادھر ڈریسنگ روم ہے۔ وہاں میں آپ کو ملاقات کا لباس پہناؤں گی۔ پھر آپ میرے ساتھ بڑے کمرے میں تشریف لے جائیں گے" ——— لڑکی نے کہا۔

اور راچی سنگ سر ہلاتا ہوا نیچے اترا۔ لڑکی نے جلدی سے انتہائی قیمتی سلیپر اس کے آگے کر دیا۔ راچی سنگ سلیپر پہن کر تیزی سے چلتا ہوا ڈریسنگ روم میں داخل ہوا ——— ڈریسنگ روم کی وسعت اور وہاں موجود لباس دیکھ کر اس کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔ وہ تصور بھی نہ کر سکتا تھا کہ ڈریسنگ روم اس قدر وسیع بھی ہو سکتا ہے ——— یہاں اس قدر شاندار اور کثیر تعداد میں لباس بھی ہو سکتے ہیں۔ لڑکی نے جلدی سے ایک الماری کھولی اور اس میں سے ایک نیلے رنگ کا تنگ سا کوٹ۔ زرد رنگ کی ہاف پینٹ جو صرف گھٹنوں تک آتی تھی ——— یعنی نیکر سے قدرے بڑی۔ اور ایک لمبوتری سی ٹوپی نکالی۔ اور بڑے احترام سے اسے راچی سنگ کی طرف بڑھا دیا۔

"یہ لیجئے شہنشاہ حضور۔ یہ لباس پہن لیجئے۔ یہ ملاقات کا شاہی لباس ہے" ——— لڑکی نے کہا۔

"یہ ——— یہ کیا کہہ رہی ہو تم۔ یہ تو سرکس کے جوکروں کا لباس ہے" ——— راچی سنگ نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"شہنشاہ باچان کی روایت یہی ہے حضور۔ اور آپ تخت نشینی کے بعد پہلی ملاقات فرما رہے ہیں۔ اس لئے آپ کو لازماً یہی لباس پہننا ہوگا ——— ورنہ ہو سکتا ہے ملک کے قدیم روایات کو پسند کرنے والے عوام احتجاج شروع کر دیں" ——— لڑکی نے جواب دیا۔

"اوہ اچھا ٹھیک ہے" ـــــ عوامی احتجاج کی بات سنتے ہی راجی سنگ نے ہتھیار ڈال دیئے۔

اور پھر وہ لڑکی تیز تیز قدم اٹھاتی ڈریسنگ روم سے باہر نکل گئی۔ راجی سنگ نے نائٹ گاؤن اتارا۔ اور یہ عجیب و غریب اور مضحکہ خیز لباس پہننا شروع کر دیا ـــــ گو اسے یہ لباس پہنتے ہوئے بے حد کوفت ہو رہی تھی۔ لیکن وہ اپنے آپ کو مجبور سمجھ رہا تھا۔ زرد رنگ کی ہاف پینٹ۔ اوپر سرخ رنگ کی قمیض اور اس پر نیلے رنگ کا تنگ اور چھوٹا کوٹ پہن کر وہ واقعی اپنے آپ کو کوئی مسخرہ سمجھنے لگا تھا ـــــ اور پھر اس لمبوتری سی ٹوپی نے تو اسے واقعی سرکس کا مسخرہ بنا کر رکھ دیا۔

"لعنت ہے ایسی شہنشاہت پر ـــــ یہ لباس ہے" راجی سنگ نے آئینے میں اپنے آپ کو دیکھتے ہوئے بڑبڑا کر کہا۔

"تشریف لایئے حضور" ـــــ اسی لمحے لڑکی نے ڈریسنگ روم میں داخل ہوتے ہوئے کہا۔

"اوہ ہاں چلو" ـــــ راجی سنگ نے کہا۔ اور پھر لڑکی کے پیچھے چلتا ہوا وہ خواب گاہ کے دروازے سے باہر نکلا۔ اور ایک طویل راہداری سے گزر کر وہ ایک بڑے کمرے میں داخل ہوا ـــــ اس کمرے کا عجیب منظر تھا۔ اس کے درمیان سیاہ رنگ کے شیشے کی دیوار تھی۔ جس کی دوسری طرف ایک اونچی کرسی رکھی ہوئی تھی اور باقی جگہ بالکل خالی تھی۔

"یہ دیوار کیسی ہے" ـــــ راجی سنگ نے سیاہ شیشے کی دیوار کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"یہ خاص دیوار ہے شہنشاہ حضور۔ اس کی دوسری طرف آپ کی ملکہ عالیہ تشریف رکھا کریں گی۔ آپ تشریف رکھیں تاکہ معزز مہمانوں کو میں حاضر کر دوں" ـــــ لڑکی نے جواب دیا۔

اور راجی سنگ منہ بناتا ہوا اس اونچی کرسی پر چڑھنے لگا۔ یہ کرسی خاصی اونچی تھی۔ اور عجیب بے ڈھبی سی تھی۔ بہرحال وہ اس پر چڑھ کر بیٹھنے میں کامیاب ہو گیا ـــــ لڑکی اس دوران اس ہال کمرے سے باہر جا چکی تھی۔ چند لمحوں بعد ایک دروازہ کھلا۔ اور ہوچنگ اور چیکو دونوں بڑے مؤدبانہ انداز میں اندر داخل ہوئے اور انہوں نے قریب آ کر سلام کیا۔

"باچان کے نئے شہنشاہ کی خدمت میں سلام عرض ہے" چیکو اور ہوچنگ دونوں نے سر جھکاتے ہوئے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"سنو ـــــ یہ آداب وغیرہ بعد میں ہوتے رہیں گے۔ مجھے ساری تفصیل بتاؤ۔ کہ میں یہاں کیسے پہنچا" ـــــ راجی سنگ نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

"جناب میں بتاتا ہوں" ـــــ ہوچنگ نے کہا۔

"آپ جب عمران اور ان کے ساتھیوں کو لے کر اینگل ٹاپ پہنچے تو پیچھے شہنشاہ کی طبیعت خراب ہو گئی۔ چیکو نے مجھے اطلاع دی میں نے آپ کو فون کیا تو فون اٹنڈ نہ ہو سکا۔ چنانچہ میں خود وہاں

پہنچا۔ تب مجھے پتہ چلا کہ آپ پر قابو پا لیا گیا ہے۔ اس پر میں فوراً
حرکت میں آگیا۔ وہاں ان لوگوں کے ساتھ طویل جنگ ہوئی۔ اور
آخر کار ہم نے ان لوگوں پر قابو پا لیا۔ اور آپ کو کیبن سے رہائی
دلائی ـــــ ایگل ٹاپ کا انچارج ہلاک ہو چکا تھا۔ اور آپ بیہوش
تھے۔ آپ کو ہوش میں لانے کی کوشش کی گئی۔ لیکن ڈاکٹروں نے
بتایا کہ آپ کو بیس گھنٹوں بعد ہوش آئے گا۔ چنانچہ میں نے چیکو
سے مشورہ کیا ـــــ اور پھر یہ طے ہوا کہ اس حالت میں آپ کو
شاہی محل میں لایا جائے۔ اور تخت نشینی کا اعلان کر دیا جائے۔
چنانچہ یہی ہوا۔ ہم نے تمام انتظامات مکمل کر لئے۔ اور اب آپ
نئے شہنشاہ ہیں" ـــــ چیکو نے تفصیل بتلاتے ہوئے کہا۔

"ویری گڈ۔ ویری گڈ ـــــ تم نے واقعی کارنامہ سرانجام دیا
ہے۔ وہ عمران اور اس کے ساتھی کہاں ہیں" ـــــ راجی سنگ
نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"انہیں یہاں پہنچا دیا گیا ہے اور بلڈ ھاونڈز کے خاص پہرے
میں ہیں۔ یہاں ابھی تک شاہی جلاد موجود ہیں۔ اس لئے کیوں نہ
ان کو یہیں حاضر کر دیا جائے ـــــ اور آپ شاہی جلادوں کے
ذریعے ان کی گردنیں اڑوا دیں" ـــــ چیکو نے کہا۔

"اوہ واقعی یہ دلچسپ تماشا رہے گا۔ میں شاہی جلادوں کو حکم
دوں گا کہ ان کے جسموں کو ٹکڑوں میں کاٹا جائے" ـــــ راجی سنگ
نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں حاضر کرتا ہوں انہیں" ـــــ چیکو نے کہا اور تیزی سے
واپس دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا۔ اور عمران اور اس کے ساتھی سر
جھکائے اندر داخل ہوئے۔ وہ ایک قطار کی صورت میں چلتے ہوئے
اس کے سامنے آکر کھڑے ہو گئے ـــــ ان کے ساتھ دس
مسلح افراد تھے جنہوں نے مشین گنیں اٹھائی ہوئی تھیں۔ اور پھر
ایک پہلوان نما آدمی اندر داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں ایک تیز
اور فولادی کھانڈا تھا۔ اس کی شکل انتہائی خوفناک تھی۔ وہ
ایک سائیڈ پر کھڑا ہو گیا۔

عمران اور اس کے ساتھیوں کے سر اس طرح جھکے ہوئے تھے
جیسے انہوں نے اپنی شکست دل سے تسلیم کر لی ہو۔

"اب بتاؤ علی عمران ـــــ تم نے دیکھا اپنی جدوجہد کا انجام"
راجی سنگ نے بڑے تکبرانہ انداز میں کہا۔

"بالکل دیکھ رہا ہوں راجی سنگ۔ تم نے آئینہ تو ضرور دیکھا
ہو گا۔ کیا خیال ہے" ـــــ عمران نے یک لخت سر اٹھاتے
ہوئے مسکرا کر کہا۔

"اوہ۔ تم مجھ پر طنز کر رہے ہو۔ ابھی میں شاہی جلاد سے
تمہارے ٹکڑے اڑواتا ہوں" ـــــ راجی سنگ نے تلملاتے
ہوئے کہا۔

"ویسے تمہارا یہی انجام ہونا چاہیئے تھا۔ کہ بندروں جیسا لباس
پہنا کر تمہیں اس سٹول پر بٹھا دیا جائے۔ بس ڈگڈگی کی کسر رہ گئی
ہے ـــــ میرے خیال میں اب وہ بج ہی جانی چاہیئے"

عمران نے کہا۔
اور اس کا فقرہ مکمل ہوتے ہی یک لخت وہ شیشے کی دیوار سرر کی تیز آواز کے ساتھ نیچے گری۔ اور راجی سنگ اتنی تیزی سے اچھلا کہ سنبھلتے سنبھلتے بھی اس سٹول نما کرسی سے نیچے آگرا۔
"ہوں —— تو یہ شہنشاہ بننا چاہتا تھا" —— سامنے کرسیوں پر بیٹھے ہوئے وزیر اعظم باچان اور شہنشاہ باچان میں سے شہنشاہ باچان کی بھاری آواز سنائی دی۔ اور وہ دونوں اٹھ کر آگے بڑھنے لگے۔
راجی سنگ بھی یہی منظر دیکھ کر اچھلا تھا۔ وہ نیچے گر کر اٹھا اور اس نے ہوچنگ اور چیکو کی طرف دیکھا۔
"مجبوری ہے جناب۔ ہم تو آپ کو یہاں تک ہی پہنچا سکتے تھے" —— ہوچنگ نے ہنستے ہوئے کہا۔ اور ساتھ ہی انہوں نے چٹکیاں بھر کر اپنے چہروں پر موجود ماسک اتار دیئے۔
"بس یہی کسر باقی رہ گئی تھی سو پوری ہو گئی" —— عمران نے ہنستے ہوئے کہا۔ مسلح افراد نے اب راجی سنگ کو اپنے گھیرے میں لے لیا تھا۔ اور وہ احمقوں کی طرح کھڑا آنکھیں پٹپٹا رہا تھا۔
"تمہاری تمام سازش کھل گئی ہے۔ فوج۔ حکومت۔ سیکرٹ سروس اور دوسرے محکموں میں تمہارے آدمی گرفتار ہو کر جیلوں میں پہنچ چکے ہیں —— تمہارے منشیات اور غیر ملکی شراب کے تمام اڈے تباہ کر دیئے گئے ہیں۔ تمہارے ہیڈ کوارٹرز



پر فوج کا قبضہ ہے۔ اور یہ سب کچھ ہمارے دوست علی عمران کی وجہ سے ممکن ہوا ہے۔ ہم اور حکومت باچان جناب علی عمران اور ان کے ساتھیوں کے بے حد مشکور ہیں" —— شہنشاہ نے بڑے باوقار لہجے میں کہا۔
"معاف کر دیجئے۔ معاف کر دیجئے۔ رحم کیجئے" راجی سنگ نے اچانک جھک کر شہنشاہ کے پیروں میں گرتے ہوئے کہا۔
"نہیں —— ملک و قوم سے غداری کرنے والوں کے لئے رحم اور معافی کے الفاظ کا وجود ہی نہیں ہوتا۔ چونکہ تمہیں شہنشاہ باچان بننے کا شوق تھا۔ اس لئے علی عمران صاحب کے کہنے پر یہ ڈرامہ سٹیج کیا گیا تھا —— گو شاہی جلاد اب بس روایتی طور پر ہی رہ گیا تھا اور گذشتہ ایک صدی سے شاہی جلاد کے ذریعے انسانوں کے خاتمے کی رسم بند ہو چکی تھی۔ لیکن ہم حکم دیتے ہیں کہ راجی سنگ کو شاہی جلاد ہی سزا دے گا۔ حکم کی تعمیل کی جائے" —— شہنشاہ نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔
اور دوسرے لمحے ایک طرف کھڑا ہوا شاہی جلاد کسی عقاب کی طرح آگے بڑھ کر راجی سنگ پر جھپٹا۔ اس نے اسے گردن سے پکڑ کر فضا میں اچھال دیا —— راجی سنگ کے حلق سے چیخ نکلی اور خوف سے اس کا چہرہ مسخ ہو گیا۔ لیکن جیسے ہی اس کا جسم واپس زمین پر گرا۔ شاہی جلاد کا بازو حرکت میں آیا اور خوفناک کھانڈا پوری قوت سے نیچے گرتے ہوئے راجی سنگ

کی گردن پر لگا۔ اور کھٹاک کی آواز کے ساتھ ہی اس کی گردن
اس کے دھڑ سے کٹ کر ایک طرف جا گری۔ اور خون فوارے
کی طرح اس کی گردن سے بہنے لگا۔

عمران اور اس کے ساتھی حیرت اور خوف سے یہ منظر دیکھ
رہے تھے۔ کیونکہ ایسے مناظر قدیم فلموں میں تو دیکھے جا سکتے
تھے ۔۔۔۔۔ لیکن موجودہ جدید دور میں ایسے کسی منظر کا تصور بھی
نہ کیا جا سکتا تھا۔ لیکن یہ منظر حقیقت میں ان کے سامنے تھا۔

"ہم جناب ایکسٹو کا خود شکریہ ادا کرنا چاہتے ہیں۔ وزیر اعظم
آپ ان سے فون پر ہماری بات کروائیں" ۔۔۔۔۔ شہنشاہ
نے مڑتے ہوئے کہا۔

"مم ۔۔۔ مم ۔۔۔ مگر قصور۔ ہمارا قصور" ۔۔۔۔۔ عمران نے
خوف زدہ لہجے میں کہا۔

"قصور ۔۔۔۔ یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں۔ ہم تو آپ کی مدد اور
آپ کے ساتھیوں کی تعریف کرنا چاہتے ہیں۔ آپ نے واقعی
بے مثال کارکردگی کا مظاہرہ کیا ہے" ۔۔۔۔۔ شہنشاہ نے
حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"وہ تو ٹھیک ہے۔ لیکن وہ آپ کے اس خوفناک جلاد
سے بھی زیادہ خوفناک جلاد ہیں۔ ایسا نہ ہو کہ وہ بگڑ جائیں۔
اور پھر کھٹاک کھٹاک کی آوازیں آنی شروع ہو جائیں" ۔۔۔۔۔ عمران
نے خوف زدہ سے لہجے میں کہا۔

"جناب۔ عمران صاحب کا مطلب ہے کہ وہ براہ راست کسی
سے بات نہیں کیا کرتے۔ اس لئے آپ صدر مملکت سے بات
کریں" ۔۔۔۔۔ وزیر اعظم نے مسکراتے ہوئے شہنشاہ
سے مخاطب ہو کر کہا۔ اور شہنشاہ بے اختیار ہنس پڑے۔

"اچھا اچھا۔ ہم سمجھ گئے۔ ٹھیک ہے ہم صدر مملکت سے
بات کریں گے" ۔۔۔۔۔ شہنشاہ نے ہنستے ہوئے کہا۔

"تو ہمیں اجازت ہے" ۔۔۔۔۔ عمران نے اس طرح کہا۔
جیسے وہ واقعی یہاں کے ماحول سے خوف زدہ ہو کر یہاں
سے بھاگنا چاہتا ہو۔

"نہیں۔ آج رات آپ کے اعزاز میں خصوصی دعوت ہماری
طرف سے دی گئی ہے۔ آپ نے اس میں شامل ہونا ہے"
شہنشاہ نے کہا۔

"مم ۔۔۔ مم ۔۔۔ مگر وہاں تو یہ جلاد صاحب تشریف رکھتے
ہوں گے" ۔۔۔۔۔ عمران نے چور نظروں سے ایک طرف
کھڑے جلاد کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ جو اب بڑے
مؤدبانہ انداز میں تنا کھڑا تھا۔ اور اس کے کھانڈے سے
ابھی تک راچی سنگ کا خون ٹپک رہا تھا۔

"اوہ نہیں ۔۔۔۔ ہم سمجھ گئے۔ تم جا سکتے ہو"
شہنشاہ نے کہا اور جلاد کو جانے کا اشارہ کیا تو وہ
تیزی سے مڑ کر دروازے سے باہر نکل گیا۔

"مجھے تو دراصل جلاد کا ڈنڈا لگ رہا تھا۔ راچی سنگ
بے چارے نے تو خالی نام رکھا ہوا تھا" ۔۔۔۔۔ اور یہ تو عملی طور

پر نظر آرہا تھا ۔ — عمران نے اس طرح طویل سانس لیتے ہوئے کہا جیسے جلاد کے جانے سے اُسے واقعی بے حد اطمینان ہوا ہو ۔

اور اس بار وزیر اعظم اور شہنشاہ دونوں بے اختیار ہنس پڑے ۔

ختم شُد